مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

خالقِ کائنات کی شان و عظمت، اس کی بے پناہ محبت اور اس پر کامل توکُّل کے
موضوع پر دلوں کو چھو لینے والے بیانات کا گلدستہ

اللہ پاک سے دوستی کرلو

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبلّغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُالحبیب عطّاری

اللہ پاک سے دوستی کرلو

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُالحبیب عطّاری

فہرستِ کتاب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	6	نعمتوں کی دعاؤں سے حفاظت کیجئے	28
پہلے اسے پڑھ لیجئے	7	سب کچھ رب کی طرف سے	29
بیان 1: رب کا شکر کیجئے	12	انسان کے پاس کروڑوں کی دولت	30
درودِ پاک کی فضیلت	13	پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہے	31
بے شمار نعمتوں پر شکر کیجئے	16	آنکھوں کا شکر ادا کیجئے	32
پُرسکون دل انمول دولت ہے	17	نابینا کی حسرتیں	33
پریشانی میں بھی شکر کیجئے	18	بن مانگے نعمتیں	34
شکر کا طریقہ	19	نافرمانی سے بچنا بھی شکر ہے	35
صابر اور شاکر بننے کا طریقہ	21	رب ناراض نہ ہو جائے	35
میرا حال کروڑوں سے اچھا	22	نعمتوں کے بعد بھی گناہ!!!	36
میرے پیر تو سلامت ہیں	23	نعمت کو زحمت بننے سے بچائیے	37
نیکیوں میں خود کو کمتر سمجھے	23	نعمت یا زحمت	38
شکر بھلائی کا ضامن ہے	24	سب سے بڑی نعمت ایمان ہے	39
رب کی نعمتیں یاد کیجئے	25	شُکر کی برکت	40
انسان ناشکرا ہے	25	قول و فعل سے شکر کیجئے	40
شکر ہی شکر کیجئے	26	رب کا احسان اور پاکستان	41
شکر نعمتوں کا محافظ ہے	27	پاکستان میں نعمتیں	41
روٹی کا احترام کیجئے	28	وطن عزیز کی قدر کیجئے	42

پاکستان کو امن کا گہوارہ بنائیے	43	شیطان کا دوسرا ہتھیار	65
بیان 2: اللہ پاک سے دوستی کرلو	45	لطف نیکیوں میں ہے گناہوں میں نہیں	66
درودِ پاک کی فضیلت	46	نیکیوں میں دل نہیں لگتا	67
ادب، ادب والوں سے ملتا	48	بیماری منہ کا ذائقہ ختم کردیتی ہے	68
بچھو نے سانپ کیوں مارا؟	49	دل بیمار ہوگیا ہے	68
نافرمانی پر بھی نعمتیں	51	اب کہیں نہیں جانا	69
70ہزار افراد اور بارش	53	لمبی امیدیں دلانا	70
40سال کے نافرمان کی توبہ	54	توبہ کی کچھ شرائط ہیں	72
گر تو ناراض ہوا تو میری ہلاکت ہوگی	56	سچی توبہ جلدی قبول	72
توبہ سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں	58	صحبت نیک اور برا بناتی ہے	74
رب ناراض نہ ہو	58	اپنی دوستیاں بدل لیجئے	74
ہر وقت توبہ کیجئے	59	**بیان 3: اللہ پاک سے محبت کیجئے**	77
توبہ کرنے والے بہترین ہیں	59	درودِ پاک کی فضیلت	78
توبہ کرنے کا غلط طریقہ	59	عبادت کو چھپانے والا غلام	80
20سال بعد توبہ	60	نیکیاں چھپائیے	83
کب تک گناہ کرتے رہیں گے؟	61	نیکیوں کو گناہ کی طرح چھپائیے	84
رب کو جلدی سے راضی کرلیجئے	62	بچپن کی غلطی ہمیشہ یاد	85
بخش دے میری ساری خطائیں	62	رب سے محبت کیجئے	86
اگر آج انتقال ہوگیا تو!!!	64	محبت کے درجات	86
شیطان توبہ نہیں کرنے دے گا	64	حلاوتِ ایمان کی 3 عادتیں	88

مکے کے شہزادے	89	**بیان 4: میرا سب کچھ اللہ کا ہے**	109
اسلام کے پہلے مبلغ	90	درودِ پاک کی فضیلت	110
رب سے کتنی محبت ہے؟	91	دیدارِ مصطفیٰ یکتا بناتا ہے	111
رب سے محبت کرنے والے	92	کاش!! ہم بھی وہاں ہوتے	112
رب کی محبت میں عبادت	93	پیارے کے ہاتھوں کی برکت	113
رب سے سرگوشی کرنا	93	قرآن و حدیث میں واقعات	114
محبت کرنے کے اسباب	94	واقعات کی اہمیت اور فائدے	115
نعمتیں دینے والا رب	94	3 لوگوں کا امتحان	116
رب کے احسانات	95	ناشکری کی سزا	117
جوتے نہیں تو کیا ہوا پیر تو ہیں	96	شکر گزاری کا فائدہ	118
نعمتیں شمار نہیں کر سکو گے	97	مال برائیوں کی جڑ کب بنتا ہے؟	120
خالق کائنات کی تخلیقات	98	اربوں پتی مگر غریب	121
دو سمندر ملتے نہیں	99	عافیت طلب کیجیے	121
بغیر پلر کے عمارت	100	کمال صرف رب کا ہے	122
سورج اور زمین کا فاصلہ	101	مال رب کا تو راہ بھی رب کی	123
وہی خدا ہے	102	عثمانی مال کی برکتیں	123
رب پر توکل کیجیے	104	قارون کا مال و دولت	124
بس! اللہ دیکھ رہا ہے	104	مال بھی اور عبادت کا ذوق بھی	125
رب کی محبت بخشش کا ذریعہ	105	راہِ خدا میں خوش دلی سے دیں	125
رب کو ناراض مت کرنا	106	صدقہ دینے میں تکلیف کیوں؟	126

راہِ خدا میں دینا مال بڑھاتا ہے	126	بیان 5: اللہ پر توکل کیجئے	144
صدقہ بھی دیں اور سجدہ بھی کریں	127	درودِ پاک کی فضیلت	145
سب کچھ رب کی عطا سے	127	رستے کو ذکر پر گواہ بناتے	152
راہ خدا میں دیا ہوا مال واپس ملے گا	129	1 سیکنڈ میں بے شمار دولت	153
امیروں کی دولت کا راز	130	دنیا نہیں نیکیاں کمایئے	154
صدقہ دو فرشتے کی دعا لو	131	رات بستر پر یا قبر پر	155
قیامت میں صدقہ سایہ بنے گا	132	قیمتی وقت کونسا ہے؟	156
کچھ نہیں تو پیاز ہی صدقہ کر دی	132	زندگی برف کی طرح	157
صدقہ بلا کو روک دیتا ہے	133	ایک ایک نیکی کا محتاج	158
صدقہ اور ایک غلط فہمی	133	رب پر بھروسہ	159
کروڑوں کے نقصان سے بچ گیا	134	اشرف المخلوقات کو روزی کی فکر	160
1 کے بدلے 10	135	مغفرت کی ٹینشن کیجئے	151
جیسا دوگے ویسا ملے گا	136	ایمان کی فکر کیجئے	152
وہاں دل دیکھا جاتا ہے	136	رب سے ناطہ جوڑ لیجئے	163
اچھا دیجئے اور خوشی سے دیجئے	137	دعا میں یقین ضروری ہے	164
ذہین بچے کو عالم بنایئے	138	نجات کا راستہ کس کے لئے؟	165
رب کے ساتھ بد دیانتی کرنے والا	139	70ماں سے بڑھ کر محبت	166
نیکیوں کو چھپاؤ	140	اپنی پریشانی رب کو بتایئے	168
اپنے گریبان میں جھانکیں	141	دولت ہی سب کچھ نہیں ہے	169
احسان کریں ذلیل نہیں	142	سب کچھ رب کے حوالے	171

شیطانی وسوسہ اور حل	173	بس رب کو یاد کیجئے	200
جو بہتر ہے وہی ہوگا	173	ڈاکٹر بیمار کے گھر آگیا!!!	200
نہیں ملا تو دوبار شکر کیجئے	175	اپنا مسئلہ رب کو بتائیے	202
دعا مانگیں	177	رب کی مدد آگئی	203
میرا رب مہربان ہے	178	اللہ بچائے گا	205
حلال رزق کو حرام بنانا	179	معاف کرنے کی عادت اپنائیے	207
بیان 6: اللہ کی طرف آجاؤ	181	نئی اور پرانی نسل میں فرق	208
درودِ پاک کی فضیلت	182	خوشی غمی میں رب کو یاد کیجئے	209
رب کریم کی کرم نوازی	185	کیا یہ طریقہ درست ہے؟	210
حضرت خولہ بنت ثعلبہ اور نزول قرآن	186	مسئلہ رب نے حل کرنا ہے	211
وہ پریشان حال کی سنتا ہے	188	رب سے لَو لگا لیجئے	212
رب کی رحمت کو پکاریئے	189	دعا میں تاخیر کا جواب	213
اِبتِہال کسے کہتے ہیں؟	190	رب کو پکار پسند ہے	214
سورۃ الانبیاء میں نبیوں کی دعائیں	191	دعا کی تاخیر میں واویلا نہیں کرنا	215
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا	191	بیان 7: سمندر میں قدرت کے نظارے	217
حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا	192	درودِ پاک کی فضیلت	218
حضرت یونس علیہ السلام کی دعا	194	دنیا کی انوکھی مچھلی	221
حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا	195	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی کی خدمت	222
ڈاکٹر پر نہیں رب پر بھروسہ کیجئے	196	بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر	223
رب نے مددگار بھیج دیا	198	صبر کی برکتیں	224

1 مچھلی 1 ماہ تک کھائی	224	ظلم معلوم کرنے کا طریقہ	236
صبر کیجئے روزی ضرور ملے گی	225	خود کو ظلم سے روکیں	237
ایک شبہہ کا ازالہ	226	اتنی غفلت اچھی نہیں	238
سیرت ابو عبیدہ بن جراح	227	شُکر کو وظیفہ بنالیجئے	239
فاروق اعظم کی خواہش	228	عبادت کرنا رب کی رحمت ہے	239
جنتیوں کی پہلی غذا	229	ذکر نہیں چھوڑ سکتا	241
مچھلی کیوں نہیں بولتی!!!	229	ذکر کرنے والا خوش نصیب ہے	242
مچھلی میں خون نہیں	230	ذکر اللہ کے فضائل	243
100 سال تک خوراک والی جگہ	231	کھانے پر ذکر اللہ کو فوقیت	243
جزیرے جتنی مچھلی	232	ذکر واذکار کی عادت ڈالئے	245
سب سے بڑا جانور	233	لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے فضائل	246
مچھلی کیوں شکار ہوتی ہے؟	234	20 لاکھ نیکیاں	246
غفلت کی سزا	234	جنت میں درخت	247
پرندہ کیوں آزاد کیا؟	234	جنت کے خزانوں میں سے	248
رحم کرو رحمت پاؤ	236	ماخذ ومراجع	250

Go to index

پہلے اسے پڑھ لیجئے

تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے بے مثال کائنات پیدا کی اور اپنی قدرت کی نشانیوں کو ہر ذرے میں بکھیر دیا۔ وہی رب ہے جس نے ہمیں اپنی بے انتہا نعمتوں سے نوازا، سب سے بڑی نعمت یعنی ایمان کی دولت عطا فرمائی اور ہمیں اپنے ہی نام پر سجدہ کرنے والوں میں شامل کیا۔ اس ذات کا شکر ہے کہ اس نے اپنے محبوب، وجہِ تخلیقِ کائنات، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو ہمارے لئے رحمت بنا کر بھیجا، جن کی وجہ سے ہمیں اس کی عظمت کی پہچان ہوئی۔ بے شمار دُرود و سلام ہو ان کی ذاتِ اقدس پر، ان کی آل پر اور ان کے تمام جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جو اللہ کریم کی شان و عظمت کا زندہ ثبوت بن کر قیامت تک کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوئے۔

اس کائنات کے ہر ذرے میں، ہر چمکتے ستارے اور بہتی ندی میں ایک ایسی خوبصورتی اور ایک ایسی ترتیب ہے جو کسی عظیم ہستی کی گواہی دیتی ہے اگر ہم سچے دل سے غور کریں تو یہ آسمان، یہ بلند و بالا پہاڑ، یہ وسیع سمندر اور ہمارے اپنے جسم کی بناوٹ ہمیں پکار پکار کر ایک ہی حقیقت کا درس دیتی ہے کہ اس دنیا کا کوئی خالق، کوئی مالک ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ عظمت اور یہ شان کسی اور کی نہیں، میرے اور آپ کے رب کی ہے۔ وہی ذات جس کا فضل بے شمار ہے اور جس کی طاقت کی کوئی حد نہیں۔ اس کی شان و عظمت کا صحیح ادراک ہی وہ علم ہے جو صرف دماغ کو نہیں بلکہ دل کو چھو کر انہیں اپنے خالق کی طرف کھینچتا ہے۔

اس دنیا کی بھاگ دوڑ میں، اس شور و غل میں ہم دراصل سکون ڈھونڈ رہے ہیں۔ ہم

سوچتے ہیں کہ پیسہ ہمیں سکون دے گا، بڑا عہدہ ہمیں سکون دے گا، شہرت ہمیں سکون دے گی مگر جب یہ سب کچھ مل جاتا ہے تو دل پھر بھی خالی رہتا ہے۔ یہ بے چینی، یہ بے قراری کیوں ہے؟ کیونکہ ہم ایک ایسی دوستی، ایک ایسے رشتے کی تلاش میں ہیں جو کبھی نہ ٹوٹے، جو کبھی نہ بدلے، جو ہر حال میں ہمارے ساتھ رہے۔ یہ بے چینی اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنے دل کا رشتہ اس ذات سے نہ جوڑ لیں جس کی شان و عظمت پر یہ ساری کائنات گواہ ہے۔

یہ کتاب **اللہ پاک سے دوستی کرلو** اسی بے چینی کا حقیقی جواب ہے۔ یہ صرف لفظوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسی رہنما ہے جو آپ کو اسی گمشدہ رشتے کی تلاش کی راہ دکھاتی ہے، ایک ایسا راستہ جو اس بے قرار دل کو اس کے خالق کی طرف لوٹا لائے۔ اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ یہ بھٹکے ہوئے کو ان کے اصل مالک کی قربت سے ہمکنار کر کے انہیں سچی محبت سے آشنا کرے۔

یہ کتاب آپ کو ایک ایسے سفر پر لے جائے گی جس کا آغاز دوستی سے ہوتا ہے اور منزل محبت ہے۔ اس سفر کا پہلا قدم یہ احساس ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے، وہ میرا نہیں بلکہ سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ اسی لیے اس کتاب کا پہلا عنوان **اللہ پاک کا شکر کیجئے**۔ جب ہم اپنی آنکھ، کان، ہاتھ اور سانسوں جیسی انمول نعمتوں پر سچے دل سے شکر ادا کرنا سیکھ جاتے ہیں تو ہمارے دل کی خالی جگہ بھرنے لگتی ہے۔ شکر کا یہ احساس ہمیں اس دروازے تک لے آتا ہے، جہاں ہم اپنے رب سے پہلا تعلق جوڑتے ہیں۔

اور یہی تعلق ہمیں ایک ایسی دوستی کی طرف لے جاتا ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ یہی

وجہ ہے کہ اگلا قدم ہے **اللہ پاک سے دوستی کرلو**۔ یہ دوستی ایسی ہے کہ جب ہم اس سے کرتے ہیں تو دنیا کی کوئی پریشانی ہمیں گھیر نہیں پاتی۔ یہ دوستی ہمیں وہ یقین دلاتی ہے کہ میرا رب میرے ساتھ ہے۔ جب یہ دوستی گہری ہوتی ہے تو یہ ایک نئے مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ صرف دوستی نہیں رہتی بلکہ محبت میں بدل جاتی ہے۔

جب آپ اپنے رب سے محبت کرنے لگتے ہیں تو آپ کو یہ حقیقت سمجھ میں آنے لگتی ہے **میرا سب کچھ اللہ پاک کا ہے**۔ یہ وہ مقام ہے جہاں آپ کو اپنے مال اپنی طاقت اور اپنی قابلیت پر غرور نہیں رہتا۔ آپ کا دل صاف ہو جاتا ہے اور آپ کا سجدہ سچا ہو جاتا ہے۔

اسی محبت کے نتیجے میں ایک اور انمول نعمت حاصل ہوتی ہے اور وہ ہے کامل یقین اور بھروسہ۔ اسی لیے اس کتاب کا اگلا عنوان ہے **اللہ پر توکل کیجئے**۔ یہ وہ منزل ہے جہاں آپ اپنی تمام پریشانیاں اپنے رب کے سپرد کر دیتے ہیں پھر آپ کو کل کی فکر نہیں رہتی، بچوں کے مستقبل کی فکر نہیں رہتی، رزق کی بے چینی نہیں رہتی کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ ذات جس نے پرندوں کو رات بھر بھوکا نہیں رکھا، وہ میرے بچوں کو بھوکا نہیں چھوڑے گی۔ وہ ذات جس نے چیونٹی کو اس کے بل میں رزق دیا ہے، وہ ہمیں بھی ضرور عطا فرمائے گا۔

یہ سب کچھ اس لیے ہے تاکہ آپ تمام دنیاوی رکاوٹوں کو پیچھے چھوڑ کر اپنے رب کی طرف آ سکیں۔ اسی لیے یہ کتاب ایک آخری دعوت دیتی ہے: **اللہ پاک کی طرف آجاؤ**۔ یہ صرف ایک جملہ نہیں، یہ ایک پکار ہے، ایک فریاد ہے، ایک التجا و گزارش ہے کہ اس سے پہلے کہ زندگی کی برف پگھل جائے، اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ دروازے

پر دستک دے، اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، اپنے رب کی طرف آجاؤ۔

یہ کتاب محض قصے کہانیوں پر نہیں بلکہ ایمان افروز واقعات اور ہمارے پیارے نبیوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے دلوں کو چھو لینے والے واقعات کا مجموعہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو سکون کی تلاش میں ہے، ہر وہ مبلغ جو لوگوں کے دلوں میں اللہ پاک کی محبت پیدا کرنا چاہتا ہے، وہ اس کتاب کو ایک سچے ساتھی کی طرح اپنے پاس رکھے۔

آیئے، اس کتاب کے ذریعے اپنے دلوں کا رشتہ اس رب سے جوڑیں، جو ہمیں 70 ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔

یہ کتاب انٹر نیشنل اسلامک اسکالر **مولانا عبدُالحبیب عطاری** کے ایمان افروز بیانات کا ایک مجموعہ ہے۔ یہ کتاب آپ کو اللہ پاک کی شان و عظمت، اس کی بے شمار نعمتوں اور اس کی محبت کا مزید شعور عطا کرے گی۔ جب آپ اللہ کی قدرت کے نظاروں، اس کی رحمتوں کی وسعت اور اس کی اپنے بندوں سے محبت کو پڑھیں گے تو آپ کے دل میں بھی اس کی بندگی، اس سے سچی دوستی اور اس سے محبت کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ خاص طور پر، مبلغین اور واعظین کے لیے یہ کتاب ایک انمول تحفہ ہے۔ وہ جب بھی اللہ پاک کی شان و عظمت اور اس کے بندوں پر رحمت کے موضوع پر بیان کرنا چاہیں گے، انہیں منظم اور مستند مواد ایک جگہ مل جائے گا اور اس کتاب کے ذریعے وہ آسانی سے بہترین بیانات کر سکیں گے۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں صرف تحریر نہیں بلکہ تقریر کا انداز

Go to index

شامل ہے۔ جی ہاں! اس میں ہر بیان کے ساتھ یوٹیوب لنک اور QR کوڈ بھی دیا گیا ہے۔ اس سہولت کا مقصد یہ ہے کہ خاص طور پر ہمارے مبلغین کرام، صرف پڑھیں نہیں بلکہ اصل بیان کو دیکھ اور سن بھی سکیں۔ اس سے انہیں بیان کا انداز، لب و لہجہ اور الفاظ کے اتار چڑھاؤ کو براہِ راست سمجھنے میں عملی مدد ملے گی۔ یوں وہ اپنے بیانات میں مزید تاثیر اور دلکشی پیدا کر سکیں گے۔

آخر میں اللہ پاک سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ہر پڑھنے والے کے دل میں اللہ پاک کی محبت کی شمع روشن ہو، انہیں ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملے، ان کا توکل کامل ہو جائے اور وہ اللہ پاک کی طرف پوری طرح رجوع کرنے والے بن جائیں۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Scan کیجئے

Click کیجئے

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Go to index

جامع مسجد فیضِ مدینہ، نیو کراچی، پاکستان

11 اگست 2016

رب کا شکر کیجئے

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..صابر اور شاکر بننے کا طریقہ
- ..نیکیوں میں خود کو کمتر سمجھئے
- ..شکر بھلائی کا ضامن ہے
- ..روٹی کا احترام کیجئے
- ..پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہے
- ..نافرمانی سے بچنا بھی شکر ہے

یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں،بہت ساری احادیث،بہت سارے واقعات فضائل درود میں ملتے ہیں۔ایک بڑا خوبصورت اور ایمان افروز واقعہ ہے: ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ آپ کی سوئی گم ہوگئی اور اچانک اسی وقت چراغ بھی بجھ گیا۔آپ سمجھتے ہیں کہ جیسے جیسے رات کا وقت گزرتا جاتا ہے اندھیرا بھی بڑھتا چلا جاتا ہے،سحری کا وقت یہ اور بھی اندھیرے کا وقت ہوتا ہے، اندھیری رات ہو اور چراغ بھی بجھ جائے، چراغ گل ہوجائے تو اب سوئی تلاش کرنا یہ تقریباًنا ممکن ہے بلکہ بسا اوقات تو رات کے وقت لائٹ میں بھی سوئی نہیں ملتی،اب آپ خود سوچیں جب اتنی روشنی میں بھی سوئی نہیں ملتی تو چراغ بھی نہ ہو اور اندھیری رات ہو تو پھر سوئی کیسے ملے گی؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سوئی تلاش کررہی تھی،چراغ تو نہ جلا مگر آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میرے گھر تشریف لے آئے،وہ نور والے آقا جن کی برکت سے سورج اور چاند روشن ہوا کرتے ہیں۔یہی بات تو امام عشق و محبت،اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عشق بھرے انداز میں کہی:

یہ جو مِہر و مَہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا | بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تو نورانی آقا ہیں ، فرماتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میرے حجرے میں داخل ہوئے، میرے کمرے میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چہرۂ انور سے اس قدر نور کی کرنیں تشریف لارہی تھی کہ میرا پورا کمرہ نور سے بھر گیا۔ اتنی روشنی ہوئی کہ میں نے اس نور کی برکت سے اپنی گمشدہ سوئی تلاش کرلی، سوئی تلاش کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! آپ کا چہرہ کتنا پُر نور ہے، آپ کتنے حسین ہیں، آپ کے چہرے سے کتنا نور نکل رہا ہے۔

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تبسّم سے ترے | شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: وَيْلٌ لِّمَنْ لَّا يَرَانِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ہلاکت ہے اس کے لیے جو قیامت کے دن میرے اس چہرے کی زیارت نہ کرسکے گا۔ اب ذرا غور کیجئے۔ ایسا نورانی چہرہ بھی اگر کوئی قیامت کے دن نہ دیکھ سکے اور یہ بات یاد رکھئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت نہ کرنا یہ کوئی چھوٹا نقصان نہیں ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا چہرہ انور نہ دیکھ سکنے کا مطلب گویا قیامت کے دن ملاقات ہی نہیں ہوسکے گی، وہ دور رہے گا اور اگر آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے دور رہے گا تو بخشش کیسے ہوگی؟ شفاعت کیسے ہوگی؟ جنت میں داخلہ کیسے ملے گا؟ یہ تو بڑی محرومی ہوگئی۔

بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! وہ کون ہے جو قیامت کے دن بھی آپ کی زیارت سے محروم رہے گا؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ

والہٖ وسلم فرماتے ہیں: بخیل ہے وہ شخص، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! بخیل کون؟ارشاد فرمایا: اَلَّذِیْ لَایُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاسْمِیْ جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! درودِ پاک پڑھنے کی بہت زبردست فضیلت، بہت ساری برکتیں ہیں مگر نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا مبارک تذکرہ سن کر جو درود شریف نہیں پڑھتا وہ کتنی بڑی محرومی میں گرفتار ہو سکتا ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا قیامت کے دن بھی اُسے دیدار نصیب نہیں ہو گا۔ تو آیئے! نیت کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ! جب جب سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا نامِ نامی سنیں گے درودِ پاک کثرت سے پڑھیں گے ان شاءاللہ۔

اسی لئے علماء کہتے ہیں کہ کثرت سے درود پاک پڑھتے رہا کریں، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے پڑھا کریں تاکہ کبھی نام بھی سن لیا ہو تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر درود پڑھنا ہو جائے تو ہم اپنی عادت بنائیں اور وقتاً فوقتاً جب یاد آئے درود پاک پڑھتے رہیں بلکہ ایک تعداد مقرر کریں۔ علماء بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہ جو کوئی کم از کم 313 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لے وہ کثرت کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ تو آپ بھی نیت کرلیں کہ ان شاءاللہ! کم از کم روزانہ تین 313 مرتبہ درودِ پاک پڑھوں گا۔

آیئے! محبت کے ساتھ باآوازِ بلند درودِ پاک پڑھ لیجئے۔

---

1 ...القول البدیع، ص 302۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے شمار نعمتوں پر شکر کیجئے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو دنیا کی دولت سے بہت نوازا گیا، بڑا مالدار شخص تھا اور ایک وقت ایسا آیا کہ اس کا سب کچھ جاتا رہا تو وہ اللہ پاک کی حمد وثنا کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پاس بچھانے کے لئے صرف ایک چٹائی رہ گئی۔اب پھر بھی وہ اللہ پاک کی حمد و ثنامیں مصروف تھا تو ایک دوسرے مالدار شخص نے اس چٹائی والے سے پوچھا کہ تیرے پاس تو رہا ہی کچھ نہیں، بڑا پیسہ تھا، بڑا مال تھا، اب فقط چٹائی رہ گئی ہے۔اب اللہ کریم کا شکر کس بات پر ادا کررہا ہے؟ تو وہ کیا کہتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ میں ان نعمتوں پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہوں اگر میں ساری دنیا کی دولت دے دوں پھر بھی وہ مجھے نعمتیں نہیں ملیں گی۔اس نے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ آنکھ، کان، ناک، میرے ہاتھ پاؤں، یہ نہیں دیکھتے کیا؟ یہ اللہ پاک کی بڑی نعمتیں نہیں !!! یہ ساری دنیا کی دولت دے دوں پھر بھی مجھے نہیں ملیں گی۔[1] ذرا غور تو کیجئے کہ سارا مال چلا گیا صرف چٹائی باقی ہے پھر بھی زبان پر رب کا شکر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور واقعہ سنیئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 303 صفحات پر مشتمل کتاب **آنسوؤں کا دریا** اس کتاب کے صفحہ 211 پر ہے:

---

1 ...شعب الایمان، 4/112، حدیث:4462۔

Go to index

پُر سکون دل انمول دولت ہے

اہل دمشق میں سے ایک شخص جس کا نام ابو عبد الرب تھا، یہ شخص پورے دمشق میں سب سے زیادہ مالدار، سب سے زیادہ پیسے والا تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر پر نکلا تو ایک نہر کے کنارے چراگاہ تھی، جہاں جانور چرتے تھے وہاں اس کی رات ہو گئی، اس نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ اسے چراگاہ کی ایک طرف سے آواز سنائی دے رہی تھی کہ کوئی اس کونے سے اللہ پاک کی کثرت کے ساتھ تعریف بیان کر رہا تھا، رب کا شکر بیان کر رہا تھا۔ وہ شخص اس آواز کی تلاش میں نکلا، ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس کو ایک شخص نظر آیا جو بڑا غریب سا شخص تھا، چٹائی پر لیٹا ہوا تھا۔ اس نے اس شخص کو سلام کیا اور کہا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، اس دمشقی نے پوچھا: یہ تم نے کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔ مالدار شخص نے کہا: نعمت کدھر ہے؟ تم چراگاہ میں ایک کونے میں چٹائی پر پڑے ہوئے ہو، کوئی تمہارے پاس پراپرٹی نہیں، کوئی بڑا سرمایہ نہیں، یہ کس بات پر تم اللہ کا شکر ادا کر رہے ہو؟ تو وہ کیا کہتا ہے: کہتا ہے کہ اللہ پاک نے مجھے پیدا فرمایا تو میری تخلیق کو اچھا کیا اور مجھے مسلمانوں میں پیدا فرمایا اور میرے اعضاء کو درست کیا اور جن چیزوں کا ذکر مجھے ناپسند ہے انہیں چھپایا تو جو میری طرح شام کرتا ہو اس سے بڑھ کر نعمت والا کون ہو گا؟

اب مالدار شخص اس کی باتیں سن کر ہکا بکا رہ گیا کہ اس حال میں بھی اتنی ساری نعمتیں گنوا دیں اور اللہ پاک کا شکر بھی ادا کر رہا ہے۔ اب مالدار نے اسے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلنا پسند کریں گے؟ تو اس چٹائی پر لیٹے ہوئے شخص نے کہا: کیوں لے جانا

چاہتے ہو؟ کہا: حضور! میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں، کنارے پر ٹھہرے ہوئے ہیں، آپ نہر کے کنارے ہیں آپ کو کچھ کھانا وغیرہ کھلاؤں گا، آپ کی کچھ خدمت کروں گا، کوئی آپ کو ایسا بستر وغیرہ دلا دوں تاکہ آپ چٹائی سے فارغ ہو جائیں تو وہ اللہ کا شکر گزار بندہ کیا کہتا ہے، وہ کہتا ہے کہ مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں۔ اس غریب نے اس مالدار کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اب وہ جو پورے دمشق کا سب سے مالدار شخص ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے دمشق میں اس شخص سے زیادہ کوئی مالدار نہیں دیکھا ہے۔ جس کا دل اتنا پر سکون ہے، جو اپنے رب سے اتنا راضی ہے، جس کو نیند سکون کی آتی ہے، جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر شکر گزار ہے ارے اصل مالدار تو یہی شخص ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! میں نے دو واقعات آپ کے سامنے پیش کئے۔ دونوں واقعات ہمیں بہت کچھ سکھا رہے ہیں۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو بہت کچھ رکھتے ہوئے بھی ناشکری کرتے ہیں۔ جن کے شکوے ختم ہی نہیں ہوتے، جن کی زبان پر شکر سنا ہی نہیں جاتا، جو کسی کو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ میرے پاس ہے ہی کیا، میرے پاس نعمتیں ہی نہیں ہیں، فلاں کو دیکھو! اسے اللہ پاک نے کتنا دیا ہے۔ میں تو پیچھے رہ گیا، میں تو نقصان میں رہا، مجھے کچھ ملا ہی نہیں ہے، میں پریشان، میں دکھی۔

پریشانی میں بھی شکر کیجئے

ذرا غور کریں کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں یہ ناشکری، یہ شکوے شکایت کہیں مزید نقصان اور

---

1 ...آنسوؤں کا دریا، ص 211۔

بربادی کا باعث نہ بن جائیں۔ ہمارے پاس واقعی بہت ساری نعمتیں ہیں۔ ان شاءاللہ! آگے ہم سنیں گے کہ اگر ان نعمتوں کا شمار کرنے کی کوشش کریں تو ہم شمار بھی نہیں کر سکتے۔ ان شاءاللہ! آج کچھ سمجھتے ہیں، ہو سکتا ہے بیان میں کوئی ایسا بھائی بھی بیٹھا ہو جو بے روزگار ہو، کوئی میرا ایسا بھائی بھی بیٹھا ہو جو قرض دار ہو، کوئی ایسا میرا بھائی بیٹھا ہو جس کا اپنا گھر نہ ہو وہ کرائے کے گھر میں رہتا ہو، ہو سکتا ہے میرا کوئی ایسا بھائی بھی بیٹھا ہو جو سفر کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو سفر بھی نہ کر سکتا ہو۔ ہو سکتا ہے کوئی ایسا بھی میرا بھائی بیٹھا ہو جو بیماری میں مبتلا ہو۔

آیئے! آج ذرا چیک کرتے ہیں، آج ذرا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ میری اس وقت کی جو کیفیت ہے، میں اس وقت جن مشکلوں کا شکار ہوں، میں اس وقت جن پریشانیوں کا شکار ہوں، کیا یہ پریشانیاں مجھے رب کا شکر ادا کرنے سے روکتی ہیں یا مجھے اس بات کی اجازت دے دیتی ہیں کہ میں جب چاہے، جیسے چاہے اس کی ناشکری کرتا رہوں؟؟؟

شکر کا طریقہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں ایک بڑا پیارا قول نقل کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں؟ میرا شکر کرنا بھی تو تیری ایک نعمت ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: جب تُو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے اور اس پر راضی رہا تو یہی شکر ادا کرنا ہے۔[(1)] یعنی اللہ پاک کی

(1) ...احیاء العلوم، 4/105۔

جو نعمتیں ہیں اگر اس پر بندہ جان لے کہ یہ رب کی طرف سے ہے اور رب کے فیصلوں پر راضی رہے، ان نعمتوں پر خوش رہے، اس جاننے پر رب کی طرف سے ارشاد ہوا کہ یہی شکر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک بات سیکھنی ہے، آج کے اس اجتماع میں یہ بات سمجھنی ہے کہ شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے، شکر ہی نعمتوں میں زیادتی کا سبب ہے، شکر اللہ والوں کی عادت ہے، شکر رب کی عبادت ہے، شکر ذریعہ بقائے نعمت ہے، شکر ترکِ معصیت ہے، شکر معرفت نعمت ہے جبکہ ناشکری باعث ہلاکت ہے اور نعمتوں میں رکاوٹ ہے۔

ایک مالدار شخص نے چٹائی پر لیٹے ہوئے شخص کو یہ سمجھا کہ یہ مجھ سے کم تر ہے، یہ غریب ہے، یہ پھر کیوں شکر ادا کر رہا ہے اور بعض اوقات چٹائی پر لیٹنے والا، بعض اوقات کرائے کے گھر میں رہنے والا، بعض اوقات چھوٹی سی تنخواہ پر گزارا کرنے والا جب بڑے بڑے بنگلے والوں کو دیکھتا ہے، جب بڑی بڑی گاڑیوں والوں کو دیکھتا ہے، جب ان کے پاس مال کی فراوانی کو دیکھتا ہے تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں بڑا پیچھے رہ گیا۔ ارے میرے پاس ہے ہی کیا جس کا شکر ادا کروں۔ آج میں حدیثِ پاک کے ذریعے آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں نے اور آپ نے پہلے یہ سمجھنا ہے کہ کامیاب کون ہے؟ ترقی والا کون ہے؟ اور ہم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں جب شکر ادا کرنے کے لیے ذہن بنانا ہے تو کس کو دیکھنا ہے۔

صابر اور شاکر بننے کا طریقہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: دو خصلتیں ایسی ہیں جس میں بھی ہوں گی اللہ پاک اسے صابر اور شاکر لکھ دے گا اگر آپ چاہتے ہیں ناں کہ ہمارا نام صابر اور شاکر لوگوں میں لکھا جائے تو آیئے! آج سمجھتے ہیں وہ 2 خصلتیں کونسی ہیں؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس میں یہ 2 خصلتیں نہیں ہوں گی نہ اسے شاکر لکھے گا نہ ہی اسے صابر لکھے گا۔ اب وہ 2 خصلتیں کونسی ہیں:

(1) جو اپنے دین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھ کر اس کی پیروی کرے اور دنیاوی معاملے میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور اللہ پاک نے اس شخص پر جو فضیلت دی ہے اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرے تو اللہ پاک اسے صابر و شاکر لکھ دیتا ہے اور جو اس کا اُلٹ کرتا ہے یعنی دین میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور دنیاوی معاملے میں اوپر والے کو دیکھے تو پھر اپنی محرومی پر افسوس کرے۔ اللہ پاک اسے نہ صابر لکھتا ہے اور نہ ہی شاکر لکھتا ہے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم یہی تو غلطی کر رہے ہوتے ہیں ہمیں شریعت کیا کہتی ہے کہ دین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھو اور نعمتوں میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھو۔ آج میرا وہ بھائی جو کسی وجہ سے کسی پریشانی میں ہے تو وہ اپنے سے بڑی پریشانی والے کو دیکھے۔ اب میں کرائے کے گھر میں رہتا ہوں، لوگ کہتے ہیں میرا اپنا گھر ہی نہیں ہے، ارے

---

1 …ترمذی، 4/229، حدیث: 2520۔

اُسے دیکھو جو جھونپڑی میں رہتا ہے۔ کوئی جھونپڑی میں رہنے والا ہے، وہ اُسے دیکھے جو فٹ پاتھ پر سوتا ہے۔ جو فٹ پاتھ پر سونے والا ہے وہ یہ دیکھے کہ میں خود سوتا ہوں، خود اُٹھتا ہوں، آزاد تو ہوں ۔ ارے آج بھی لاکھوں لوگ جیلوں کے اندر ہیں جو اپنے پیاروں اور اپنے گھر والوں سے دور ہیں۔ آج کوئی شخص چھوٹی بیماری میں مبتلا ہے وہ دیکھے کہ لوگوں کو کتنی بڑی بڑی بیماریاں ہیں۔

میرا حال کروڑوں سے اچھا

میں ایک دعویٰ کرنے جارہا ہوں، اس وقت جتنے اسلامی بھائی مجھے سن رہے ہیں، آپ جو زندگی گزار رہے ہیں، دنیا میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو آپ جیسی زندگی گزارنے کا خواب دیکھتے ہیں۔ اب آپ کہیں گے: جناب! یہ کیسے ہو گیا۔ میں غریب، میں پریشان، میں بے روزگار، میں قرض دار مجھ جیسی زندگی کا خواب کون دیکھتا ہے۔

اے اجتماع میں آنے والو! آپ سب اپنے پیروں پر چل کر اس اجتماع میں آئے ہو۔ دنیا میں کئی ایسے ہیں جن کے پیر ہی نہیں ہیں۔ خواب دیکھتے ہیں ناں وہ لوگ۔ آپ میں سے اکثر لوگوں نے دوپہر کا کھانا کھالیا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ شام کا کھانا بھی کھالیا ہو یا جا کر کھانا کھائیں گے مگر کئی ایسے ہیں جنھوں نے ابھی تک دوپہر کا کھانا نہیں کھایا ہوگا۔ آج رات جب ہو گی تو آپ بستر پر جا کر سوئیں گے۔ اسی دنیا میں کئی ایسے ہمارے بھائی اور بہنیں ہیں، ان کے بچے بھی ہیں جو آج رات کھلے آسمان تلے گزاریں گے۔

ذرا غور کیجئے! میں کیوں اپنے سے اوپر والوں کو دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو جاؤں؟ ارے آج بھی میرے رب نے جو مجھے دیا ہے مجھے کروڑوں سے اچھا بنایا ہے۔ اپنے ہاتھ

سے ہم کھانا کھاتے ہیں، اسپتال جاکر تو دیکھئے، جن کو نالی لگی ہوئی ہے، جن کو ناک کے ذریعے خوراک دی جاری ہے۔ جن کی سانس نہیں آرہی، انہیں آکسیجن لگائی گئی ہے۔ ارے ایسے ایسے مرض ہیں کہ بندہ سوچے تو حیران ہوجاتا ہے۔ میرے رب نے مجھے اور آپ کو وہ مرض نہیں لگایا ہوا، ایسی بیماری میں مبتلا نہیں کیا۔ یہ کیا تھوڑی نعمت ہے!!! یہ اللہ کریم کی طرف سے کیا تھوڑی عطا ہے!!!

میرے پیر تو سلامت ہیں

ایک بزرگ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ پیدل جارہے تھے اور پیر میں جوتے نہیں تھے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: مولا! میرے پیر میں جوتے ہی نہیں ہیں۔ تھوڑی دیر ہوئی تو آگے پہنچے تو ایک شخص کو دیکھا جس کے پاؤں ہی نہیں تھے تو انہوں نے فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں معافی مانگی، مولا! معاف کردے، شکر ہے مجھے تو نے پیر دیئے ہیں، صرف جوتے ہی نہیں تھے مگر اس کے پاس تو پیر ہی نہیں ہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ دل میں اطمینان چاہتے ہیں تو ذرا آس پاس نظر دوڑائیے۔ لوگ کتنی پریشانیوں میں ہیں، کتنی مصیبتوں میں ہیں مگر ہم ہیں کہ ناشکری کرتے ہیں۔ اس حدیث پاک میں صابر وشاکر لکھنے کے لئے ایک دوسرا وصف بیان فرمایا:

نیکیوں میں خود کو کمتر سمجھئے

دین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھیں مگر آج ہم دین میں کیا کرتے ہیں ہم دین میں اپنے

---

1 ...گلستان سعدی، ص95۔

سے نیچے والے کو دیکھتے ہیں۔میں تو5وقت نماز پڑھتا ہوں یہ تو ایک یا2وقت کی نماز پڑھتا ہے ۔میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں یہ تو روزے بھی نہیں رکھتا۔ تھوڑا بہت میں جھوٹ بول لیتا ہوں لیکن یہ تو جوا کھیل رہا ہوتا ہے ۔ہم نیچے والے کو دیکھ کر مطمئن ہورہے ہوتے ہیں حالانکہ دینی لحاظ سے تو اوپر والے کو دیکھنا چاہئے ، اگر پانچ وقت نماز پڑھ رہے ہیں تو مطمئن نہیں ہونا بلکہ جو تہجد گزار ہے اسے دیکھنا ہے۔ اللہ کا بندہ روز تہجد پڑھتا ہے ان شاءاللہ !میں بھی تہجد پڑھوں گا۔ماشاءاللہ !فلاں روزانہ قرآن پاک پڑھ رہا ہے ،ان شاءاللہ !میں بھی قرآن شریف کی تلاوت کروں گا،ہم دین میں اوپر والے کو دیکھیں۔ماشاءاللہ ! وہ ہر مہینے تین دن کے قافلے میں سفر کر رہا ہے۔ان شاءاللہ ! اب میں بھی قافلے میں سفر کروں گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم عجیب لوگ ہیں،ہم دین میں نیچے والے کو دیکھ رہے ہیں اور نعمتوں میں اوپر والے کو دیکھ رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہم ٹینشن میں رہتے ہیں، ہم پریشان رہتے ہیں،ہم مایوسی کی طرف چلے جاتے ہیں،ہمیں شریعت نے بڑا پیارا فارمولا دیا ہے۔ اللہ پاک کا شکر ادا کرتے چلے جایئے ، اللہ پاک نعمتوں میں اضافہ فرماتا چلا جائے گا۔

ایک اور حدیث پاک سنیئے:

شکر بھلائی کا ضامن ہے

پیارے آقا ، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ پاک جب کسی قوم سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کی عمر دراز کرتا ہے اور انہیں شکر کا الہام فرماتا ہے[1] یعنی جو

---

1 ...فردوس الاخبار، 1/ 148، حدیث:954۔

شکر گزار بندے ہیں گویا یہ رب کی طرف سے عطا ہے۔ ہم اللہ کریم سے آج دعا کرتے ہیں کہ میرے مولا! ہمیں نیکیوں والی، عافیت والی، صحت والی طویل عمر بھی عطا فرما اور ہمیں تیرے شکر کی نعمت بھی نصیب فرما۔ اے رب کریم! ہماری شکوہ اور شکایات سے جان چھڑا دے۔

رب کی نعمتیں یاد کیجئے

بار بار قرآن مجید و فرقان حمید ہماری رہنمائی فرماتا ہے۔ سورہ رحمن ہم سب نے سنی ہو گی قرآن میں بار بار فرمایا گیا:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (پ:27، رحمن:12)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو اے جن و انس! تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔

ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے سورہ رحمن کی تلاوت فرمائی یا پھر آپ کے سامنے اس کی تلاوت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کے جواب میں تم سے بہتر جواب جنات سے کیوں سنتا ہوں کہ میں جب بھی اللہ پاک کے اس فرمان پر پہنچتا ہوں: فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ تو جنات جواب میں کہتے ہیں: ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلائیں گے۔ (1)

انسان ناشکرا ہے

یہ قرآن ہمیں یاد دلا رہا ہے کہ رب کی نعمتیں یاد کرو۔ ایک اور جگہ قرآن مجید و فرقان

1 ...تفسیر طبری، 11/582۔

حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ (پ:30، عادیات:6)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک انسان ضرور اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

اس کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں۔ انسان بڑا ناشکرا ہے، مصیبتیں گنتا رہتا ہے اور نعمتیں بھول جاتا ہے۔[1] اسے یاد نہیں رہتا کہ اس کو اللہ پاک نے کتنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ایک بڑی باریک بات ہے مگر سمجھداروں کے لئے ہے۔

شکر ہی شکر کیجئے

ایک بار حضرتِ رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہانے ایک مریض کو دیکھا، جس نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی تو آپ نے پوچھا پٹی کیوں باندھی ہے؟ اس نے کہا کہ سر میں درد ہے، آپ نے بڑی اہم بات فرمائی، آپ کہتی ہیں کہ جب تم صحت مند تھے تو صحت کی پٹی باندھی تھی؟ سمجھنے والی بات ہے۔ اللہ پاک نے اتنے دن تک تمہیں صحت عطا کی تب کسی کو نہ بتایا، تب شکر ادا نہ کیا، آج تھوڑے دنوں کی تکلیف آئی تو سب کو بتانے نکلے ہو کہ اللہ پاک نے بیمار کر دیا۔[2]

یہ بڑی تصوف کی بات ہے کہ ہم لوگوں کو کیوں بتائیں کہ ہم تکلیف میں ہیں۔ آج ہمارے پیٹ میں درد ہے تو سارے محلے کو پتا ہے، آج ہماری موٹر سائیکل خراب ہو گئی تو سب کو بتانا ہے۔ اگر موبائل فون چوری ہو گیا تو ہم نے سب کو بتانا ہے۔ ارے تکلیف پر

1 ... صراط الجنان، 5/785۔
2 ... فیضان رابعہ بصریہ، ص58۔

صبر کرتے، صبر کا ثواب کماتے، اللہ پاک کا شکر ادا کرتے کہ مولا! موٹر سائیکل کی ایک چیز خراب ہوئی ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو میں ہی اسپتال میں ہوتا، ایسے موقع پر تو ہمیں بڑی مصیبت کو یاد کرنا چاہیے تھا مگر ہم ہیں کہ اپنے مسائل سب کو بتاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایسا ہرگز مت کیجئے کیونکہ یہ بھی ایک ناشکری ہے کہ اپنی مصیبت سب کو بتائی جائے۔ اب مزہ اس بات میں ہے کہ انسان اللہ پاک کی طرف سے آنے والی ہر آزمائش پر صبر بھی کرے اور اگر کوئی مصیبت آئے تو اس پر شکر بھی بجالائے۔ اللہ پاک کا یہ شکر ادا کرے کہ مولا! تو نے چھوٹی مصیبت، آسان مصیبت میں میری جان چھڑا دی، ہو سکتا ہے اس سے بڑی مصیبت ہمارے سامنے آجاتی۔

شکر نعمتوں کا محافظ ہے

شکر ہماری نعمتوں کی کس طرح حفاظت کرتا ہے، ہماری نعمتوں کو کس طرح بچاتا ہے۔ اے وہ لوگو! جنہیں اللہ نے اولاد دی ہے، جنہیں مال دیا ہے، جنہیں گھر بار دیا ہے سنیں! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کسی بندے کو اہل، مال اور اولاد کی صورت میں کوئی نعمت عطا کرے پھر وہ کہے: مَا شَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی جو اللہ پاک چاہے، نیکی کرنے کی طاقت اسی کی توفیق سے ہے (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ اس میں موت کے علاوہ کوئی آفت نہیں دیکھے گا[1] یعنی نعمتیں محفوظ ہو جاتی ہیں، نعمتوں کو دوام ملتا ہے مگر آج ہم ہیں کہ ناشکری کی عادت ہی نہیں جاتی۔

---

1 ... معجم اوسط، 3/183، حدیث: 4261۔

روٹی کا احترام کیجئے

ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے۔ ایک روٹی کا ٹکڑا نیچے گرا ہوا دیکھا، آپ نے وہ روٹی کا ٹکڑا اٹھایا، اسے صاف کیا اور کیا ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! اچّھی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کِسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔[1]

آج اناج کی جتنی بے حرمتی ہو رہی ہے، ذرا غور کیجئے کہ آج ہمارے دستر خوانوں پر، آج ہماری دعوتوں میں بعض اوقات تو اتنا کھانا ضائع ہوتا ہے کہ شاید کسی غریب کے گھر کے ایک مہینے کا راشن ہو جائے مگر آج ہم قدر نہیں کرتے اگر آپ اللہ کریم کی نعمتوں کی قدر نہیں کریں گے تو ڈر ہے کہ وہ نعمتیں چھین لی جائیں جو اللہ پاک نے دیا ہے اُس کا شکر بھی بجالائیں اور اُس کا احترام بھی کریں۔

نعمتوں کی دعاؤں سے حفاظت کیجئے

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بڑی پیاری دعا فرمایا کرتے ہیں۔ آپ بھی کوشش کریں اس دعا کو یاد بھی کریں اور بار بار پڑھتے بھی رہا کریں۔ میرے آقا، مدینے والے مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کتنی پیاری دعا ہے اور اس کا ترجمہ کتنا پیارا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ[2] اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت

---

1 ...ابن ماجہ، 4/50، حدیث: 3353۔
2 ...ابو داود، 2/123، حدیث: 1522۔

Go to index

پر میری مدد فرما۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے کہ ذکر پر، شکر پر، اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔ ہمیں اللہ کریم سے دعا کرتے رہنی چاہیئے کہ یااللہ! مجھے اپنا شکر گزار بندہ بنا دے۔ ایک اور جگہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بڑی خوبصورت دعا ہے۔ ہو سکے تو یہ بھی پڑھتے رہا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ جَمِيْعِ سَخَطِكَ [1] یااللہ! تیری نعمتوں کے زوال، تیری عافیت کے پھر جانے، ناگہانی آفات اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سب کچھ رب کی طرف سے

آج کسی کو نعمت مل جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ میں نے حاصل کی ہے، یہ مال میں نے کمایا ہے، یہ گھر میں نے بنایا ہے، آج یہ خوشحالی میرے دم قدم سے ہے۔ نہیں!! نہیں!! ایسا ہرگز مت سمجھنا اور جس دن یہ سمجھنا شروع کر لیا تو پھر ناشکری کا دور ہونا شروع ہو جائے گا۔ جو مجھے دیا میرے رب نے دیا ہے۔ اے اللہ! میری نعمتوں کو دوام عطا کرنا، میرے مولا! ان نعمتوں کو زوال نہ لگ جائے یہ دعا مانگتے رہنا۔ کونین کے والی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہماری رہنمائی کے لیے، ہماری تربیت کے لیے ہمیں کتنی پیاری دعا ارشاد فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ اے میرے مولا! میں تجھ سے تیری عافیت کے پھر

---

1 ... مسلم، ص1465، حدیث:2739۔

جانے سے، تیرے اچانک عتاب اور پھر تیری ہر طرح کی ناراضی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہمیں یہ تعلیم دے رہے ہیں، ہمیں اپنے مولا کا شکر بھی ادا کرنا ہے اور نعمتیں پھر نہ جائیں یہ عافیتیں چلی نہ جائیں، ان نعمتوں کو زوال نہ لگ جائے۔ بعض اوقات ہم نے دیکھا ہے کہ کوئی شخص بڑا مالدار ہو جاتا ہے، بڑا خوشحال ہوتا ہے، زندگی میں نعمتیں ہی نعمتیں ہوتی ہیں مگر تھوڑے عرصے کے بعد ہم دیکھتے ہیں سب کچھ چلا جاتا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا تھا، کہیں ایسا تو نہیں اس پر غرور اور تکبر کیا تھا، کہیں ایسا تو نہیں کہ اللہ پاک کو ناراض کرنے والے کام کیے تھے۔ یہ بات بہت ضروری ہے نعمتیں مل جانا بڑی سعادت ہے مگر ان نعمتوں کا باقی رہنا، ان نعمتوں میں ترقی ہوتے رہنا، ان نعمتوں کا زوال نہ ہونا یہ بڑی سعادت ہے تو اس کے لئے ہمیں اللہ پاک پر شکر ادا کرنا چاہیے۔ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں سے بچنا چاہیے۔

انسان کے پاس کروڑوں کی دولت

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ان لوگوں سے کچھ بات کرنی ہیں جو کبھی کبھی کہتے ہیں: ہمارے پاس ہے ہی کچھ نہیں، ہم بڑے پریشان، ہم بڑی تکلیف میں ہیں۔ چنانچہ حضرت سعید بن عامر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا۔ حضور! میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، بڑا پریشان ہوں۔ جس طرح آج کل لوگ شکایتیں کرتے ہیں اس نے بھی اسی طرح کی شکایتیں کیں، آپ نے بڑی پیاری بات کی۔ آپ نے فرمایا: جس آنکھ سے دیکھ رہے ہو وہ آنکھ مجھے دے دو اور دو لاکھ درہم لے لو؟ کہتا: حضور! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

کہا: اچھا ٹھیک ہے! جس زبان سے بات کر رہے ہو یہ زبان ہی دے دو اور دو لاکھ درہم لے لو؟ کہتا ہے: حضور! اس کے بغیر کیسے جیوں گا۔ کہا: اچھا ٹھیک ہے! میری بات جس کان سے سن رہے ہو اس کان کے بدلے دو لاکھ درہم لے لو؟ کہتا ہے: یہ بھی ممکن نہیں ہے۔ فرمایا: اچھا پھر ایک ہاتھ دے دو 2 لاکھ درہم دے لو؟ کہتا ہے: کیسے زندگی گزاروں کا۔ فرمایا: ایک پیر دے دو؟ وہ اعضاء گنواتے رہے وہ منع کرتا رہا۔ آخر میں اس شکوہ کرنے والے سے آپ فرماتے ہیں: ایک طرف تو کہتے ہو میرے پاس کچھ نہیں ہے اور دوسری طرف لاکھوں کا سرمایہ لے کر گھوم رہے ہو اور کہتے ہو میرے پاس کچھ نہیں ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی ہمیں قدر نہیں ہے اگر نعمتوں کی بات کی جائے تو یہ دنیا کا مال تھوڑی دیر کے لیے ایک طرف کر دیں، ہم اصل میں پیسے کو ہی نعمت سمجھتے ہیں، ہم پیسے ہی کو اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت اور برکت سمجھتے ہیں، ہم اپنے لیے بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔

پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہے

میں آپ سب سے سوال کرتا ہوں: کسی شخص کے پاس کروڑوں روپے ہوں اور اس کو ایسی بیماری لگی ہو کہ وہ کوئی کھانا ہی نہ کھا سکتا ہو۔ صرف نالی کے ذریعے اس کو کھلایا جائے وہ کروڑوں روپے اچھے ہیں یا آپ اپنے ہاتھ سے روٹی توڑ کر نوالہ بنا کر کھاتے ہیں؟ اپنے آپ سے پوچھیں۔ آپ کے پاس کروڑوں روپے ہیں مگر رات کو نیند نہیں آتی، وہ پیسے

1 ...حلیۃ الاولیاء، 3/25۔

Go to index

اچھے ہیں یا وہ مزدور جو سامان اُٹھا کر حلال روزی کما کر رات کو سوتا ہے اور سکون کی نیند سوتا ہے وہ اچھا ہے؟ اپنے آپ سے پوچھیں: میں آپ سب سے سوال کرتا ہوں: آپ کے ہاتھ کا انگوٹھا اگر لے لیا جائے تو پھر آپ گلاس وغیرہ کیسے پکڑ سکیں گے، قلم (پین) نہیں پکڑ سکیں گے، یہ صرف ایک انگوٹھے کی اہمیت بتا رہا ہوں، اس انگوٹھے کی وجہ سے ہم مضبوطی کے ساتھ کوئی چیز پکڑتے ہیں ہاتھ تو دور کی بات اگر انگوٹھا نہ ہو تو پھر کیا کریں گے مگر کس نے اس انگوٹھے کا شکر ادا کیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اللہ کریم نے مجھے اور آپ کو ہاتھ دیئے ہیں، جایئے کسی بغیر ہاتھ والے سے بات کر کے دیکھئے کہ وہ زندگی کیسے گزارتا ہے۔ بیچارے کی زندگی کیسی ہوگی۔ آج میں آپ کو انگوٹھے کی مثال دے رہا ہوں جس کے دونوں ہاتھ نہیں وہ کیسے زندگی گزارتا ہوگا۔ تمام اسلامی بھائی جو یہاں موجود ہیں تھوڑی دیر کے لئے اپنی آنکھ بند کریں اور درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں کا شکر ادا کیجئے

اب آنکھیں کھول لیجئے۔ جب آپ درود شریف پڑھ رہے تھے آپ کی آنکھ کے آگے کیا تھا؟ **اندھیرا** تھا۔ آنکھ کھولی اُجالا ہو گیا، سب نظر آنے لگ گیا مگر آپ جانتے ہیں جو نابینا ہوتا ہے، جو اندھا ہوتا ہے جب آنکھیں بند ہوتے وقت آپ کے سامنے جو اندھیرا تھا نا وہ ساری عمر اسی اندھیرے میں زندگی گزارتا ہے۔ اُسے کچھ نظر نہیں آتا۔ ذرا سوچیں تھوڑی دیر کے لئے لائٹ چلی جائے۔ ہمارے کمرے میں اتنا اندھیرا ہو جائے کہ ہمیں

نظر کچھ نہیں آتا، ہم پریشان ہو جاتے ہیں کہ میں کدھر جاؤں، دائیں جاؤں، بائیں جاؤں، کہیں سامنے ٹھوکر نہ لگ جائے۔

ذرا سوچئے تو سہی! تھوڑی دیر بعد آپ لائٹ آن کرلیں گے مگر جو اندھا ہے، جو نابینا ہے۔ اس کی تو ساری زندگی اندھیرے میں رہے گی ناں، آج ہم اپنے ماں باپ کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، اپنے بیوی بچوں کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، ہم ہریالی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، آسمان دیکھتے ہیں تو اچھا لگتا ہے، برسات کا اچھا موسم دیکھتے ہیں تو دل خوش ہو جاتا ہے کبھی سوچا ہے کہ نابینا کیا دیکھتا ہوگا؟

نابینا کی حسرتیں

جب نابینا کے چھوٹے چھوٹے بچے آکر اس کا کپڑا، کرتا پکڑ کر کہتے ہوں گے: ابو جان ذرا دیکھیں! میں نے کیسے کپڑے پہنے ہیں، اچھے لگ رہے ہیں کہ نہیں لگ رہے۔ اس نابینا کے دل میں کیسی حسرت طاری ہوتی ہوگی کاش! میری آنکھیں ہوتیں تو میں دیکھتا کہ میرا بچہ کیسا ہے؟ میری بیٹی کیسی ہے؟ کبھی اس بات کا احساس کیا ہے؟ مزید غور کریں کہ ایک نابینا، بغیر آنکھ والا، بغیر بینائی والا اسلامی بھائی یا اسلامی بہن اللہ پاک ان پر کرم کرے اور وہ مکہ پاک اور مدینہ طیبہ پہنچ جائیں، کعبے کے سامنے پہنچیں، کعبے کے منظر کے بارے میں انہوں نے بھی بیان سنا کہ کعبے کی رونق نرالی ہے، طواف کا منظر نرالہ ہے۔ سارے قافلے والے کہیں کہ دیکھو کعبہ سامنے آگیا، کبھی سوچا ہے اس نابینا کے دل پر کیا گزرتی ہوگی کہ مولا! میری آنکھیں ہوتیں تو میں بھی تیرا گھر دیکھتا۔ کبھی یہی نابینا مدینہ منورہ پہنچ جائے اور گنبد خضریٰ کے سامنے جاکر حسرت کرے کہ کاش! میری آنکھیں ہوتیں تو میں بھی

گنبد خضریٰ دیکھتا ہم تو یہاں بیٹھ کر بھی ویڈیو کے ذریعے مکہ مدینہ دیکھ لیتے ہیں، جانے والے وہاں جاکر دیکھ لیتے ہیں مگر میں تمام اسلامی بھائیوں سے سوال کرنا چاہتا ہوں، اے شکوہ کرنے والو! اے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے والو! میں آپ سے پوچھتا ہوں ساری دنیا کی نعمت ایک طرف کیا آنکھ سے بڑھ کر کوئی نعمت ہے؟ مگر ہم نے کتنی بار آنکھ کا شکر ادا کیا۔

بن مانگے نعمتیں

کیا میں نے اور آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا کی تھی کہ مولا! پیدا کرنا تو آنکھ والا پیدا کرنا، نہیں کی تھی ناں دعا۔ مجھے اور آپ کو بن مانگے آنکھ والا بنایا گیا مگر میں نے اور آپ نے کتنی بار شکر ادا کیا، چلو! آج دو رکعت نفل اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ میرے مولا نے مجھے آنکھیں دی ہیں۔ نہیں!!! اس کا شکر ادا نہیں کریں گے۔

ہماری تو بس! شکایتیں ہیں، شکوے ہیں، جس زبان سے ہم بات کرتے ہیں کبھی گونگے کو دیکھا ہے؟ ارے بیچارہ اشارے کرتا ہے، لوگ سمجھتے نہیں، عجیب و غریب اس کے منہ سے آواز نکلتی ہے، لوگ مذاق اڑاتے ہیں کیونکہ اس کے پاس زبان نہیں ہے، اس کو 2 منٹ کی بات سمجھانے کے لیے آدھا گھنٹہ اشارے کرنے پڑتے ہیں مگر مجھے اور آپ کو رب نے زبان دی، بن مانگے دی ہے، کتنا شکر ادا کیا؟ یہ پیر جس سے جہاں چاہے چل کر جاتے ہیں کبھی کسی معذور کے پاس جائیں اور پوچھیں زندگی کیسے گزر رہی ہے؟ کبھی بیساکھی پر گزارا ہے، کبھی وہیل چیئر پر گزارا ہے، انتظار کرتا ہے کوئی ہاتھ پکڑ کر روڈ پار کروادے۔ کبھی سوچا ہے کہ میرے رب نے مجھے پیر دیئے ہیں یہ اللہ کی کتنی بڑی نعمت

ہے، ان پیروں کا کتنا شکر ادا کیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں کس کس نعمت کی بات کروں، بہرہ جو سن نہیں سکتا وہ عموماً بول بھی نہیں پاتا مگر ہمیں اللہ پاک نے سماعت دی ہے جو چاہیں سنیں، جیسے چاہیں سنیں مگر ہم ان نعمتوں کا شکر تو دور کی بات، ہم ان نعمتوں غلط استعمال کر رہے ہیں، ہم ان آنکھوں سے کیا دیکھ رہے ہیں۔

نافرمانی سے بچنا بھی شکر ہے

اے فلمیں ڈرامے دیکھنے والو! اے بے حیائی کے مناظر دیکھنے والو! اللہ نے آپ کو آنکھیں اس لیے نہیں دی تھیں کہ اسی آنکھوں سے اسی رب کی نافرمانی کرو۔ اندھے پیدا ہوتے تو کیا کرتے، یہ کان اس لیے نہیں دیئے تھے کہ ان سے تلاوتِ قرآن اور نعتِ رسولِ مقبول اور اچھی باتیں سننے کی بجائے ہم حرام باتیں اور میوزک اور گانے سنیں۔ ہمیں یہ پیر اس لیے نہیں دیئے تھے کہ ان پیروں سے برائیوں کے اڈوں کی طرف چلے جائیں۔ ہمیں یہ ہاتھ اس لیے نہیں دیئے تھے کہ مسلمانوں پر ظلم کے لیے اٹھائے جائیں۔ اللہ پاک نے یہ نعمتیں دی ہیں تو اس کا شکر یہی تھا کہ پہلے تو شکر ادا کرتے اور پھر ان نعمتوں کو اسی کے فرمانبرداری والے کاموں میں استعمال کرتے۔ شکر کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ نعمتیں اس کی فرمانبرداری میں لگائی جائیں، نعمتوں کا استعمال اس کی فرمانبرداری والے کاموں میں کیا جائے مگر آج وہ نعمتیں دیتا ہے اور ہم خطائیں بڑھاتے ہیں۔

رب ناراض نہ ہو جائے

مجھے سچ سچ بتایئے! دنیا میں کوئی ہم پر ایک احسان کر دے، ایک تحفہ دے دے، کوئی قیمتی

تحفہ دے دے تو ہم کیا کہتے ہیں یار! بڑا اچھا آدمی ہے یہ ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ بڑی مہربانی کی ہے اس نے مجھے نوکری لگا دی تھی۔ وقت پر قرضہ دیا تھا، دنیا میں ہم پر کوئی ایک احسان کرلے، ہم چاہتے ہیں یہ ہم سے راضی رہے، اللہ پاک نے اتنے احسان کیے، یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ وہ راضی رہے۔ سیٹھ ناراض نہ ہو جائے اس کا خیال ہے، رب ناراض نہ ہو جائے اس کا خیال نہیں ہے؟ جس نے آنکھیں دی ہیں اُسے ہی ناراض کر رہے ہیں۔

نعمتوں کے بعد بھی گناہ!!!

سچ بتائیے! ہونا تو یہ چاہیے تھا، اُدھر سے وہ نعمتیں بڑھاتا اِدھر سے میں سجدے بڑھاتا۔ اُدھر سے وہ نعمتیں بڑھاتا اِدھر میں شکر بڑھاتا، اُدھر سے وہ عطائیں بڑھاتا اِدھر سے میں اللہ کی مہربانی اور اُس کے شکر گزار بندوں میں شامل ہوتا مگر ہم عجیب لوگ ہیں وہ نعمتیں بڑھاتا ہے، ہم خطائیں بڑھاتے ہیں، ہم نافرمانی بڑھاتے ہیں۔ بندہ غریب ہوتا ہے، دعا کرتا ہے مولا! مال دے دے جیسے ہی مال آتا ہے اُس کی عیاشیاں بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ارے ہونا تو یہ چاہیے تھا اللہ پاک نے ہمارے مال میں برکت دی اب ہم صدقات و خیرات میں اپنی رقم زیادہ خرچ کرنے لگتے۔ اللہ پاک نے اولاد کی نعمت دی ہم اُس اولاد کو دین کے کاموں میں لگاتے تاکہ میری اولاد عالم دین بن کر اور دین کا کام کرنے والی بنے۔

اللہ پاک نے گھر میں شادی کی نعمت دی، ماں باپ کی تمنا ہوتی ہے کہ میرے بیٹے کا سہرا سج جائے، میری بیٹی اچھے گھر میں چلی جائے، بڑی تمنا، دعائیں کرواتے ہیں مگر سچ بتائیے! جب ہمارے گھر میں یہ خوشی کا موقع آتا ہے ہم کیا کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے یہ

موقع دیا ہے لاکھوں ہزاروں ایسی بہنیں ہیں جن کا رشتہ نہیں ہو رہا۔ ایسے بہت سارے نوجوان ہیں جو رشتوں کے انتظار میں ہیں۔ یہ اللہ پاک نے نعمت دی کہ ہمارے گھر میں یہ خوشی آئی ہے۔ ہونا کیا چاہئے تھا سجدے بڑھتے، شکر بڑھتا، اللہ کریم کی فرمانبرداری مزید ہوتی مگر جیسے یہ خوشی آتی ہے اللہ پاک کی نافرمانی بڑھ جاتی ہے۔ کونسا ایسا گناہ ہے جو ہمارے گھر میں شادی کے نام پر نہیں ہوتا اور جب کسی سے پوچھو بھئی! یہ کیا ہو رہا ہے؟ تو جواب ملتا ہے بچوں کی خوشی ہے، سب چلتا ہے، کرنا پڑتا ہے۔

خود بتایئے! یہ احسان فراموشی نہیں؟ کہ اللہ پاک نے یہ نعمت دی اور ہم اسی کی نافرمانی میں لگ گئے اور پھر کچھ عرصے کے بعد جا کر کیا کہتے ہیں: پتا نہیں کیا ہو گیا ہے، بچے کی شادی کی تھی اولاد ہی نہیں ہو رہی، پتا نہیں کیا ہو گیا ہے شادی ہوتے ہی گھر میں لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے۔ میری بیٹی سال، 2 سال بعد گھر آ کر بیٹھ گئی ہے۔ آپ نے شادی میں اللہ پاک کو ناراض کرنے میں کمی کونسی چھوڑی تھی۔

نعمت کو زحمت بننے سے بچایئے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول سنیے اور پھر یہ بات مزید واضح ہو جائے گی، اچھے طریقے سے سمجھ آ جائے گی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی نعمت کو ان کے لئے عذاب بنا دیتا۔ [1] یہ بڑی عجیب بات ہے

---

1 ...شکر کے فضائل، ص 28۔

نعمت عذاب کیسے بن سکتی ہے ؟جی ہاں !نعمت جب عذاب بنتی ہے جب اس نعمت کا شکر ادا نہیں کیا جاتا۔ اولاد ماں باپ کو مارنے والی بھی بن جاتی ہے، اولاد گھر سے نکالنے والے بھی بن جاتی ہے، اولاد تو نعمت تھی اولاد کا شکر ادا نہ کیا۔ اس اولاد کی صحیح تربیت نہ کی تو یہی اولاد عذاب بن گئی۔ اچھی زوجہ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن شادی کے وقت شکر ادا نہ کیا، اچھے خاندان میں اس نیت کے ساتھ شادی نہ کی گئی کہ دین دار عورت لائی جائے کچھ اور مقصد سے شادی کی گئی تھی بالآخر گھر عذاب کا ٹکڑا بن گیا یہی نعمت عذاب بن گئی۔

پیارے اسلامی بھائیو ! سمجھانا یہ مقصود ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی نعمتوں میں دوام رہے، نعمتیں باقی رہیں تو شکر گزار بن جایئے، اللہ پاک کی نافرمانی نہ کیجئے۔ علماء بڑی پیاری بات بتاتے ہیں کہ کیسے پتا چلے کہ یہ نعمت نعمت ہے یا یہ نعمت عذاب اور آزمائش ہے۔

نعمت یا زحمت

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : جس نعمت سے اللہ پاک کا قرب حاصل ہو وہ نعمت ہے اور جس نعمت سے اللہ کریم کا قرب حاصل نہ ہو، دوری ہو جائے وہ آزمائش ہے [(1)] اب خود سب چیک کرلیجئے۔ ہم سب کے پاس بہت ساری چیزیں نعمت ہیں، آپ کے پاس مال آیا، آپ اللہ کے قریب ہوئے یا دور ہو گئے؟ اگر دور ہو گئے تو سمجھ جایئے کہ یہ نعمت نہیں ہے یہ آزمائش آگئی۔ آپ کے پاس منصب آیا، محلے میں نام ہو گیا، کوئی

---

1 ...شکر کے فضائل، ص28۔

مرتبہ مل گیا،اس مرتبے کے ملنے کے بعد آپ دین اسلام اور اللہ پاک کے قریب ہوئے لوگوں کے مددگار بنے یا آپ تکبر میں مبتلا ہوگئے ؟اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگے ۔یہ آزمائش ہے،یہ نعمت نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں دونوں پہلو پر کچھ بات عرض کرنے کی کوشش کررہا ہوں کہ جو ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور یہ سوچ کر شکر ادا کریں کہ یہ بہت کچھ ہے۔ کروڑوں سے اچھاہوں، صحت مند ہوں، میرے پاس اعضاءہیں۔

سب سے بڑی نعمت ایمان ہے

ایک سب سے بڑی نعمت تو گنوائی ہی نہیں ،ساری دنیا کی دولت کسی کے پاس ہو اور ایمان نہ ہو اور غریب ہو مگر ایمان والا ہو۔کون بڑا ہے ؟ ظاہر ہے ایمان والا، ایمان سے بڑھ کر تو کچھ بھی نہیں ناں، اللہ پاک کا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ ہم مسلمان، مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ہمارے کانوں میں پہلی آواز جو آئی وہ اذان کی آئی۔یہ اللہ کریم کا کتنا بڑا احسان ہے۔کیا آپ نے اور میں نے پیدا ہونے سے پہلے دعا کی تھی کہ یا اللہ !جب بھی پیدا کرنا مسلمان کرنا۔کیا غیر مسلموں کے گھروں میں بچے پیدا نہیں ہوتے۔میں اور آپ بھی کسی غیر مسلم خاندان میں پیدا ہوسکتے تھے یہ میرے رب کا کتنا بڑا احسان ہے کہ بن مانگے اتنی بڑی نعمت عطا کی کہ ہمیں ایمان والا بھی بنایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا امتی بنادیا۔

ایمان والے تو پچھلی قوم میں بھی تھے ناں،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے بھی تھے ،حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے بھی تھے اور بھی انبیائے کرام علیہم

السلام کے ماننے والے تھے۔ ایک تو ایمان والا بنایا اور کرم دیکھئے کہ پیارے مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا امتی بنا دیا پھر ناشکری کیسی ؟ پھر شکوہ کیسا؟ ارے ساری زندگی میں اسی نعمت کا شکر ادا کرتا جاؤں تو بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا مگر ہم ہیں کہ زبان ناشکری سے باز نہیں آتی۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج یہ نیت کر کے اٹھنا ہے کہ ان شاءاللہ ! اب میں رب کی ناشکری نہیں کروں گا۔ قرآن میں رب فرماتا ہے:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ:14، ابراہیم:7)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

شکر تو ادا کریں پھر دیکھیں کیسی عطائیں ہوتی ہیں۔

شُکر کی برکت

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ آپ تو علم کے پہاڑ تھے، ایک بار کسی نے سوال کیا آپ کے پاس اتنا علم کیسے آیا؟ فرمایا: تھوڑا علم حاصل کرتا تھا اور اللہ پاک کا شکر ادا کرتا تھا۔ اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا ہے: لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ تم میرا شکر ادا کرو میں اور دوں گا۔ میں تھوڑا علم حاصل کرتا رب کا شکر ادا کرتا اللہ پاک اور عطا فرما دیتا۔ (1)

قول و فعل سے شکر کیجئے

اگر اپنی نعمتوں میں استحکام چاہتے ہیں تو شکوہ نہیں، شکایت نہیں، اللہ پاک کا ہر حال میں

1 ...راہ علم، ص 72۔

شکر ادا کرنا ہے لیکن! شکر زبانی ہی نہیں بلکہ زبان سے بھی شکر ادا کرنا ہے کہ الحمدللہ، یا اللہ! تیرا شکر ہے اور جو دعائیں ہیں وہ پڑھنی بھی ہیں اور عمل سے کیسے شکر کرنا ہے؟ عمل سے شکر یہ ہے کہ میں اللہ کا فرمانبردار بن جاؤں، نافرمانی نہ کروں۔ آنکھیں دی ہیں تو آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ اس سے اچھا دیکھوں۔ کان دیئے ہیں کان کا شکر یہ ہے کہ اچھا سنوں۔ زبان دی ہے گونگا نہیں بنایا تو زبان سے اللہ کا شکر ادا کروں اچھے کام کروں، ہاتھ سے اچھے کام کروں، ان پیروں سے اچھے کام کروں تاکہ یہ نعمتوں کا صحیح شکر ادا ہو سکے۔

رب کا احسان اور پاکستان

جہاں اللہ پاک نے اتنی عظیم نعمتیں دی ہیں وہیں آزادی بھی ایک عظیم نعمت ہے، اللہ پاک نے 27رمضان کو 14اگست 1947کو ہمیں یہ پیارا وطن پاکستان عطا فرمایا۔ آزادی کی قدر ان سے پوچھیں جو آج غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ملکِ پاکستان رب کی بہت بڑی نعمت ہے پھر کچھ لوگ پاکستان کی قدر نہیں کرتے۔ پاکستان کے بارے میں شکوہ اور شکایت کرنے والوں کو میرا یہ پیغام ہے کہ جائیں باہر جاکر دیکھیں کہ مسلمان کیسے جیتے ہیں؟ پاکستان میں اتنی مسجدیں ہیں جیسے چاہیں ہم عبادت کریں۔ جس طرح چاہیں ہم اپنی مذہبی رسومات ادا کریں۔

پاکستان میں نعمتیں

اس وطن میں ہمیں کوئی رکاوٹ نہیں اور نعمتوں کی بات کریں تو دنیا میں کئی ملکوں میں سردی ہے تو سردی ہی ہے، کئی ملکوں میں گرمی ہے تو گرمی ہی ہے۔ اللہ پاک نے یہ وطن ہمیں عطا کیا جس میں چاروں موسم عطا کیے ہیں۔ یہاں گرمی بھی ہے، سردی بھی ہے،

خزاں بھی ہے، بہار بھی ہے۔ دنیا کے کئی ایسے ملک ہیں جہاں سمندر نہیں ہوتا۔ اسے لینڈ لاکڈ کنٹری (landlocked country) کہا جاتا ہے یعنی اس کے دائیں بائیں ملک ہی ہوتے ہیں سمندر نہیں ہوتا۔ اللہ پاک نے ہمیں کراچی سے لے کر گوادر (بلوچستان) تک اتنی لمبی ساحلی پٹی عطا کی ہے۔ آج بھی اگر دیکھا جائے تو ہمارے پاس دو بندر گاہ ہے ایک کراچی میں دوسری گوادر میں اور دنیا کا سب سے گہرا ڈیپ سی پورٹ وہ گوادر میں ہے، ہمارے رب نے ہمیں عطا فرمایا۔

پاکستان کو اللہ نے وہ حسن عطا کیا ہے یورپ جانے والے بھی جب پاکستان کے شمالی علاقہ جات کو دیکھتے ہیں تو انگلیاں دانتوں میں دبا لیتے ہیں کہ اللہ پاک نے اس ملک کو کیسا نوازا ہے۔ اس ملک کی ایک اور خوبصورتی یہ دیکھیں کہ بیک وقت کسی ملک میں سخت گرمی بھی ہو اور سخت سردی بھی ہو ایسا نہیں سنا گیا مگر ہمارے وطن میں اگر چولستان کے صحراؤں میں جائیں تو شاید 50 ڈگری سے زیادہ گرمی ہو گی لیکن اسی وقت اگر گلیشئرز پہ چلے جائیں، سیاچن چلے جائیں تو شاید وہاں منفی 50 ڈگری ہو گا۔ یہ دونوں جہتیں ہمارے وطن کو حاصل ہیں۔ جو بیرون ملک جاتے ہیں انہیں پتا ہے۔

وطن عزیز کی قدر کیجئے

یورپ اور مریکا میں پھل فروٹ نظر آنے میں بڑے خوبصورت اور اچھے ہوتے ہیں لذیذ اور خوش ذائقہ بھی ہوتے ہیں مگر آج بھی جو لذت، جو ذائقہ پاکستان کے پھلوں میں ہے یہ دنیا میں کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا اور یہ دنیا مانتی ہے اور اس کی وجہ بتاؤں، ہمیں گرمی لگتی ہے، جب گرمی لگتی ہے تو پسینہ بھی آتا ہے لیکن یہ گرمی، پھلوں کے اندر، سبزیوں کے اندر

غذائیت اور ذائقے کا سبب بنتی ہے، یہ گرمی بہت بڑی نعمت ہے۔ پاکستان اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، ہم اس کی قدر نہیں کرتے، اس کو برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں ایسا نہ کریں۔ یہ اللہ پاک کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ پاکستان قدرت کا انمول تحفہ ہے۔

پاکستان کو امن کا گہوارہ بنایئے

اے پاکستانیو! آیئے مل کر آج یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے وطن سے سچا پیار کریں گے۔ جس طرح اپنے گھر کو صاف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ گھر کے باہر کا حصہ ہے یہ بھی ہمارا وطن ہے۔ گھر کے اندر تو صفائی کرتے ہیں جبکہ باہر کچرا ڈال دیتے ہیں کیا باہر ہمارا وطن نہیں؟ اگر ہر پاکستان میں رہنے والا اپنے گھر کے سامنے کا تھوڑا سا حصہ اپنا گھر سمجھ لے تو پورا وطن صاف ہو جائے گا۔ جس طرح ہم اپنے گھر میں لڑائی جھگڑا نہیں چاہتے اس طرح وطن میں لڑائی جھگڑا نہ ہو، یہ چاہنا شروع کر دیں تو ملک میں امن و امان ہو جائے گا۔ ہم سارے کہتے ہیں: دوسرے سیدھے ہو جائیں، دوسرا شخص ٹھیک ہو جائے۔ دوسرے کو چھوڑ دیں۔ میں اور آپ ٹھیک ہو جائیں۔

ہمارا وطن بہت اچھا ہے۔ اللہ پاک نے بہت پیارا وطن دیا ہے۔ آیئے مل کر رہتے ہیں۔ امن و امان سے رہتے ہیں۔ صفائی ستھرائی سے رہتے ہیں، ایک دوسرے کا خیال رکھ کر رہتے ہیں۔ سچے مسلمان اور سچے پاکستانی بن کر رہتے ہیں۔ دنیا میں وہ دن دور نہیں اگر ہم سب یہ طے کرلیں کہ اپنے وطن سے پیار کرنا ہے۔ اس وطن کی ترقی کی کوشش کرنی ہے۔ کوئی ایسا کام نہیں کرنا جس سے مسلمان اور پاکستان پر انگلی اٹھے ان شاء اللہ! دنیا میں

نمبر ایک وطن بن کر دکھائے گا۔اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی۔

الحمدللہ ! دعوت اسلامی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ساری دنیا میں جہاں دعوت اسلامی کی برکت سے اسلام کی ایک روشن تصویر پیش کی جارہی ہے وہاں دنیا میں ایک پیغام یہ بھی جارہاہے، دنیا میں ایک صحیح تصویر یہ بھی جارہی ہے یہ وطن عزیز پاکستان میں بننے والی ایک تحریک ہے جن کے لوگ اتنے ایماندار، امن و امان رکھنے والے ہیں الحمدللہ! پوری دنیا میں جہاں جہاں دعوت اسلامی ہے یوں سمجھئے پاکستان کانام بھی روشن ہورہاہے۔

آیئے! دعوت اسلامی کا ساتھ دیں، ایک بار پھر دنیا کو یہ بتائیں کہ ہم پاکستانی سچے لوگ ہیں، ہم پاکستانی چونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتی ہیں، ہم بے ایمان نہیں ہو سکتے، ہم دہشتگرد نہیں ہو سکتے، ہم لڑائی جھگڑے والے نہیں ہو سکتے، ہم کسی کو تکلیف پہنچانے والے نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات یہ ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اسلامی تعلیمات کو چھوڑ دیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طریقے کو چھوڑا ساری دنیا میں بدنام ہو رہے ہیں آیئے! ایک بار پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی غلامی کی طرف آجایئے۔ ارے پاکستان تو وہ وطن ہے جس کا نعرہ ہی اتنا پیارا ہے:

پاکستان کا مطلب کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کون ہمارے رہنما مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Go to index

10 نومبر 2021

نفیس مارکی، رائیونڈ، لاہور، پاکستان

اللہ پاک سے دوستی کرلو

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..بچھو نے سانپ کیوں مارا؟
- ..40 سال کے نافرمان کی توبہ
- ..بخش دے میری ساری خطائیں
- ..نافرمانی پر بھی نعمتیں
- ..توبہ کرنے والے بہترین ہیں
- ..اگر آج انتقال ہوگیا تو!!!

یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے

Scan کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ بہت سارے فضائل، بہت سارے واقعات، بہت ساری احادیث فضائل درود میں ملتے ہیں، ایک بہت ہی خوبصورت ایمان اَفروز واقعہ سماعت کیجئے:

بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت بڑا مجرم اور گنہگار تھا۔ اس نے 200 سال تک اللہ پاک کی نافرمانی کی۔ جب وہ مر گیا تو شہر کے لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑے کرکٹ کی جگہ پر ڈال دیا یعنی اس کی تدفین نہیں کی، اس کو کفن نہیں پہنایا کہ اتنا بڑا گنہگار تھا، اس کو کہاں دفنائیں گے، اس کا کونسا جنازہ پڑھیں گے، انہوں نے کیا کیا کہ اس کو کوڑے کی جگہ پر پھینک دیا۔

اب کیا ہوا، اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اے میرے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اس کو گندگی پر پھینک دیا ہے۔ اے موسیٰ! تم وہاں پر جاؤ اور وہاں جا کر اُس کو اٹھاؤ، اس کی تجہیز و تکفین کرنی ہے، اس کا جنازہ تم نے پڑھانا ہے، لوگوں کو بھی اس کا جنازہ پڑھنے کی ترغیب دینی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سوچیں کہ ایک شہر میں ایسا بندہ جو اتنا بدنام ہو کہ جس

کا جنازہ پڑھنے کے لئے کوئی تیار نہیں اور اسے کوڑے دان پر پھینک دیا ہے اور اللہ پاک کے نبی کو وحی کی جارہی ہے کہ اے موسیٰ! آپ جایئے اور جاکر اس کا جنازہ پڑھائیں، اس کو کفن بھی دیں اور دفن بھی کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب وہاں گئے اور اس میت کو دیکھ کر آپ نے بھی پہچان لیا کہ یہ تو بہت بڑا گنہگار ہے، خیر اللہ پاک کا حکم تھا تو آپ نے عمل کیا کہ کفن بھی پہنایا، جنازہ بھی ہوا، تدفین بھی ہوئی اس کے بعد آپ نے اللہ پاک سے عرض کی کہ مولا! یہ مشہور ترین مجرم تھا، اسے اتنا بڑا انعام دیا گیا!!!

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سے ذرا سمجھئے کہ یہ انعام کتنا بڑا تھا کہ اللہ پاک کے نبی جس کا جنازہ پڑھا دیں، اللہ کریم کے نبی جسے کفن پہنائیں، اللہ پاک کے نبی کسی کی تدفین کریں وہ تو یقیناً بخشا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں: یااللہ! اتنے بڑے مجرم پر اتنا بڑا انعام!!! اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا، بے شک یہ بڑی سزا اور عذاب کا مستحق تھا، گنہگار بھی بڑا تھا لیکن اِلَّااَنَّهُ كَانَ كُلَّمَانَشَرَ التَّوْرَاةَ مگر اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی تورات شریف پڑھنے کے لئے کھولتا وَنَظَرَاِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ اور محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اسم گرامی کی طرف دیکھتا قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ، تو اس کو چوم کر اپنی آنکھوں سے لگادیتا اور ان پر درود پڑھتا فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهُ پس میں نے اس کے اس عمل کی قدر کی، اس کے گناہوں کو معاف فرمادیا وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِيْنَ حَوْرَاءَ اور میں نے اس کا نکاح 70 حُوروں کے ساتھ کردیا۔ (1)

---

1 ...حِلیۃ الاولیاء، 4/45، حدیث: 4695۔

یہ ہے میرے آقا کی شان، یہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا انعام، یہ ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اوراللہ والوں کا ادب کرنے والوں کا مقام کہ اس گنہگار نے نام پاک کو چوما، آنکھوں سے لگایا، درود پاک پڑھا تو اللہ کریم نے اس کے 200سال کے گناہ معاف کردیئے۔

سبحان اللہ! تو وہ مسلمان کتنا خوش نصیب ہے جو نمازوں کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھے۔ جو جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھے، جو یارسول اللہ کہہ کر اپنے آقا کو یاد کرے اور کثرت سے درود پاک پڑھے تو ان شاء اللہ! اس کے تو وارے نیارے ہوجائیں گے۔ میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کریں کہ اب ان شاء اللہ زندگی میں کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔

ادب، ادب والوں سے ملتا

اس روایت سے ایک اور بات بھی سیکھنے کو ملی، باادب بانصیب، یہ ادب بڑا مقام دلا دیتا ہے، باادب بانصیب اور بے ادب بدنصیب، اللہ پاک مجھے اور آپ کو بے ادبی سے محفوظ فرمائے۔ ساری زندگی ہم سب کو ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کے لئے ہمیں ایک اور کام کرنا ہوگا، ہمیں ادب والوں کے ساتھ رہنا ہوگا۔ ادب، ادب والوں کے ذریعے ملتا ہے، آپ بے ادب کے ساتھ رہ کر با ادب نہیں بن سکتے۔ آپ بے حیا کے ساتھ بیٹھ کر باحیا نہیں بن سکتے۔ بندہ بولے: میں بے شرموں کے ساتھ رہوں اور خود شرم وحیا والا ہو جاؤں ایسا نہیں ہو سکتا۔ صحبت اثر لائے گی۔

آپ نے وہ جملہ تو سنا ہوگا: عاشق بننا ہے تو عاشق کی صحبت اپنانا ہے اگر نبی کریم صلی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا عشق دل میں بٹھانا ہے تو صحبت بھی عاشق رسول والی ہونی چاہئے، اللہ کریم ہمیں باادب لوگوں سے تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہر حال درود پاک کی کیا بات ہے، ایک بار پھر محبت کے ساتھ با آواز بلند درود پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچھو نے سانپ کیوں مارا؟

عیون الحکایات کتاب میں ایک بڑا ہی ایمان افروز واقعہ موجود ہے اور آج میرے بیان کا موضوع بھی وہی ہے، آپ سب نے توجہ کے ساتھ بیان کو سننا ہے، حضرت ذُوالنُّون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک روز نیل کے ساحل کی طرف تشریف لے گئے، اس وقت آپ بڑی گہری سوچ میں مگن تھے، اچانک آپ نے ایک بہت بڑے بچھو کو دیکھا کہ وہ تیزی سے ساحل کی طرف جارہا ہے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے کہ اتنا بڑا بچھو اور یہ پانی کی طرف کیوں جارہا ہے، آپ بھی پیچھے پیچھے گئے تو آپ نے دیکھا کہ دریا میں سے ایک مینڈک نکلا اور وہ بچھو اس مینڈک پر سوار ہو گیا اور مینڈک تیرنے لگ گیا۔ آپ حیران ہو گئے کہ یہ تو کوئی راز کی بات لگتی ہے۔ بچھو اور مینڈک کی دوستی تو نہیں ہوتی یہ تو ایسا لگتا ہے کہ اس کے لئے سواری کا انتظام کیا گیا ہے اور یہ دریا پار کرانے کا نظام بنایا گیا ہے۔ آپ کو بڑا تجسس ہوا آپ بھی دریا پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔

مینڈک نے کیا کیا، اس بچھو کو اگلے کنارے پر اتار دیا، اب بچھو پھر چلنے لگا، آپ پیچھے پیچھے جانے لگے، حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ تھوڑا آگے گئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک شخص زمین پر مدھوش پڑا ہوا ہے، بیہوش ہے، اس کے سینے پر ایک بڑا اژدہا، بہت بڑا

سانپ اسے ڈسنے کو تیار ہے، اس بندے کو پتا ہی نہیں ہے، وہ بیہوش پڑا ہوا ہے مگر اس بچھونے عین وقت پر وہاں پہنچ کر اس سانپ کو ڈنک مارا اور اس بندے کو بچالیا، وہ سانپ وہیں پر مر گیا اور بچھو واپس چلا گیا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ حیران رہ گئے، اے مالک! یہ تیرے عجب راز ہیں، اس بے ہوش بندے کو تو پتا ہی نہیں ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے تو نے کیا انتظام کیا ہے لیکن! حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ بندہ اللہ کریم کا بڑا نیک بندہ ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے رب نے دوسرے علاقے سے بچھو بھیجا، جس نے سانپ کو ڈسنے سے روک لیا حالانکہ بندہ بے ہوش پڑا تھا تو آپ نے سوچا کہ میں اس بندے کے پیر ہی چوم لیتا ہوں، اتنا بڑا اللہ کا ولی ہے، بے ہوش ہے آپ جیسے ہی قریب ہوئے تو آپ کو اس بندے کے منہ سے شراب کی بدبو آئی، آپ حیران ہوگئے کہ شرابی!! گنہگار!! اور اس کی حفاظت کا ایسا انتظام؟ ابھی آپ پریشان ہی تھے کہ آپ کو غیب سے آواز آئی کہ اے ذوالنون! حیران کیوں ہوتا ہے، یہ بھی ہمارا ہی بندہ ہے، اگر اللہ صرف نیکوں کی حفاظت فرمائے گا، اگر نیکوں کاروں کی ہی رب حفاظت فرمائے گا تو اے ذوالنون! گنہگاروں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا تو آپ وجد میں آگئے، آپ کی کیفیت ہی بدل گئی۔

اللہ اکبر! سورج غروب ہونے لگا، ساحل پر ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تو اب اس نوجوان کے جسم میں کچھ حرکت پیدا ہوئی، تھوڑی دیر بعد وہ ہوش میں آیا، حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اس کے قریب ہی بیٹھے تھے آپ کو دیکھ کر شرمندہ ہوا، شرمندگی

سے کہتا ہے: حضور! آپ ادھر کیسے؟ آپ اللہ کے ولی تھے، بڑی مشہور شخصیت تھے، وہ بندہ آپ کو پہچان گیا تو آپ نے فرمایا: پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: حضرت! آپ تو دیکھ ہی رہے ہیں، میں شرابی آدمی ہوں، آپ نے فرمایا: اپنے ذرا قریب دیکھو، اس بندے نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ مرا ہوا ہے تو وہ گھبرا گیا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اب اس کو سارا واقعہ سنایا کہ میں تو کہیں اور تھا میں نے ایک منظر دیکھا، بچھو اور مینڈک کے پیچھے پیچھے ادھر آیا، اللہ پاک نے تیری حفاظت کا کیسا انتظام کیا، تو رب کی نافرمانی کرتا ہے اور وہ مالک تیری حفاظت فرما رہا ہے، جب اس شرابی نے یہ واقعہ سنا تو وہ زارو قطار رونے لگا اور اس کے بعد اس نے بڑا کمال کا جملہ کہا: اگر وہ ذات گنہگاروں کو ایسا نوازتی ہے تو پھر نیکوں کو کیسا نوازتی ہوگی۔ جب اپنے نافرمانوں کو وہ ایسا نوازتا ہے تو اپنے فرمانبرداروں کو کیسا نوازتا ہوگا۔ یہ کہہ کر اس شخص نے سارے گناہوں سے توبہ کی، اب مجاہدات کرنے لگا، اب عبادتیں کرنے لگا، ایک وقت ایسا آیا کہ اس بندے کا شمار اللہ پاک کے مقبول بندوں میں ہونے لگ گیا وہ بھی اللہ کا ولی بن گیا۔ (1)

نافرمانی پر بھی نعمتیں

یہ واقعہ ہم سب کے لئے بہت بڑا پیغام ہے، ہم اللہ پاک کی نافرمانی کرتے ہیں اور روزانہ ہی کرتے ہیں مگر وہ رب ہم سے نعمتوں کو نہیں روکتا۔ وہ ہم سے اپنی نعمتوں کو نہیں روک

---

1 ... عیون الحکایات، ص 102۔

رہا، ہمارا رزق بند نہیں ہو جاتا، دنیا کا کیا دستور ہے یہاں کاروباری لوگ بھی بیٹھے ہوں گے، ہمارے پاس کوئی بندہ نوکری کرے۔ ہم اس کو کہیں: بیٹا! آپ کا کام یہ ہے کہ روزانہ مارکیٹ سے وصولی کرنے جانا ہے اور یہ موٹر سائیکل میں آپ کو دیتا ہوں کیونکہ آپ کو روز سفر کے لئے جانا ہے، جب کوئی بڑا منیجر بن جاتا ہے تو لوگ گاڑی دیتے ہیں، اب وہ سیٹھ دیکھے کہ یہ جاتا ہی کہیں نہیں ہے، سارا دن اِدھر ہی بیٹھا رہتا ہے، ایک دن، 2 دن، 15 دن، ایک مہینہ پھر وہ کیا کہے گا: بھئی! یا تو وصولی کرنے جاؤ ورنہ میری موٹر سائیکل واپس کرو۔ تمہیں موٹر سائیکل دینے کا فائدہ کیا، ہمیں جو سہولت ملتی ہے وہ کسی کام کے لئے دیتا ہے اگر وہ کام نہ کریں تو وہ سہولت واپس لے لی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! سچ بتایئے، میرے رب نے ہمیں آنکھیں کیوں دی ہیں؟ کیا حرام دیکھنے کے لئے دی ہیں؟ نہیں ناں! تلاوت کے لئے دی ہیں، ماں باپ کو محبت سے دیکھنے کے لئے دی ہیں، اللہ پاک کے گھر کو دیکھنے کے لئے دی ہیں، اللہ کریم نے جو حلال چیزیں ہمیں دی ہیں وہ دیکھنے کے لئے دی ہیں مگر کبھی ایسا ہوا کہ ہم حرام دیکھیں اور اندھے ہو جائیں، میری آج آنکھیں بند ہو گئیں، کیوں؟؟ بس! وہ حرام دیکھ لیا تھا، ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔ ہم گناہ کر رہے ہیں، وہ نعمتیں نہیں روک رہا ہے۔ یہ ہاتھ اس لئے نہیں دیئے کہ اس سے حرام کام کئے جائیں۔ اس سے ظلم کیا جائے مگر یہ ہاتھ حرام کی طرف اٹھتے ہیں، رب ہاتھ واپس نہیں لیتا ہے، پیر گناہ کی طرف جائیں تو لنگڑے ہو جانے چاہیئے تھے، بندہ کہے: آج پیر نہیں چل رہے، کیوں نہیں چل رہے؟ یار! وہ کل میں جوا خانے گیا تھا، میں شراب خانے گیا تھا، میں سینما گیا تھا، اللہ پاک کی نافرمانی کے لئے چلا تھا، کیا

میرے رب نے پیر واپس لے لیے۔اصول تو یہی بنتا ہے مگر اس کی شان دیکھو کہ ہم روز نافرمانی کرتے ہیں،وہ ہمیں رزق دے رہا ہے، عزت بھی دے رہا ہے ۔اعضاء بھی سلامت ہیں، آخر کب تک اللہ پاک کو ناراض کریں گے ؟کب تک اس رب سے دور رہیں گے ؟وہ ایسا کریم ہے،دنیامیں کسی کی بات نہ مانو وہ نوکری سے نکال دیتاہے مگر رب ایسا کریم ہے کہ بندہ جب اس کی بات ماننے لگ جائے ناں ،ایک بار دل سے توبہ کرلے وہ اس کے سارے گناہ بھی معاف کر دیتاہے۔

70ہزار افراد اور بارش

حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کا دور ہے اور بارش نہیں ہو رہی تھی۔سارے گاؤں والے،شہر والے پریشان تھے،حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لوگوں نے کہا کہ حضور! آپ دعا کریں تو آپ نے فرمایا:سب مل کر دعا کرتے ہیں،70 ہزار لوگوں کا اجتماع تھا،گاؤں کے باہر، شہر کے باہر،70 ہزار لوگ جمع ہوگئے۔اب حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں،ذراسنئے کہ آپ نے اللہ پاک سے کیا دعا کی :أَسقِنَاغَيثَكَ وَانْشُرْعَلَينَارَحْمَتَكَ وَارْحَمْنَابِالاَطفَالِ الرُّضَّعِ وَالبَهَائِمِ الرُّطعِ وَالشُّيُوخِ الرُّقَّعِ میرے پروردگار!ہمیں بارش سے نواز دے، ہمارے اوپر اپنی رحمتوں کی نوازش کردے۔اے کریم!چھوٹے چھوٹے بچے،بے زبان جانور،بوڑھے اور بیمار سبھی تیری رحمت کے امیدوار ہیں، اے اللہ!سب پر رحم کر اور ہم پر بارش برسا دے۔بڑی رقت انگیز دعا جاری ہے،حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دعا کررہے ہیں،70 ہزار لوگ آمین کہہ رہے ہیں۔

ذرا سوچے تو سہی ! وہ کیسا اجتماع ہو گا،بہت دیر ہوگئی ،بارش نہیں ہوئی کوئی بادل

Go to index

نہیں، کچھ نہیں، آپ نے اللہ پاک سے عرض کی کہ مولا! میری دعا قبول نہیں ہو رہی ہے، ہم پریشان ہیں، مالک تجھ سے مانگ رہے ہیں، ارشاد کیا ہوتا ہے : اے موسیٰ! تمہارے درمیان ایک ایسا شخص ہے جو 40 سال سے اللہ کی نافرمانی کررہا ہے، اے موسیٰ! جب تک وہ بندہ تمہارے درمیان ہے، بارش نہیں ہو گی۔

اللہ اکبر! اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یااللہ! میں کمزور سا بندہ ہوں میری آواز ان سب لوگوں تک کیسے پہنچے گی، 70 ہزار کا مجمع ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں: یااللہ! میں سب تک یہ اعلان کیسے پہنچاؤں گا؟ میں کیسے اس بندے کو اس میں سے نکالوں جس کی وجہ سے بارش نہیں ہو رہی۔ سنیں! اللہ پاک کی طرف سے کیا ارشاد ہوتا ہے: اے موسیٰ! تیرا کام آواز لگانا ہے، پہنچانا ہمارا کام ہے، اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا اعلان کیا: سنیں، کیسا رونگٹے کھڑے کر دینے والا وہ اعلان ہو گا۔

40 سال کے نافرمان کی توبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام اعلان کرتے ہیں: اے رب کے گنہگار اور نافرمان بندے! جو پچھلے 40 سال سے رب کو ناراض کررہا ہے تو وہ بدبخت ہے کہ تیری وجہ سے بارش نہیں ہو رہی ہے، ہمارے مجمع سے نکل جا تاکہ بارش شروع ہو جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ اعلان کر دیا، اب وہ شخص اُسی مجمع میں تھا، وہ سوچنے لگا کہ آج میں کھڑا ہو گیا تو پہچانا جاؤں گا کہ وہ میں ہی ہوں، اس کو پتا تھا کہ میں ہی 40 سال سے گناہ کررہا ہوں، پہلے تو اس نے انتظار کیا کہ شاید کوئی اور کھڑا ہو کر نکل جائے، کوئی نہیں نکلا، دائیں دیکھا، بائیں دیکھا، کوئی نہیں نکلا، اب وہ سمجھ گیا کہ میں ہی وہ بدبخت ہوں، اللہ پاک کو ناراض کرنے والا

ہوں، جس کی وجہ سے بارش نہیں ہو رہی ہے، اب اس بندے نے پتہ ہے کیا کیا؟ کھڑا ہوتا تو سب کو پتہ چل جانا تھا ناں، اس نے چادر نکالی اور اپنے سر پر چادر ڈالی اور اللہ پاک کی بارگاہ میں معلوم ہے کیا عرض کرتا ہے، کہتا ہے: اے مولا! آج بچالے، آج ذلیل ہونے سے بچالے، مولا! اگر آج میں کھڑا ہو گیا تو سب کو پتا چل جائے گا کہ میں ہی وہ بدبخت ہوں، میں ہی وہ گنہگار ہوں، اے اللہ! آج میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں، اب تجھے ناراض نہیں کروں گا۔ آپ کو پتہ ہے پھر کیا ہوا، بادل آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے مولا! کوئی بندہ تو کھڑا ہی نہیں ہوا! ہمارے مجمع میں سے تو کوئی باہر ہی نہیں نکلا پھر یہ بارش کیسے ہو گئی؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! میرے بندے نے مجھ سے دوستی کر لی ہے، میرے اس نافرمان نے توبہ کر لی ہے، اے موسیٰ! اب اسی کی وجہ سے میں نے بارش برسائی ہے، اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں: مولا! مجھے وہ نیک بندہ ہی ملا دے، اب تو مجھے بتا دے وہ کون ہے جس نے تجھ سے دوستی کر لی ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سنیں، اللہ پاک کی طرف سے کیا ارشاد ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: اے موسیٰ! جب وہ گنہگار تھا، میں نے جب اس کا پردہ رکھا تھا، اب تو وہ میرا فرمانبردار ہو گیا ہے، اب تو وہ میرا دوست بن گیا ہے، میں تجھے کیسے بتا دوں کہ وہ کون ہے؟[1] کیونکہ اگر اب بھی بتا دیا جاتا کہ وہ کون ہے تو یہ تو پتہ چل جاتا ناں کہ یہی وہ تھا جو

---

1 ...کتاب التوابین، ص50۔

40سال سے گناہ کر رہا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے میرا مالک جو ہمارے عیب چھپاتا ہے، ہم اکیلے میں گناہ کرتے ہیں وہ کسی کو نہیں بتاتا ورنہ وہ چاہے تو ہم سب کے عیب کھل جائیں، جو لوگ ہمیں عزت سے دیکھتے ہیں، جو محبت سے ملتے ہیں، جو ہمیں بڑا نیک سمجھتے ہیں، اللہ پاک تو جانتا ہے ناں ہماری حالت کیا ہے۔ دنیاوالوں کو ہمارا ایک عیب پتہ چل جائے تو فوراً میسج چلائیں گے، پتا چلا: اس نے یہ کیا ہے۔ جی ہاں! ماں باپ بھی گھر سے نکال دیں گے، میرا مالک کیسا کریم ہے، اُسے معلوم ہے ہم کتنے بُرے ہیں مگر وہ رحم کرنے والا ہے، وہ کرم کرنے والا ہے، ہم پھر بھی اس سے دوستی نہیں کرتے، ہم پھر بھی اُسے ناراض کرتے ہیں۔

گر تو ناراض ہوا تو میری ہلاکت ہوگی

پیارے اسلامی بھائیو! ہم کب تک گناہ کرتے رہیں گے؟ کب تک اللہ پاک کو ناراض کرتے رہیں گے اگر وہ مالک ناراض ہو گیا تو برباد ہو جائیں گے۔ اس کی رحمت چاہتی ہے کہ میں اور آپ بخشے جائیں مگر ہم ہیں کہ یا تو توبہ نہیں کرتے اور توبہ کرتے ہیں تو پھر اس پر قائم نہیں رہتے حالانکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کیسی کیسی حدیثیں ہیں کہ جو توبہ کرتا ہے اللہ پاک اس سے کتنا راضی ہوتا ہے، حدیث پاک سنانے سے پہلے میں آپ کو قرآن پاک کی آیت سناتا ہوں۔ اللہ کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: سورہ بقرہ، آیت نمبر 222 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ | ترجمہ کنزُ العِرفان: اور بے شک اللہ پسند کرتا

ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔ | (پ:2،بقرہ:222)

ذرا سنئے تو سہی! وہ کیسا کریم ہے، دنیا میں اگر ہم سے کوئی جرم ہو جائے، کوئی خطا ہو جائے۔ مثال کے طور پر کسی کی پولیس میں کوئی رپورٹ درج کر دی جائے۔ تو جب بھی آپ کسی کا ریکارڈ نکالیں بے شک وہ مقدمہ ختم بھی ہو گیا ہو یا سزا ہو گئی ہو یا صلح ہو گئی ہو لیکن جب آپ بندے کا کریکٹر سرٹیفکیٹ نکالتے ہیں تو اس کا وہ جرم آجاتا ہے کہ اس نے 10 سال پہلے یہ غلطی کی تھی۔ 15 سال پہلے اس پر یہ مقدمہ ہوا تھا۔ نہ لوگ بھولتے ہیں نہ دنیا بھولتی ہے مگر میرے رب کی شان کیسی ہے کہ اللہ ایسا کریم ہے، قرآن میں فرماتا ہے: "جب اللہ توبہ قبول کرتا ہے تو صرف گناہ معاف نہیں فرماتا، گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔" جی ہاں! جتنے گناہ ہیں وہ سارے نیکیوں میں بدل دیئے جاتے ہیں۔

اللہ کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا	ترجمہ کنزُ العرفان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
(پ:19، فرقان:70)	

پیارے اسلامی بھائیو! میرے رب کی رحمت تو دیکھئے کہ جب بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے اس کی عطائیں کیسی ہیں، میں آپ کو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی حدیث سناتا ہوں کہ رب کریم کس طرح توبہ کرنے والوں پر مہربانی فرماتا ہے۔

توبہ سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک لکھنے والے فرشتوں کے پاس سے اس کے گناہ بھلا دیتا ہے۔ اس کے اعضاء، بدن کے حصے ان کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس زمین پر بھی نشان مٹا دیتا ہے جہاں اس نے گناہ کئے ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب بندہ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہیں ہوگا۔[1] حالانکہ خود رب نے قرآن میں فرمایا ہے، ہم سورہ یٰس شریف پڑھتے تو ہیں، اس میں اللہ پاک فرما رہا ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (پ:23، یٰس:65)	ترجمہ کنزُ العِرفان: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

رب ناراض نہ ہو

اگر توبہ نہیں کریں گے تو پھر بچ نہیں پائیں گے لیکن اگر توبہ کرلیتے ہیں، اللہ کریم سے دوستی کرلیتے ہیں، اللہ پاک کو راضی کرلیتے ہیں تو وہ ایسا کریم ہے کہ پچھلے سارے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ ہم پھر کیوں اللہ کی نافرمانی کریں؟ دنیا کا دستور کیا ہے؟ کوئی ہمارے ساتھ بھلائی کرتا ہے ہم کیا کہتے ہیں: نہیں!! نہیں!! اس کو ناراض نہیں کرنا ہے، اس نے مجھے نوکری دلائی تھی، اس کو ناراض نہیں کرنا ہے اس نے مجھے قرضہ دیا تھا، نہیں!! نہیں!!

1 ...الترغیب والترھیب، 4/48، حدیث:17۔

اس کو تو بالکل بھی ناراض نہیں کرنا ہے، مشکل وقت میں میرے کام آیا تھا۔ دنیا میں ایک کوئی احسان کردے تو ہم کہتے ہیں وہ ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ جو رب صبح و شام احسان کررہا ہے اس کی ناراضی کا کوئی خوف نہیں کہ وہ ناراض نہ ہوجائے۔ میرا مالک مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔

ہر وقت توبہ کیجئے

سنئیں سنئیں! توبہ کرنے والے کس قدر اللہ پاک کو پسند ہیں، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ ہر انسان خطا کار ہیں۔ غلطیاں تو سب سے ہوجاتی ہیں مگر فرمایا: وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ اَلتَّوَّابُوْنَ(1) فرمایا: خطا کاروں میں بہتر وہ ہے جو توبہ کرلیتے ہیں۔ غلطی ہوتی ہے تو معافی مانگ لیتے ہیں، سر کو جھکا لیتے ہیں، اللہ پاک سے عرض کرتے ہیں: مولا! آئندہ نہیں کروں گا اور اس کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرتے ہیں۔

توبہ کرنے والے بہترین ہیں

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: تم سب میں بہترین وہ ہے جو توبہ کرتا ہو یعنی اگر گناہ ہوجائیں فوراً معافی مانگ لے۔

توبہ کرنے کا غلط طریقہ

ہمارے کچھ لوگوں کا توبہ کا اسٹائل بھی بڑا عجیب ہے، بس گالوں پر ہاتھ لگا کر توبہ توبہ

---

1 ...ترمذی، 4/224، حدیث: 2507۔

کرلیں گے کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ ایسی توبہ کو تو خود توبہ کی ضرورت ہے۔ توبہ دل سے ہوتی ہے، توبہ شرم کے ساتھ ہوتی ہے، توبہ ندامت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب ندامت کے ساتھ بس ایک لمحے کی توبہ ہو ناں تو اللہ پاک پچھلے سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔ آپ نے ابھی تو سنا، اس گنہگار نے کیا کیا تھا، اس 40 سال کے گنہگار بندے نے کیا کیا تھا؟ سر چادر میں ڈال کر، سر جھکا کر، اللہ پاک کو کہا ہی تھا ناں کہ اللہ! بس معاف کردے آج بچالے۔ اللہ کریم نے اس کے سبب بارش برسادی، وہ دل کا کنکشن چاہیے، وہ دل سے اللہ پاک کی محبت درکار ہے پھر اللہ کریم پچھلے سارے گناہ معاف کردے گا اور میں نے تو آپ کو قرآن کی آیت سنائی ہے کہ صرف معاف نہیں فرمائے گا وہ ہمارے گناہوں کو بھی نیکیوں سے بدل دے گا۔ تو پھر ہم توبہ میں کیوں تاخیر کریں؟ کیوں اس سے دوستی نہ کرلیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کی تو کیا شان ہے، آیئے! میں اللہ پاک کی رحمت کا ایک اور واقعہ سناتا ہوں، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے **مکاشفۃ القلوب** یہ واقعہ لکھا:

20 سال بعد توبہ

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا، 20 سال تک اس نے اللہ پاک کی خوب عبادت کی پھر اگلے 20 سال اس نے اللہ پاک کی خوب نافرمانی کی پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی کے بال سفید ہوگئے تھے پھر وہ غم زدہ ہوگیا اور کہنے لگا۔ اے میرے خدا! میں نے 20 سال تک تیری عبادت کی، 20 سال تک میں نے تیری نافرمانی کی اب میں تیری طرف آؤں گا تو میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ یا اللہ! تو مجھے معاف کردے گا؟ اس نے کسی کہنے والے کی آواز

سنی: تم نے ہم سے محبت کی، ہم نے تم سے محبت کی پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا، ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تو نے ہماری نافرمانی کی، ہم نے تمہیں مہلت دی اور اگر اب تو توبہ کرکے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کرلیں گے۔ [1]

کب تک گناہ کرتے رہیں گے؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے میرا مالک، یہ ہے اس کی رحمت، اب ہم کیوں نہ رب سے محبت کریں؟ کیوں نہ ہم اللہ کریم سے پیار کریں؟ اور کیوں نہ سچی توبہ کرلیں۔ ہمارے آس پاس سے لوگ اُٹھ رہے ہیں، وفات پارہے ہیں، میری بھی باری آنے والی ہے، آپ کی بھی باری آنے والی ہے، ہم کس انتظار میں ہیں؟ شیطان کے کس وار میں ہیں؟ ہم توبہ میں تاخیر کیوں کررہے ہیں، ارے کب اللہ کو راضی کریں گے؟ اور کب تک اللہ کو ناراض کرتے رہیں گے؟ کب تک نمازیں قضا ہوتی رہیں گی؟ کب تک آنکھیں حرام دیکھتی رہیں گی؟ کب تک میرے اور آپ کے کان حرام سنتے رہیں گے؟

اے حرام کمانے والے! کب تک حرام کماتا رہے گا؟ بدکاری کرنے والا، بے حیائی کرنے والا، نامحرم لڑکیوں اور عورتوں سے دوستی کرنے والا سوچے کہ کب تک تم یہ گل چھرے اُڑالو گے؟ جوا کھیلنے والا سوچے کہ کب تک میں یہ کام کرلوں گا؟ ارے اچانک یہ اعلان ہوگا کہ فلاں کا انتقال ہوگیا ہے۔ ہمارے ہی دوست ہمیں کاندھوں پر اٹھائیں گے، ہمیں قبر میں ڈال کر آجائیں گے، یہ دوست جو آج ہماری تھوڑی سی گھبراہٹ پر ہمارے

1 ...مکاشفۃ القلوب، ص119۔

ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں، معلوم ہے جب قبر میں اتاریں گے ناں تو لوگ کہہ رہے ہوں گے کہ ذرا صحیح طریقے سے مٹی ڈالو، کوئی سوراخ باقی نہ بچ جائے۔ ہوا جتنی جگہ بھی نہیں چھوڑیں گے، مجھے اور آپ کو تنہا قبر میں چھوڑ کر آجائیں گے پھر کیا ہوگا؟ میرے اور آپ کے پاس کیا بچے گا؟ یہ مال، یہ دولت، یہ گاڑی یہ گھر، یہ شہرت سب کچھ پیچھے رہ جائے گا، اب ہمارے ساتھ قبر میں ہمارے اعمال ہوں گے۔

رب کو جلدی سے راضی کرلیجئے

اللہ پاک ناراض ہوا تو ماریں جائیں گے پھر تو قبر جہنم کا گڑھا بن جائے گی، اسی لیے میں آج یہ عرض کرنے آیا ہوں کہ جلدی جلدی اپنے رب کو راضی کرلیجئے، وہ کیسا کریم ہے بلکہ اس کی رحمت چاہتی یہی ہے کہ میرے بندے بخشے جائیں، میرے بندے معافی معانگ لیں، میرے بندے رجوع کرلیں مگر یہ بندہ ہے جو رجوع نہیں کررہا، یہ بندہ ہے جو اس سے دوستی نہیں کررہا، خدارا! آج کے بعد اللہ کریم کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہو جائیے، سنیں! وہ کیسا کریم ہے۔

بخش دے میری ساری خطائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب کوئی بندہ گناہ کرلیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ اے مولا! میں نے گناہ کرلیا مجھے معاف کردے تو اللہ کریم فرماتا ہے: میرا بندہ جانتا ہے کہ کوئی اس کا رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس پر پکڑ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تو جتنا رب چاہتا ہے بندہ ٹھہرا رہتا ہے اس کے بعد پھر کوئی گناہ کرلیتا ہے پھر عرض کرتا ہے: الٰہی!

میں نے پھر گناہ کرلیا پھر مجھے معاف کردے تو رب کریم فرماتا ہے: میرا بندہ جانتا ہے کہ کوئی اس کا رب ہے جو گناہ کرنے پر پکڑ بھی لیتا ہے اور معاف بھی فرمادیتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، اس بندے سے پھر گناہ ہو جاتا ہے وہ پھر اللّٰہ سے کہتا ہے، تیسری بار کہتا ہے: اے اللّٰہ! پھر گناہ ہوگیا ہے، اے رب کریم! مجھے معاف کردے تو رب فرماتا ہے: میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کرنے پر پکڑتا ہے اور معافی مانگنے پر معاف بھی کردیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کی بخشش فرمادی اب جو چاہے کرے[1] یعنی اللّٰہ پاک اس کی بے حساب بخشش فرمادیتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے، سوچئے تو سہی کہ ہم کیوں اللّٰہ پاک سے دوستی نہیں کرتے؟ آج میں نے اور آپ نے اللّٰہ پاک سے دوستی کرکے اور سچی توبہ کرکے جانا ہے اور اللّٰہ کریم کی بارگاہ میں یہی عرض کرنا ہے کہ اے مولا! کمزور ہوں، گناہ ہوگئے، معاف کردے۔ اے اللّٰہ! میں مانتا ہوں میں گنہگار ہوں، مجھے معاف کردے، اے اللّٰہ! میں آئندہ گناہ نہیں کروں گا، مجھے معاف کردے۔ اگر تو نے پکڑ لیا تو میں مارا جاؤں گا، میرے پاس کوئی حساب نہیں ہے۔ مجھے معاف کردے۔ میں مانتا ہوں میں نے کئی بار توبہ کی مگر پھر گناہ کئے، مولا! مجھے معاف کردے۔ تجھ سے معافی نہیں مانگوں گا تو کس سے مانگوں گا، مولا! مجھے معاف کردے، اے اللّٰہ! تو ماں سے زیادہ اپنے بندے کو چاہنے والا ہے۔ آج کے اجتماع میں کرم کردے، مالک معاف کردے کیونکہ مجھے نہیں پتا میری

---

1 …بخاری، 4/575، حدیث: 7507۔

میری زندگی کی کونسی رات آخری رات ہے، کیا معلوم کسی کا انتقال آج بھی تو ہو سکتا ہے، ہے کوئی ایسا جس کے پاس یہ گارنٹی ہو کہ وہ آج زندہ گھر جائے گا۔ہم میں سے تو کسی کو نہیں پتا کیونکہ

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

تو پھر کس بات کا انتظار ہے، یادرکھئے:

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار | تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ | جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے | کر لے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

اگر آج انتقال ہو گیا تو!!!

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اپنی زندگی پر نظر دوڑایئے۔ آج اپنے آپ سے ایک سوال کرتے ہیں، میں بھی کرتا ہوں، آپ بھی کریں کہ آج میرا انتقال ہو جائے تو میری زندگی کیسی گزری، کیا اللہ پاک راضی ہو گا؟ کیونکہ یادرکھنا مرنے کے بعد قبر دو طرح کی ہوتی ہے یا تو جنت کا باغ ہوتی ہے یا تو دوزخ کا گڑھا۔ میں بھی اپنے آپ سے سوال کروں اور آپ بھی خود سے کیجئے اگر میں آج مر گیا تو قبر کیسی ہو گی؟ اگر جنت کا باغ ہو گی تو پھر ٹھیک ہے اگر ڈر لگ رہا ہے کہ نہیں ابھی نہیں مرنا ہے، ابھی تو توبہ کرنی ہے، ابھی تو نیکیاں کرنی ہیں اللہ پاک کو راضی کرنا ہے، بہت سارے گناہ ہیں۔ پھر کب توبہ کریں گے؟

شیطان توبہ نہیں کرنے دے گا

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ میں اور آپ توبہ نہ کریں، میں اور آپ اللہ پاک سے دوستی نہ کریں،

معلوم ہے شیطان کیا کہتا ہے؟ ہو سکتا ہے اس وقت بھی کسی کے کان میں یہ کہہ رہا ہو کہ یہ مولانا صاحب باتیں تو صحیح کر رہے ہیں لیکن ابھی نہیں تھوڑے دنوں بعد توبہ کرنی ہے۔ ہاں! ابھی تو جوانی ہے، ابھی تو مزے کرنے دو۔ اس کے بعد بڑھاپے میں اللہ اللہ ہی کرنا ہے، بڑھاپے میں اور کرنا ہی کیا ہے۔ یہ شیطان کا بڑا وار ہے، وہ توبہ میں تاخیر کرواتا ہے، میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر آپ نے یہ سوچا ہوا ہے کہ میں بڑھاپے میں جا کر نمازی بھی بن جاؤں گا، گناہ بھی چھوڑ دوں گا، چہرے پر داڑھی بھی سجالوں گا تو کیا نوجوان نہیں مرتے، آپ کے پاس گارنٹی ہے کہ آپ بوڑھے ہو سکیں گے۔ خدارا! شیطان کے اس وار میں مت آیئے بلکہ جوانی کی توبہ تو اللہ پاک کو بڑی پسند ہے، جی ہاں! جو جوان توبہ کرتا ہے وہ اللہ پاک کو کتنا پسند ہے، آیئے! میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں:

اے میرے نوجوانو! گناہ مت کرو، اللہ پاک سے دوستی کرلو، اللہ پاک کو عاجزی والا نوجوان پسند ہے، اللہ پاک ایسے نوجوان پر جو جوانی میں عبادت کرتا ہے ناں اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے کہ یہ میرا بندہ ہے۔(1) اب اپنے آپ سے سوال کیجئے کہ ہم اللہ کے کیسے بندے ہیں؟

شیطان کا دوسرا ہتھیار

توبہ میں تاخیر کی دوسری وجہ شیطان کہتا ہے: اگر میں نے یہ سارے گناہ چھوڑ دیئے تو پھر زندگی کا مزہ ہی ختم ہو جائے گا، ایسا کئی بار ہوتا ہے کہ جب ہم نصیحت کی بات سنتے ہیں،

1...الترغیب فی فضائل الاعمال، ص78، حدیث:229۔

Go to index

اجتماع میں آتے ہیں، بیان سنتے ہیں تو خیال آتا ہے کہ یار توبہ تو کرلینی چاہیئے پھر لگتا ہے یار اگر ساری محفلیں، ساری رنگینیاں، دوستیاں، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، معاذ اللہ شراب، نشے کی محفلیں یہ جو بھی غلط کام ہیں یہ چھوڑ دیئے تو پھر زندگی میں مزہ کیا رہے گا ساری موج مستی ہی، ساری انجوائمنٹ ہی ختم ہو جائے گی۔ یہ شیطان کا بہت خطرناک وار ہے اور وہ اسی لیے بندے کو توبہ نہیں کرنے دیتا۔

شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے کہ زندگی بور ہو جائے گی، اب شیطان کے اس وار کا جواب بھی سن لیجئے، غور سے سنئے: دو دوست ہیں ایک دوست صرف سبزی کھاتا تھا اور کچھ نہیں کھاتا اب اس کے دوست کہتے ہیں کہ کبھی تو گوشت کھالو یہ بھی اللہ پاک نعمت ہے۔ کبھی چکن بھی کھالو اس نے کہا: نہیں! میں تو سبزی کھاتا ہوں، ایک دن دوستوں نے پلان کیا کہ آج اس کو چکن کھلانی ہے اور اس کو گوشت بھی کھلانا ہے اب اسے پکڑ کر زبردستی اس کے منہ میں مرغی ڈال دی اور پھر تھوڑا سا گوشت بھی کھلایا اب جب اس نے کھایا تو اس نے کہا: یار! اصل کھانا تو یہ ہے، بیشک دال، سبزی کھانا بہت اچھا ہے، اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ چیزیں نہیں کھانی چاہیئے، بس! سمجھانے کے لئے مثال دے رہا ہوں کہ اتنا ذائقے والا کھانا میں نے زندگی بھر نہیں کھایا، اب اس نے سبزی سائیڈ پر کی اب گوشت اور چکن بھی کھانے لگا۔

لطف نیکیوں میں ہے گناہوں میں نہیں

یہ مثال دے کر علماء نے سمجھایا کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس نے راتوں کو فلمیں دیکھ کر، ڈرامے دیکھ کر، گانے باجے سن کر، شراب کی محفلوں میں، جوئے کی محفلوں میں یا گندی

باتیں کرکے جس نے راتیں گزاری ہوں اس کو پتا ہی نہیں ہے کہ تہجد میں اٹھ کر دعا کرنے کا مزہ کیا ہے۔اس کو پتا ہی نہیں ہے وضو کرکے نماز کی رونق کیا ہے،اس کو پتا ہی نہیں ہے کہ تلاوت کرنے کا سکون کیا ہے،ساری زندگی وہ یہی سمجھا کہ مزہ ہی گناہ میں ہے۔

ایک بار اس کام کو چھوڑ کر درود پاک پڑھ کر باوضو سونے کا مزہ بھی دیکھیں،تہجد میں اُٹھنے کا لطف بھی دیکھیں،اپنے رب کی بارگاہ میں اکیلے میں ہاتھ اٹھا کر آنسو بہانے کا جو لطف ہے،خدا کی قسم!وہ دنیا کی کسی گندی محفل میں نہیں ہے،مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے یہ محفل دیکھی نہیں ،اللہ پاک کی بارگاہ میں مناجات کی نہیں ہے تو ہمیں لگتا ہے کہ سارے مزے ختم ہو جائیں گے۔یہ ہماری بھول ہے،یاد رکھیں!مجھے اور آپ کو رب نے بنایا ہے اور رب ہی بتائے گا کہ ہمارے دلوں کا سکون کہاں پر ہے اور اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ (پ:13،رعد:28)	ترجمہ کنزُ العِرفان:سن لو!اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں۔

اگر چین چاہتے ہو تو یہ شراب میں نہیں ملے گا،یہ شباب اور گندی محفلوں میں نہیں ملے گا،یہ گانے باجے اور فلموں میں،جوئے کی محفلوں میں نہیں ملے گا یہ اگر ملے گا تو اللہ کے ذکر میں ملے گا۔

نیکیوں میں دل نہیں لگتا

شیطان کا تیسرا وار کیا ہوتا ہے:یہ مولانا صاحب جو کہہ رہے ہیں،قرآن کی آیت پڑھ رہے ہیں،بات تو ٹھیک ہے مگر میرا تو معاملہ ہی دوسرا ہے میں جب فلمیں،ڈرامے،گانے

باجوں کی محفل میں جاتا ہوں بڑا مزہ آتا ہے، ساری رات گزر جاتی ہے پتہ نہیں چلتا، اجتماع میں آتا ہوں تو نیند آنے لگتی ہے، بور ہونے لگتا ہوں، آدھے گھنٹے بعد اُٹھنے کو جی چاہتا ہے، قرآن پڑھتا ہوں تو نیند آنے لگتی ہے، ذکر کرتا ہوں تو بور ہو جاتا ہوں، مجھے تو عبادت میں سکون ہی نہیں ملتا۔ غلط کاموں میں بڑا دل لگتا ہے، عبادت میں دل نہیں لگتا اگر دلوں کا چین اللہ کے ذکر میں ہے تو مجھے کیوں نہیں مل رہا۔

بیماری منہ کا ذائقہ ختم کر دیتی ہے

یہ سب شیطان کے وار ہیں، آج اس کا جواب بھی سن لیجئے، یہ بھی آپ کو ایک لاجک کے ذریعے، یوں سمجھئے کہ آپ کے ساتھ بھی واقعہ پیش آیا ہو گا، اس کے ذریعے سمجھا دیتا ہوں، جب آپ کو بخار ہو جائے۔ کیا ہوتا ہے؟ کھانا اچھا لگتا ہے؟ وہی کھانا جو آپ کا پسندیدہ ہو مگر بخار میں اچھا نہیں لگتا، منہ کڑوا ہو جاتا ہے، نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پانی اچھا لگتا ہے، ایسا موڈ ہو جاتا ہے کہ گھر والے بھی اچھے نہیں لگتے، طبیعت خراب ہو تو کچھ اچھا نہیں لگتا مگر ہم کیا کرتے ہیں؟ کیا کھانا چھوڑ دیتے ہیں؟ ہمیں پتہ ہے بیمار ہوں، تھوڑے دن تک یہ رہے گا مگر ہم پھر بھی کھانا کھاتے ہیں، دوا بھی کھاتے ہیں، ہمیں پتہ ہے جیسے ہی بیماری دور ہو گی کھانا بھی اچھا لگے گا، باقی زندگی بھی اچھی لگے گی، یہ چند دنوں کا ہی مسئلہ ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے ناں۔

دل بیمار ہو گیا ہے

اصل مسئلہ یہ ہے جس کو اجتماع میں مزہ نہیں آتا، جس کو تلاوت کا سکون نہیں ملتا، جس کو سجدوں کی لذت نہیں ملتی، جس کو ذکر کی تسبیح میں سرور نہیں ملتا، جس کو درود پاک

پڑھے تو مدینے والے کی یاد نہیں رلاتی تو مسئلہ یہی ہے کہ ہمارے دلوں میں گناہوں کا مرض لگ گیا ہے۔اس پر گناہوں کا خول چڑھا ہوا ہے،بس!مت گھبرایئے،رب کی بارگاہ میں آگئے ہو، اللہ کی بارگاہ میں اگر سار جھکا لیا ہے تو سنیں، ذکر نہیں چھوڑنا، درود پاک نہیں چھوڑنا، تلاوت نہیں چھوڑنا، نماز نہیں چھوڑنا،عبادت کرتے رہنا، تھوڑے دنوں کی بات ہے جیسے ہی دل سے مرض دور ہو گا آپ کو سجدوں کی لذت ملنا شروع ہو جائے گی، تلاوت میں دل لگنا شروع ہو جائے گا۔ آپ مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بات کریں گے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو جائیں گے۔اللہ کی قسم! آپ کو محفل میں آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ذکر میں ایسا سرور آئے گا جو دنیا کے کسی کام میں نہیں آئے گا،ابھی تو دل میں مرض ہے،ابھی مزہ نہیں آرہا،ابھی سکون نہیں مل رہا۔

اب کہیں نہیں جانا

خدارا! دور مت چلے جانا، خدارا! بھاگ مت جانا، مسجد کو ٹھکانا بنالینا، نماز کو اپنا طریقہ بنالینا، مسجد کو ٹھکانہ بنالیجئے، نماز کو اپنا طریقہ بنالیجئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں سر جھکائے رکھنا اور رب ہی سے کہنا کہ مالک تیرا ذکر کرتا ہوں، سکون نہیں مل رہا، نماز پڑھ رہا ہوں سرور نہیں آرہا، خدا کی قسم! جس دن یہ دل سے مرض دور ہوا آپ کو وہ لطف زندگی کا ملنا شروع ہو جائے گا جو اس سے پہلے نہیں ملا۔

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کے واروں میں مت آیئے، یہ مردود ہمیں کبھی بھی توبہ نہیں کرنے دے گا، یہ لمبی امیدیں دلوائے گا، یہ ہمیں موت تک لے جائے گا

اور ہمیں موت بھی ایسے آسکتی ہے کہ ہم بغیر توبہ کے چلے جائیں گے۔

لمبی امیدیں دلانا

ایک آخری واقعہ سنا کر پھر اپنے بیان کو اختتام کی طرف لاتا ہوں ، شیطان کتنا مردود ہے، دو بھائی تھے، پہلی منزل پر چھوٹا بھائی دوسری منزل پر بڑا بھائی، بڑے بھائی کے پاس شیطان گیا، اس نے 40سال تک اللہ کی عبادت کی، اس کو شیطان جا کر کہتا ہے کہ میں نے اپنے علم سے یہ جانا ہے کہ تیری عمر 80 سال ہے، تو80 سال تک جیئے گا تو نے 40سال تک اللہ پاک کی عبادت کی ہے، نہ جوانی کی کوئی رنگینی دیکھی، نہ کوئی عیاشی کی، نہ کوئی گناہ کیے، تو نے کچھ بھی تو نہیں کیا۔ ایسا کر 20سال گناہ کرلے، زندگی کے مزے کرلے، آخری 20سال پھر توبہ کرلینا، اللہ پاک راضی ہو جائے گا۔

شیطان ہمیں بھی ایسے وسوسے دلاتا ہے کہ جو کرنا ہے کرلو پھر ان شاء اللہ حج پہ چلے جائیں گے پھر توبہ کرلیں گے۔ اللہ کریم معاف کر دے گا، یہی شیطان کا وار ہے۔

شیطان نے اس بندے کے دل میں یہ بات ڈالی کہ کچھ تو زندگی کے مزے کرلے وہ سوچنے لگا: یہ بات تو صحیح کر رہا ہے، میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں اگر میری زندگی 80 سال ہے تو 15-20 سال تو مزے کرلوں، اس نے سوچا کہ پہلی منزل پر میرا بھائی رہتا ہے، جو شرابی کبابی ہے، وہ سارے غلط کام کرنے والا ہے، مجھے کہیں اور جانے کی کیا ضرورت، اسی کے پاس ہی چلا جاتا ہوں، زندگی کے تھوڑے مزے اٹھالیتا ہوں۔

اللہ پاک کی شان دیکھیں، نیچے والے بھائی کے دل میں خیال آیا، مجھے گناہ کرتے ہوئے کتنے سال ہو گئے، میں نے کتنے گناہ کر لیے، اوپر میرا بھائی رہتا ہے، کیسا عبادت گزار،

نیکو کار اور ایک میں ہوں کہ بدکاریاں ہی ختم نہیں ہورہیں۔ چلو آج توبہ کرتا ہوں، اللہ پاک کی بارگاہ حاضر ہوتا ہوں، چھوٹا بھائی کہتا ہے: اب کہیں اور جانے کی کیا ضرورت ہے اوپر ہی تو بڑا بھائی رہتا ہے، ایسا نیک ہے، اس کے پاس جاؤں گا، وہ میری توبہ بھی کروا دے گا اور اللہ پاک سے میرا تعلق بھی بنا دے گا۔ اب وہ نیچے والا بھائی اوپر جانے کے لئے کمرے سے نکلا، اوپر والا بھائی وہ نیچے آرہا ہے اوپر والے کی نیت گناہ کرنے کی ہے، نیچے والے کی نیت توبہ کرنے کی ہے، نیت کا فرق دیکھئے، میں آج کے بیان میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ آج دل میں نیت کرلیجئے، آج اللہ سے دوستی کرلیجئے۔

سنیں: اللہ پاک کا کرنا کیا ہوا، اوپر والے بھائی کا پاؤں پھسلا، لڑکھڑاتا ہوا سیڑھیوں سے چھوٹے بھائی پر گرا، دونوں بھائی نیچے گرے، دونوں کا انتقال ہوگیا۔ اب فرشتے آئے، اللہ اکبر! بڑے بھائی کو تو رحمت کے فرشتے لینے آنے چاہئے تھے، 40سال تک نیکی کی تھی، چھوٹے بھائی کو تو ہمارے حساب سے عذاب کے فرشتے لینے آنے چاہئے تھے، اتنے گناہ کئے تھے، اللہ کریم کی شان دیکھیں، چھوٹے بھائی کو رحمت کے فرشتے لے جارہے ہیں کیونکہ اس نے توبہ کی نیت کرلی تھی، گھر سے چل پڑا تھا، اللہ پاک کی طرف بڑھ گیا تھا اور بڑے بھائی کو عذاب کے فرشتے لے گئے[1] کیونکہ وہ نافرمانی کے لئے چلا تھا، اللہ پاک کی نافرمانی کے لئے گھر سے چل پڑا تھا۔

اب نیت کا فرق دیکھ لیں، یہ ہے شیطان۔ ہوسکتا ہے آج ہی ہم میں سے کسی کو دنیا

---

1 ...حکایتیں اور نصیحتیں، ص42۔

سے جاناہو اور شیطان دل میں یہ خیال ڈال رہاہو کہ ابھی تو بہت ٹائم ہے۔ نہیں !! نہیں !! شیطان کے وسوسوں میں مت آنا، بس! آج سچی پکی توبہ کرنی ہے۔بیان کے آخر میں یہ بھی سن لیجئے کہ توبہ کس کو کہتے ہیں؟

توبہ کی کچھ شرائط ہیں

زبان سے کہہ دینا کہ یااللہ! میری توبہ۔ یہ بھی ٹھیک ہے لیکن! توبہ کے تین ارکان ہیں، توبہ کی 3 شرطیں ہیں، جب تک تینوں پوری نہیں ہوں گی توبہ قبول نہیں ہو گی۔ جی ہاں! توبہ کرنے کے لئے کوئی اجتماع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسجد میں اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس! میں جانوں میرا رب جانے۔ ایک لمحے میں توبہ ہو سکتی ہے۔ جی ہاں! بالکل توبہ ایک لمحے میں ہوتی اور رب کریم قبول بھی فرماتا ہے۔ سنئیں: اللہ پاک کیسے ایک لمحے میں توبہ قبول فرماتا ہے، چنانچہ

سچی توبہ جلدی قبول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہیں جارہے تھے، سامنے سے ایک بندہ آیا جس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی، ذرا غور سے سنئے گا: خلیفۃ المسلمین، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا لیا، آپ نے کہا: بوتل میں کیا ہے، وہ بندہ گھبرا گیا۔ کہا: اگر امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پتا چل گیا کہ میں شراب لے کے جارہاہوں تو مارا جاؤں گا۔ ڈرتے ڈرتے کہتا ہے: حضور! اس میں تو سرکہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے دکھاؤ۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا تصور کیجئے کہ شرابی جو شراب کی بوتل لئے حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہے ، آپس کی گفتگو میں کتنی دیر لگی ہو گی ، یہ چند سیکنڈ کی بات ہے ، اب وہ بندہ معلوم ہے کیا کہتا ہے ؟ اللہ پاک سے کہتا ہے : یا اللہ ! آج بچالے ۔ آج عمر سے بچالے ، ذلیل ہونے سے بچالے ، یا اللہ ! بس ! آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا ، بس ! مالک بچالے ۔ دل ہی دل میں کہہ رہا ہے اور کتنی دیر میں کہا ہو گا : 1 سیکنڈ ، 2 سیکنڈ ، 4 سیکنڈ اور اب ڈرتے ڈرتے بوتل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دی تو وہ شراب کی بجائے سرکہ بن چکی تھی ۔ (1)

یہ ہے توبہ ، بس ! اتنی دیر چاہئے ، بس ! وہ کنکشن چاہئے ، وہ رقت قلبی چاہئے ، وہ شرمندگی چاہئے تو توبہ کی جو 3 شرائط آج پہلے وہ سن لیجئے کہ توبہ کرنے سے پہلے ہمیں ان تینوں باتوں کا پتہ ہونا چاہئے تو آج ہم نے توبہ کرنی ہے مگر ان شرائط کے ساتھ کرنی ہے ۔

نمبر (1) پچھلے تمام گناہوں پر ندامت ، جو گناہ کئے ہیں ، اس پر شرمسار ہو ، شرمندہ ہو ۔

نمبر (2) جس حال میں توبہ کر رہا ہے گناہ چھوڑ دے ، ایسا نہیں کہ صبح فجر پڑھنے کا ارادہ بالکل نہیں ہے ، عشاء ابھی تک پڑھی نہیں ہے اور رات میں پڑھنے کا بھی ارادہ نہیں ہے اور کہہ رہا ہے یا اللہ ! جو نماز نہیں پڑھی معاف کر دے آئندہ پڑھوں گا ۔ نہیں توبہ بھی کرے اور اس وقت وہ گناہ چھوڑ دے تو پھر وہ توبہ ہوتی ہے ۔

(3) آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ ۔ وہ الگ بات ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر بندہ گناہ میں پڑ جائے ۔ شیطان یہ بھی بولتا ہے کہ توبہ کرنے کا کیا فائدہ ؟ میں تو پھر گناہ کر لیتا ہوں ۔ یہ

1 ... مکاشفۃ القلوب ، ص 28 ۔

بھی شیطان کا وار ہے۔ آج توبہ کرلو کیا معلوم گناہ کا موقع ہی نہ ملے، اس سے پہلے ہی موت آجائے۔ ہمارا کام توبہ کرنا ہے اور اللہ پاک سے عرض کرنا ہے کہ مولا! استقامت دے دے۔

صحبت نیک اور برا بناتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! آج ہم نے اپنے رب کے حضور سچی پکی توبہ کرنی ہے اور یہی دعوت اسلامی کا پیارا ماحول ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اللہ پاک کے قریب ہو جائیں، اللہ پاک کے نیک بندے بن جائیں۔ گناہوں والی زندگی کو چھوڑ دیں، گناہوں والی زندگی چھوڑنی ہے تو وہ کیسے چھوٹے گی، ہو سکتا ہے سب ہی دل میں نیت بھی کر رہے ہوں، آج سے پہلے بھی بہت بار توبہ کی ہوگی لیکن پھر کیوں نہیں بدلتے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی ایک بڑی وجہ معلوم ہے کیا ہے؟ ہم توبہ کرتے ہیں مگر جا کر ان ہی دوستوں میں بیٹھتے ہیں جو گناہ کرتے ہیں، ہم نمازی بنتے ہیں تو ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔ او بھئی! خیر تو ہے مولوی ہو گیا ہے، اب دوست ہی مذاق اڑانے والے ہیں تو پھر بندہ نماز ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اگر واقعی نیک بنناچاہتے ہیں، اگر واقعی آج یہ طے کرلیا ہے کہ اللہ پاک سے دوستی کرنی ہے۔ اب گناہ نہیں کرنے تو پھر ہمیں اپنی صحبت بھی بدلنی ہوگی۔ اپنی دوستیاں بھی بدلنی ہوں گی۔ دوست وہ ہوتا ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آجائے۔

اپنی دوستیاں بدل لیجئے

میرا آپ سب سے سوال ہے: آپ کا کوئی دوست ایسا ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ ہمارے دوست تو ایسے ہیں جس کو دیکھو تو سینما یاد آتا ہے، الٹے کام یاد آتے ہیں، ایسے

دوست نہیں چاہئیں۔دوست وہ بنایئے جسے دیکھ کر خدا یاد آئے۔میں گناہ کروں تو مجھے مسجد میں لے جائے،مجھے توبہ کروائے۔ہمارا مسئلہ بھی یہی ہے کہ ہم نے دوستیاں ہی ایسی رکھی ہیں۔عطر والے کی دکان دیکھی ہے،پیسے خرچ کرو نہ کرو فری کی خوشبو مل جاتی ہے۔

یہ ہے اچھی صحبت اور کہتے ہیں:

بُرے بندے دی صحبت یارو جیوَیں دکان لوہاراں
کپڑے بھاوَیں کُنج کُنج بیِّے چِنگاں پیَن ہزاراں

لوہار کی دکان پر جاکر جتنے بھی کپڑے بچالو،کپڑوں میں سوراخ ہو ہی جاتا ہے،یہی برے دوستوں کی صحبت کا حال ہے،کچھ لوگ کہتے ہیں:میں شراب نہیں پیتا،دوست پیتے ہیں، میں تو صرف بیٹھتا ہوں،میں جوا نہیں کھیلتا دوست کھیل رہے ہوتے ہیں،میں تو صرف کمپنی دیتا ہوں۔میں غلط کام نہیں کرتا اللہ کے بندو!یہ دوست ہی ہوتے ہیں جو آپ کو حرام کی طرف لے جاتے ہیں،آج آپ شراب نہیں پی رہے مگر کل ایک دن آئے گا کہ شرابی بن جاؤ گے،آج نشہ نہیں کر رہے،لوگ کہتے ہیں:نہیں میں تو صرف سگریٹ پیتا ہوں،یہی سگریٹ آگے جاکر پھر نشے والی سگریٹ بنے گی،آج تک کونسا ایسا شرابی اور جواری ہے، کوئی ایک نشئی بتادو کہ جس کو ماں باپ نے نشہ لا کر دیا ہو کہ بیٹا آج تونے اچھا کام کرلیا، آج تو شراب پی لے یا ہیروئن پی لے۔کون سے ماں باپ پلاتے ہیں؟ہمیشہ یہ غلط عادت دوستوں سے ہی لگتی ہے اور بندہ کہتا ہے:مجھے اپنے اوپر بڑا اعتماد ہے،میں تو صرف بیٹھتا ہوں،یہ بیٹھنے والا ہی آگے جاکے برباد ہوتا ہے۔دوست ہی چور بناتے ہیں،ڈاکو بناتے ہیں،غلط کاموں کی طرف لے جانے والے یہ دوست ہی ہوتے ہیں۔

خدارا! آج طے کرلیجئے کہ میں نے دوست کیسے بنانا ہے، دوست تو وہ ہونا چاہئے جو زندگی میں بھی مجھے گناہوں سے بچائے اور میں مر جاؤں تو میری قبر پر آکر بھی مجھے ثواب پہنچائے۔ ہمارے تو ایسے دوست ہیں جن کو جنازہ ہی نہیں پڑھنے آتا ثواب کیا پہنچائیں گے۔ اب آپ نے طے کرنا ہے کہ اگر واقعی نیک بننا ہے تو اپنی سنگتیں، اپنی دوستیاں بھی تبدیل کرنی ہوں گی اور آج کے دور میں آپ کو دعوت اسلامی ایسا ماحول دیتی ہے۔ ایسے دوست دیتی ہے جو ان شاء اللہ !زندگی میں بھی آپ کو کام آئیں گے اور مرنے کے بعد بھی آپ کے لئے ایصالِ ثواب کریں گے۔

آج میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کریں، آج پکی سچی نیت کرنی ہے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ان شاء اللہ۔ ایسا نعرہ لگائیں کہ شیطان بھی اِدھر سے بھاگ جائے۔ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ان شاء اللہ۔ فلمیں، ڈرامے نہیں دیکھیں گے، ان شاء اللہ۔ گانے باجے نہیں سنیں گے ان شاء اللہ۔ حرام روزی کے قریب بھی نہیں جائیں گے، ان شاء اللہ۔ شراب، جوئے اور غلط کاموں سے دور رہیں گے، ان شاء اللہ۔ آقا کی سنت کے مطابق زندگی گزاریں گے، ان شاء اللہ۔ اگر ان نیتوں پر استقامت چاہتے ہیں تو قافلوں میں سفر کیجئے، دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کیجئے، اللہ کریم مجھے اور آپ کو نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

28جون2015ء

کراچی، پاکستان

اللہ پاک سے محبت کیجئے

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.. عبادت کو چھپانے والا غلام
- ✿.. حلاوتِ ایمان کی 3 عادتیں
- ✿.. محبت کرنے کے اسباب
- ✿.. نیکیوں کو گناہ کی طرح چھپائیے
- ✿.. رب کی محبت میں عبادت
- ✿.. رب کے احسانات

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

ساقی کوثر، شافع روزِ محشر صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: لَیَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَیَّ اَقْوَامٌ حوض کوثر پر کچھ لوگ آئیں گے۔ مَّا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جنہیں میں کثرتِ درود کی وجہ سے پہچان لوں گا[1] یعنی جو دنیا میں کثرت سے درود پاک پڑھتے ہوں گے رسول عظیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حوض کوثر پر انہیں پہچان لیں گے اور جنہیں آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہچان لیں گے ان شاء اللہ! اپنے ہاتھوں سے انہیں جام پلائیں گے اور جو کوئی ایک بار وہ جام پی لے پھر اسے پیاس نہ لگے گی۔

درود پاک بہت خوبصورت وظیفہ ہے۔ یہ دنیا اور آخرت کے بہت سے کام سیدھے کر دیتا ہے۔ اب ایک اور تمنا ہم سب کے دلوں میں ہے، ہم سب چاہتے ہیں کہ جنت میں جائیں، یہ ہم سب کی تمنا تو ہے مگر ایک خوف بھی ہے، جس کو آپ کہیں کہ ڈر بھی ہے، پتا نہیں جنت ملے گی یا نہیں ملے گی مگر وہ بندہ کتنا خوش نصیب ہے کہ جو دنیا ہی میں جنت میں اپنا مقام دیکھ لے۔ سوچیں اس کے لئے کتنی بڑی خوشخبری ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

1 ...القول البدیع، ص 264۔

واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ جو کوئی شخص مجھ پر روزانہ ایک ہزار بار درود پاک پڑھے لَمْ یَمُتْ وہ نہیں مرے گا حَتّٰی یَرٰی جب تک کہ وہ دیکھ نہ لے مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ[1] جنت میں اپنا مقام یعنی جو ہزار مرتبہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے دنیا ہی میں جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب غور کیجئے، فضول باتوں کے لئے ہمارے پاس کتنا ٹائم ہے، گھنٹوں موبائل فون پر بات کرنے کے لئے ٹائم ہے، دوستوں میں بیٹھے ہیں تو کچہری کرنے کا ٹائم ہے، گھر میں جائیں تو ٹی وی دیکھنے کا ٹائم ہے، اگر ان تمام Timings میں سے ہم ایک درود ٹائم بنا لیں، بمشکل ہزار بار درود پڑھنے میں آدھا گھنٹہ لگتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد یہ بھی درود پاک ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ بھی درود پاک ہے۔ اتنا مختصر درود پاک اگر پڑھتے جائیں تو ہزار بار پڑھنے میں کوئی زیادہ ٹائم نہیں لگے گا مگر انعام تو دیکھئے۔

درود پاک کی فضیلت کی ایک آخری حدیث سن لیجئے، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً جو روزانہ مجھ پر 50 بار درود پاک پڑھے گا۔ کتنا درود شریف پڑھنا ہے؟ صرف 50 بار پڑھنا ہے، مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو مجھ پر روزانہ 50 بار درود پاک پڑھے گا، صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بروز قیامت میں اس سے مصافحہ کروں گا۔[2]

---

1 ...الترغیب والترھیب، 2/326، حدیث:2590۔
2 ...القول البدیع، ص282۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب بتایئے، اتنا تھوڑا کام اور اتنا بڑا انعام! پھر بھی ہماری زبان درود شریف نہ پڑھے تو پھر ہم سے بڑا قصور وار کوئی نہیں ہو گا۔ آیئے! نیت کریں کہ ان شاء اللہ! وقت نکال کر درود شریف پڑھیں گے، آج کل لوگ کہتے ہیں: اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت دیجئے، سچی بات یہ ہے کہ قیمتی وقت ہی وہی ہے جو اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ذکر میں صَرف ہو جائے۔ قیمتی وقت ہی وہی ہے جو اللہ پاک کی عبادت میں گزر جائے، باقی وقت تو ہم ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ قیمتی وقت میں سے وقت نہ دیجئے بلکہ اپنے وقت کو قیمتی بنایئے اور خدا ورسول کا ذکر کیجئے۔ آیئے! محبت کے ساتھ ایک بار پھر درود پاک پڑھ لیں:

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج میں جس موضوع پر بیان کرنے والا ہوں عام طور پر اس موضوع پر اتنا زیادہ کلام بھی نہیں ہوتا اور ہم اس طرف غور و فکر بھی نہیں کرتے۔ پہلے ایک واقعہ پیش کروں گا تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ میں کس موضوع کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مُکاشَفَۃُ الْقُلوب میں یہ واقعہ نقل فرمایا:

عبادت کو چھپانے والا غلام

پہلے زمانے میں غلاموں کی خرید و فروخت بھی ہوتی تھی، ایک آدمی نے غلام خریدا تو اس غلام نے کہا کہ اے میرے آقا! بیشک مجھے آپ لے لیجئے مگر میری 3 شرطیں ہیں: آدمی نے کہا: کون سی شرطیں ہیں؟ کہا: **پہلی شرط** یہ ہے کہ آپ مجھے فرض نماز سے منع نہیں کریں گے جب اس کا وقت آجائے گا میں نماز ادا کروں گا۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ آپ

مجھ سے دن میں جو چاہیں کام لیں، رات کو مجھے فارغ کردیں گے۔ آدمی نے کہا: ٹھیک ہے، غلام ہے، رات اسے آرام کرنا ہوگا۔ **تیسری شرط** کیا ہے؟ غلام نے کہا: آپ مجھے گھر میں الگ کمرہ دے دیں جس میں میرے سوا کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔

آدمی نے کہا: ٹھیک ہے یہ بھی ایک واجبی سی بات ہے۔ اب وہ آدمی غلام کو گھر لے آیا اور کہا کہ گھر میں کوئی کمرہ تلاش کرلو۔ غلام نے گھر کا ٹوٹا پھوٹا جسے ہم اسٹور وغیرہ کہتے ہیں وہ اس نے اپنے لئے پسند کرلیا، آدمی نے کہا: پورے گھر میں اتنے سارے کمرے ہیں تم نے یہ ٹوٹا پھوٹا کمرہ کیوں پسند کیا ہے؟ وہ غلام کہتا ہے: کیا آپ نہیں جانتے کہ ٹوٹا پھوٹا کمرہ بھی اللہ پاک کی یاد اور اس کے ذکر کی برکت سے باغ بن جاتا ہے۔ میرے لیے یہی کافی ہے۔ بہر حال آدمی نے کہا: بڑا انرالہ غلام ہے۔

غلام نے کام شروع کردیا، دن کو وہ کام کرتا، رات اپنے کمرے میں چلا جاتا۔ ایک دن وہ آدمی چلتے چلتے اس غلام کے کمرے تک پہنچا اور جب کمرے کو دیکھا تو بڑا حیرت انگیز منظر تھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے، کمرے کی چھت کھلی ہے اور اس غلام کے اوپر سے لے کر آسمان تک نور کی کرنیں جارہی ہیں اور وہ غلام بارگاہ الٰہی میں کچھ اس طرح فریاد کر رہا ہے کہ اے میرے مولا! میری مجبوری ہے اگر مجھے دن کو کسی شخص کی غلامی نہ کرنی ہوتی تو مولا! میں دن میں بھی تیری عبادت کرتا، رات بھی تیری عبادت میں گزارتا۔

آدمی اس غلام کے انداز کو دیکھتا رہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اپنی زوجہ سے بات کی۔

دوسرے دن میاں بیوی دونوں پہنچے اور پھر چھپ کر دیکھنے لگے پھر اسی طرح وہ غلام عبادت کر رہا ہے، کمرے کی چھت کھلی ہے اور آسمان تک نور کی کرنیں جارہی ہیں

اور وہ اللہ کریم کی مناجات میں، اللہ پاک کی یاد میں مصروف ہے۔ وہ میاں بیوی رات بھر یہ منظر دیکھتے رہے، صبح اس غلام کو بلایا، بلا کر کہا کہ ہم نے منظر دیکھا ہے، تم دن کو بھی رب کی عبادت کرنا چاہتے ہو، جاؤ! ہم نے اللہ پاک کی رضا کے لئے تمہیں آزاد کیا، اپنے رب کی دن میں بھی عبادت کرو، رات میں بھی عبادت کرو۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب اس پورے واقعے کا جو خلاصہ ہے، جو نچوڑ ہے، جو خوبصورت بات ہے، اب میں وہ بتانا چاہتا ہوں، غلام کے لیے سب سے بڑی نعمت آزادی ہے کہ کسی طرح میں آزاد ہو جاؤں، Free ہو جاؤں۔ اب جب اس غلام کو آزادی کا پروانہ ملتا ہے، وہ غلام کیا کہتا ہے؟ آسمان کی طرف سر اٹھا کر اپنے رب کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے:

یَا صَاحِبَ السِّرِّ اِنَّ السِّرَّ قَدْ ظَهَرَا اے صاحب راز، راز تو کھل گیا۔

وَلَا اُرِيْدُ حَيَوتِيْ بَعْدَ مَا اشْتَهَرَا اب راز کھلنے کے بعد میں زندگی نہیں چاہتا۔

اس کی چیخ بلند ہوئی اور وہ غلام زمین پر گرا اور دنیا سے چلا گیا۔[1] گویا وہ جو عبادت کرتا تھا، وہ جو اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ کرتا تھا، وہ رات بھر اللہ کریم کی بارگاہ میں جو التجائیں کرتا تھا، وہ یہ چاہتا تھا کہ میں جانوں اور میرا رب جانے، کسی اور کو یہ پتا نہ چلے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بڑی سمجھنے والی بات ہے۔ آج ہماری نیت کیا ہوتی ہے؟ اگر ہم عبادت کریں، ہم کوئی بھی نیک کام کریں، ہمیں یہ خواہش ہے کہ کسی طرح لوگوں کو پتا

---

1 ...مکاشفۃ القلوب، ص 39۔

Go to index

چل جائے۔ کسی طرح چرچا ہو جائے، کسی طرح اعلان ہو جائے اور وہ اللہ پاک کا بندہ، کسی کا غلام ہوتے ہوئے اس نے کہا: مولا! اب زندہ ہی نہیں رہنا، لوگوں کو پتا چل گیا کہ میں ایسا تیری بارگاہ میں مقبول ہوں۔ میرے لئے نور کی کرنیں آسمان سے اترتی ہیں، مولا! مجھے واپس بلالے۔ وہ غلام دنیا سے چلا گیا۔

نیکیاں چھپایئے

اس بات کو غور سے سمجھئے کہ کچھ عبادتیں ایسی ہوتی ہیں وہ چھپائی نہیں جاسکتیں۔ اب مسجد میں نماز پڑھنے جائیں گے وہ تو پتا ہی چل جائے گا لیکن جو عبادتیں چھپانے والی ہیں ہم وہ بھی لوگوں کو بتادیتے ہیں کہ کسی طرح، کسی بھی بہانے سے، کچھ بھی کر کے بس! لوگوں کو معلوم ہو جائیں۔ آپ نے اگر کسی کو صدقہ دیا ہے، خیرات دی ہے، کسی غریب کی مدد کی ہے، بہت اچھا کام کیا مگر دوسروں کو کیوں بتانا ہے؟ الحمدللہ! میں تو یہ بھی کرتا ہوں، میں وہ بھی کرتا ہوں، آج اللہ پاک نے بڑا کرم کیا یہ بھی کام مجھ سے لے لیا۔

ارے تہجد تو بندہ گھر میں اکیلے پڑھتا ہے ناں؟ مگر اس کے لئے بھی پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے کسی طرح بتاؤں کہ آج مابدولت نے تہجد بھی پڑھی ہے۔ بس یار! بڑا اتھکا ہوا ہوں، خیریت کیوں تھک گئے؟ بس الحمدللہ! اب تہجد سے اٹھ جاتا ہوں۔ ہم نے بتانا ہے، کسی بھی بہانے سے بتانا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اجتماع میں موجود سب سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، یہاں سب اپنے آپ سے، خود سے پوچھیں: میرے اور آپ کے پاس کتنی ایسی نیکیاں ہیں جو میں جانوں اور میرا رب جانے۔ شاید اگر غور کریں گے تو ہم نے اپنے حج تک لوگوں کو

گنوائے ہیں، ہم نے عمرے گنوائے ہیں، عمرے میں جا کر جتنے طواف کیے ہیں وہ بھی بتائے ہیں، حجر اسود کو جتنے بوسے دیے، وہ بھی لوگوں کو پکڑ پکڑ کر بتائے ہیں کہ میں نے اتنی بار بوسہ دیا۔ رمضان میں جتنے قرآن ختم کیے وہ بھی لوگوں کو بتاتے ہیں۔ ارے رجب، شعبان کے نفلی روزے رکھنے والا وہ بھی لوگوں کو بتارہا ہوتا ہے حالانکہ روزے کو باطنی عبادت کہا گیا ہے، جب تک بندہ نہ بتائے سامنے والے کو معلوم ہی نہیں چلتا کہ یہ روزے سے ہے۔

رمضان میں تو سب ہی روزے رکھ رہے ہیں مگر ماشاء اللہ! کئی لوگ رجب، شعبان کے روزے بھی رکھتے ہیں۔ لیکن سب کو بتاتے ہیں کہ ماشاء اللہ! میں رجب و شعبان کے نفلی روزے رکھتا ہوں۔ بھئی! کسی کو بتانے کی کیا ضرورت ہے؟ اسی طرح آپ اگر عطیہ دینا چاہتے ہیں تو کیوں چاہتے ہیں کہ مسجد میں امام صاحب اعلان کریں کہ فلاں حاجی صاحب نے پنکھے لگائے ہیں، فلاں حاجی صاحب نے AC لگایا ہے، فلاں نے کارپیٹ بچھا کر دیا ہے؟ ہم کیوں چاہتے ہیں؟ ہم کیا لوگوں سے انعام چاہتے ہیں؟ لوگوں سے واہ واہ چاہتے ہیں؟ یا رب کی رضا چاہتے ہیں؟ خدارا! اخلاص کی تعریف یاد رکھئے: اخلاص کا مطلب ہے کہ بندہ جس طرح اپنے گناہ کو چھپاتا ہے اس طرح اپنی نیکیوں کو چھپائے۔

نیکیوں کو گناہ کی طرح چھپایئے

کیا میں اور آپ چاہتے ہیں کہ میرے چھپے ہوئے گناہ لوگوں کو پتا چل جائیں؟ ارے!!! ارے!!! دروازہ بند کر دو کوئی دیکھ نہ لے۔ فلاں آتا ہے تو لوگ سیدھے ہو جاتے ہیں، نہیں یار! میں جو کر رہا تھا پتا نہ چلے۔ میرے گناہ کسی کو معلوم نہ ہو جائیں اور نیکیاں سب کو

پتا چلیں۔ آج کسی کے ساتھ 15 منٹ بیٹھیں ناں، صرف 15 منٹ، ہمیں تو لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملتا ہے، آپ کو بھی ملتا ہو گا۔ 15 منٹ بیٹھیں، 15 منٹ کے اندر لوگ 15 سال کی نیکیاں گنوا دیتے ہیں۔

اللہ پاک کی مہربانی سے 1994 میں حج بھی کیا تھا، سن 2000 میں عمرے کی سعادت بھی ملی۔ ہاں !!ہاں !!وہ جو ہمارے محلے کی مسجد ہے، اللہ پاک نے بڑا کرم کیا، وہ میں نے اپنے والد صاحب کے ایصال ثواب کے لئے بنوائی ہے۔ جی ہاں !وہ آپ کی دعوت اسلامی کا فلاں مدرسہ، اس کو بھی ہم ہر سال اتنے اتنے پیسے دیتے ہیں۔ بس !اللہ پاک کا بڑا کرم ہے، کبھی کبھی غریب بچیوں کی شادیاں بھی کروا دیتے ہیں۔ ارے حاجی صاحب !آپ سے یہ سب کس نے پوچھا تھا؟ آپ کیوں بتا رہے ہیں؟ یعنی 15-15، 20-20 سال پرانی نیکیاں بھی ہم سب کو یاد ہوں گی۔ ہم بھی عجیب لوگ ہیں۔ کل گناہ کیا تھا وہ یاد ہے؟ آج صبح غلطی ہو گئی وہ یاد ہے؟ ہمارے بزرگوں کا طریقہ، ان کا انداز کیسا ہوتا تھا؟ چنانچہ

بچپن کی غلطی ہمیشہ یاد

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے، بچپن میں ایک غلطی ہوئی تھی، جب بھی کپڑے سلواتے یا نیا کرتا لیتے اس کے گریبان پر وہ غلطی لکھتے تاکہ وہ یاد آتی رہے اور روتا رہوں، توبہ کرتا رہوں۔(1) وہ اپنی غلطیاں یاد رکھتے تھے جبکہ ہم غلطیاں تو بھولے بیٹھے ہیں مگر نیکیاں ساری یاد ہیں۔ زبان سے جھوٹ نکل گیا وہ بھول گئے، بدنگاہی ہو گئی وہ

1... فکر مدینہ، ص 83۔

بھی بھول گئے۔ آج ہمیں اپنا اندازِ زندگی بدلنا ہوگا، نیکیاں ضرور کرنی ہیں مگر نیکیوں کی حفاظت کیجئے، لوگوں کو بتانا چھوڑ دیجئے، ہم اپنی نیکیاں لوگوں کو کیوں بتائیں؟

رب سے محبت کیجئے

اس واقعے سے ایک اور بڑا خوبصورت مدنی پھول ملتا ہے، اور وہ **اللہ سے محبت** ہے۔ اپنے رب سے محبت کیجئے۔ اس غلام کو اپنے مولا سے کتنی محبت تھی! آج ہم اپنی فیملی سے محبت کرتے ہیں، دوستوں سے محبت کرتے ہیں، اپنے بزنس پارٹنر سے محبت کرتے ہیں، جو ہمارا کسٹمر ہے، جو ہمارا مستقل گاہک ہوتا ہے، ہم اس سے بڑا پیار کرتے ہیں۔ یہ ناراض نہ ہو جائے، وہ ناراض نہ ہو جائے، ان سب کا خیال ہے مگر اللہ پاک جس نے مجھے بنایا، جو میرا خالق، جو میرا مالک، جو روزانہ مسلسل نعمتیں دے رہا ہے، وہ ناراض نہ ہو جائے، کیا اس کا کبھی خیال آیا؟

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (پ2،بقرہ:165)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

محبت کے درجات

ایمان والوں کی یہ نشانی قرار دی گئی ہے کہ جو ایمان والے ہیں ناں وہ اللہ پاک سے شدت کے ساتھ پیار کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! محبت کے 3 درجے ہیں: **پہلے درجے** کی محبت ہمیں کھانے، پینے، کپڑے، خوشبو، اپنی گاڑی ان چیزوں سے محبت ہوتی ہے۔ **دوسرے درجے** کی محبت، وہ کس سے ہوتی ہے؟ اپنی فیملی سے، اپنے ماں باپ سے، اپنے بچوں سے، اپنی

Go to index

جان سے۔جب بچوں کی باری آتی ہے تو پھر ہم چیزوں کو نہیں دیکھتے، نہیں یار! قربان کر دو بس! بچے کو بچانا ہے۔ماں باپ کی باری آئے، انسان اپنا مال چھوڑ دیتا ہے۔یہ محبت کا دوسرا درجہ ہو گیا۔ایک ان سے اوپر کا بھی درجہ ہے وہ **تیسرا درجہ** ہے، جس میں انسان سب چیزوں سے زیادہ، اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرے اور اسلام میں یہ ضروری ہے کہ بندہ اپنے رب سے ایسی محبت کرے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسی محبت کرے اور یہ میں نہیں کہہ رہا۔قرآن مجید و فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے ۔ اللہ پاک نے درجے بیان کئے اور ان سے مجھے اور آپ کو محبت ہے۔ذرا سنیں کہ ہمیں کن کن سے پیار ہے۔اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ

(پ10، توبہ:24)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تم فرماؤ: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہ وہ تمام چیزیں ہیں ناں جن سے ہم پیار کرتے ہیں ؟ کمائی، پیسہ، بیوی، بچے، والدین۔گھر

بار۔ انسان کہتا ہے بڑی محنت سے گھر بنایا۔ یعنی یہ تمام چیزیں اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے سامنے ہوں، تو بھی ہمیں سب سے زیادہ پیار خدا اور رسول سے ہونا چاہیے۔ ان کا حکم آجائے پھر تمام چیزیں ختم مگر آج کیا ہم ایسے ہیں؟ جو شریعت کو ضرورت ہے کہ ہم اپنے رب سے محبت کریں۔ اور ذرا توجہ کیجئے، تھوڑا سا غور کیجئے کہ ہم سب ایمان والے ہیں مگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

حلاوتِ ایمان کی 3 عادتیں

جس شخص میں 3 خصلتیں ہوں وہ ایمان کی حلاوت پالے گا، جو ایمان کی مٹھاس ہے ناں وہ حاصل کرلے گا۔ ہم سب میں یہ 3 عادتیں ہونی چاہئیں:

(1) اللہ پاک اور اس کے رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ سب سے پہلے ترجیح خدا اور رسول کی ذات ہونی چاہیے۔

(2) کسی سے محبت کرے تو اللہ پاک کے لیے کرے۔ یعنی میرا کسی سے تعلق بھی ہو تو وہ اللہ کریم کے لیے ہو۔ ہمارا تعلق کس لیے ہوتا ہے؟ اس سے کاروبار کرنا ہے، میرا بڑا خیال رکھنے والا دوست ہے، مصیبت میں کام آتا ہے، مجھے اچھا بڑا لگتا ہے۔ کوئی نہ کوئی دنیاوی وجہ ہوتی ہے جس سے آپس میں تعلق ہوتے ہیں، اللہ پاک کی رضا کے لیے نہیں ہوتا۔

(3) اسلام لانے کے بعد دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (1)

---

1 ... مسلم، ص687، حدیث: 165۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب دیکھیے ان تمام چیزوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیسے ثابت کیا۔ یوں تو بہت سارے واقعات ہیں مگر ایک بڑا ہی خوبصورت واقعہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اجتماع میں بہت سارے نوجوان موجود ہیں، نوجوانوں کے بارے میں سنتے ہیں کہ ان میں سے بعض ٹرینڈ سیٹ کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ جیسا لباس پہنتا ہے تو سارے دوست ویسا ہی لباس پہنتے ہیں۔ جیسے بال بنالے باقی دوست کہتے ہیں یار! اب ہم نے ویسے ہی بال بنانے ہیں۔ کیا گھڑی پہنی ہے، اب ہم نے بھی ایسی گھڑی پہننی ہے۔ ایسے ہی شوز پہننے ہیں۔ کچھ لوگوں کا ایک اسٹائل ہوتا ہے جس کو لوگ اپناتے ہیں، اس انداز کو Follow کرتے ہیں۔

مکے کے شہزادے

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ یہ مکے کے شہزادے کہلاتے تھے۔ بہت خوبصورت، بڑے امیر گھرانے کے تھے، آپ بڑے مہنگے، بہترین اور اعلیٰ قسم کے نفیس لباس پہنتے تھے گویا یوں سمجھ لیجئے کہ وہ اس زمانے میں سب سے مہنگے لباس پہنتے تھے مگر جب اسلام لائے تو اللہ کریم سے محبت ہو گئی، اب سب چیزوں سے زیادہ پیار کرنا تھا ناں، ماں باپ ایمان نہیں لائے تھے، آپ کو گھر سے نکال دیا گیا۔ جب سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آئے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا کہ وہ اپنی گردن پر، اپنی پیٹھ پر مینڈھے کی کھال لپیٹے ہوئے آرہے ہیں۔ پہننے کو لباس نہیں تھا، گویا کھال لپیٹی تھی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو،

اللہ پاک نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے، میں نے اس کو اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ جب اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے، جی ہاں! حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مہنگی مہنگی پوشاک پہنتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے حبیب کی محبت نے اس کا یہ حال کر دیا جو تم اب دیکھ رہے ہو۔ (1)

اسلام کے پہلے مبلغ

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ یہ وہ عظیم صحابی ہیں، میری دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کو بھی بار بار مدینہ منورہ کی حاضری عطا فرمائے۔ جب بھی مدینے جانا، سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ضرور جایا کریں۔ احد شریف پر سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی ان کا مزار ہے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ مکہ پاک سے مدینہ طیبہ کی طرف جو پہلا مبلغ بھیجا گیا تھا وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس مدینے والے آئے تھے کہ ہمیں کوئی شخصیت تو دیں جو ہمیں دین سکھائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

اے دعوتِ اسلامی والو! آپ کو مبارک ہو جو قافلوں میں سفر کرتے ہیں، اپنے گھر بار کو چھوڑتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی دین کی خاطر بہت کچھ چھوڑا اور اپنے وطن تک سے ہجرت کرکے دوسرے مقامات پر چلے گئے، کوئی شروع میں مکہ سے مدینہ اور

(1)... حلیۃ الاولیاء، 1/ 153، حدیث:343۔

کوئی مدینے سے کہیں اور سفر اختیار کر گیا کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم تھا، آج مدینہ منورہ میں جو کروڑوں مسلمانوں کا آنا جانا ہے، جو اسلام کی رونقیں ہیں، یقیناً! یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہی برکت ہے مگر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو سب سے پہلے گویا اسلام کی دعوت لے کر، پیغامِ اسلام لے کر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے مدینہ تشریف لے گئے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! جب غزوہ احد ہوا تو بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی مبارک لاش کو جب دیکھا گیا تو آپ کے جسم پر ایک چادر تھی۔ سر چھپاتے تو پیر ظاہر ہو جاتے، پیر چھپاتے تو سر پر کپڑا نہیں تھا۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب یہ حال دیکھا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک آنکھوں میں آنسو آگئے۔ گویا: یہ وہی مکے کا شہزادہ تھا، جس کا ایک ایک لباس اتنا قیمتی تھا اور آج یہ حال ہے کہ دفن کرنے کے لیے پورا کفن موجود نہیں ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سر کو کفن سے ڈھک دو اور پیر پر گھاس ڈال دو اور ان کو اللہ کریم کے سپرد کر دو۔ (2)

رب سے کتنی محبت ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جو مالدار ہوتے ہوئے، اچھے بھلے

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، 1/152۔
2 ...مسلم، ص625، حدیث:2177۔

کھاتے پیتے ہوتے ہوئے جب اسلام کی بات آئی، اللہ پاک سے محبت کی بات آئی تو ان تمام چیزوں کو چھوڑا مگر آج میرا سوال یہ ہے کہ میں اور آپ اللہ پاک سے کتنی محبت کرتے ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں: جس نے اللہ پاک کی محبت کی خالص شراب چکھ لی اسے اس قدر خود رفتہ کر دیتی ہے کہ دنیا کی طلب سے بے نیاز کر دیتی ہے[1] اور وہ تمام لوگوں سے غیر مانوس ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک کی محبت کی وہ شراب مل جائے۔ تبھی تو بزرگان دین دعا کرتے ہیں، میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کتنا پیارا شعر لکھتے ہیں:

محبت میں اپنی گما یاالٰہی | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

رب سے محبت کرنے والے

ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام 3 قسم کے لوگوں کے پاس سے گزرے۔ تین گروہ تھے۔ تینوں بڑے کمزور، لاغر۔ ایک کے پاس گئے پوچھا خیریت، تم بڑے کمزور ہو گئے؟ کیا وجہ ہے؟ کہا: ہم جہنم کے خوف سے کمزور ہو گئے۔ فرمایا: اللہ پاک پر حق ہے کہ تم جس سے پناہ مانگتے ہو وہ تمہیں پناہ عطا فرمائے۔ آگے گئے دوسرے گروہ کو دیکھا وہ بھی کمزور۔ فرمایا: تم کیوں کمزور اور لاغر ہو گئے؟ عرض کی: جنت کے شوق میں لاغر ہو گئے۔ فرمایا: اللہ پاک پر حق ہے تم جس کی تمنا اور امید رکھتے ہو وہ تمہیں عطا فرمائے۔ تیسرے گروہ کے پاس جب گئے تو ان کے چہروں سے بڑا نور ٹپک رہا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: تم کیوں لاغر

---

1 ...فیضان صدیق اکبر، ص 52۔

ہو گئے ؟ کہا: اللہ پاک کی محبت میں، اللہ پاک کے شوق میں لاغر ہو گئے۔ فرمایا: تم مقربین الٰہی ہو۔ تم اللہ کے مقرب بندے ہو۔ (1)

رب کی محبت میں عبادت

پیارے اسلامی بھائیو! میں بڑی باریک بات کرنے جارہا ہوں۔ دیکھیں، غور کریں۔ ایک بندہ اس لیے نماز پڑھتا ہے کہ نماز پڑھنا فرض ہے اور نماز پڑھوں گا تو جنت ملے گی۔ انعام کی حرص میں عبادت کرنا۔ دوسرا بندہ اس لیے گناہ نہیں کرتا کہ شراب پیوں گا تو جہنم میں جلنا پڑے گا۔ وہ کیا کر رہا ہے؟ وہ جہنم کے خوف سے، عذاب کے خوف سے گناہ چھوڑ رہا ہے۔ یہ دونوں باتیں ٹھیک ہیں مگر جو تیسرا درجہ ہے ناں، میں نماز اس لیے پڑھتا ہوں کہ میرا رب راضی ہو جائے۔ میں گناہ اس لیے نہیں کرتا کہ میرا رب ناراض نہ ہو جائے۔ ارے جسے اللہ پاک سے محبت ہو جائے وہ خود ہی عبادت کرتا ہے کیونکہ میرے رب کی رضا اس میں ہے۔ میں سجدہ کروں، میں تلاوت کروں۔ ارے تلاوت کرنا کبھی سوچا ہے کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے؟ نماز پڑھنا یہ رب سے کلام ہے جیسا کہ

رب سے سرگوشی کرنا

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز ادا کرنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے لٰہذا دیکھ لے کہ اس سے کیسے سرگوشی کر رہا ہے (2) قرآن شریف اللہ پاک کا کلام ہے لیکن یہ محبت کی باتیں ہیں۔ پہلے

---

1 ...احیاء العلوم (مترجم)، 5/13۔

2 ...مستدرک للحاکم، 1/503، حدیث: 895۔

اللہ پاک سے پیار تو ہو جائے۔ آج زمانے سے پیار ہے، یہ ناراض نہ ہو جائے، وہ ناراض نہ ہو جائے۔ نہیں نہیں !! یہ کرنا پڑے گا ورنہ گھر والے ناراض ہو جائیں گے، فیملی ناراض ہو جائے گی۔ یہ ضروری ہے ورنہ پارٹنر ناراض ہو جائے گا۔ ارے کیا کروں جناب! دوستوں میں کرنا پڑتا ہے ورنہ دوست ناراض ہو جائیں گے۔ یہ سارے کام کرتے وقت یہ یاد نہیں آیا کہ رب ناراض نہ ہو جائے۔

محبت کرنے کے اسباب

رب سے محبت کی بات چلی ہے تو عام طور پر محبت کی چند وجوہات ہوتی ہیں جس کی وجہ سے کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے، بندہ حسین ہو، خوبصورت ہو، اس سے بڑا پیار ہو جاتا ہے، بڑا اچھا لگتا ہے۔ آپ ذرا سوچیں کہ دنیا کی ساری خوبصورتیوں کو بنانے والا کون ہے؟ آج دنیا میں اللہ پاک نے کیسے کیسے خوبصورت لوگ بنائے، خوبصورت زمین، خوبصورت آسمان اور تمام خوبصورت لوگوں میں جس حسین کو بنایا وہ کون ہیں، ان کے بارے میں شاعر کیا خوب لکھتے ہیں:

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا | یوسف کو ترا طالب دیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر | کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

نعمتیں دینے والا رب

ذرا غور تو کیجئے کہ مخلوق ایسی ہے تو خالق کیسا ہو گا؟ لوگ تصویر کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ جب تصویر ہے ایسی ہے تو مصور کیسا ہو گا؟ اب ذرا غور کیجیے گا جنت رب کی عظیم نعمت ہے جس کے بارے میں احادیث ہیں کہ اس میں وہ وہ نعمتیں ہوں گی جس کے بارے میں تصور بھی

نہیں کیا جاسکتا، آج دنیا میں سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے، آپ سوچیں یار ایسا بیڈ ہونا چاہیے، تھوڑے دنوں بعد انٹرنیٹ پر پتا چل جاتا ہے ایسا بیڈ بھی آگیا ہے۔ یار ایسا موبائل ہونا چاہیے، تھوڑے دنوں بعد بس سوچتے ہیں چیز آجاتی ہے، ایسی گاڑی ہونی چاہیے، وہ بھی آجاتی ہے۔ یعنی آپ کا تصور جہاں جہاں پہنچتا جارہا ہے، دنیا ہی میں وہ چیزیں ملتی جارہی ہیں، نظر آجاتی ہیں مگر جنت وہ ہے، احادیث میں اس کی نعمتوں سے متعلق ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل کا خیال گزرا۔ یعنی ایسی ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا ان کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا مگر جب جنتی جنت میں جائیں گے تو رب کا بڑا شکر ادا کریں گے اور ان نعمتوں کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے مگر جنتیوں پر جو سب سے بڑا انعام ہو گا وہ رب کا دیدار کروایا جائے گا روایتوں میں الفاظ ملتے ہیں: جب جنتی رب کا دیدار کریں گے تو جنت کی نعمتوں کو بھی بھول جائیں گے۔ (1)

رب کے احسانات

محبت کی ایک اور وجہ یہ ہوتی ہے کہ انسان جب کسی کی بہت مدد کرتا ہے، اس کے اوپر احسان کرتا ہے، بندہ کہتا ہے: اس نے مجھ پر اتنی مہربانی کی، میرا کاروبار نہیں تھا، کاروبار لگا دیا، ایک بار قرضہ چاہیے تھا، قرضہ دے دیا، مصیبت میں تھا میری مدد کر دی۔ کبھی سوچا کہ رب کی نعمتیں کتنی ہیں؟ رب نے ہم پر کتنے احسان کئے ہیں؟ آج میں اور آپ یہاں

(1) ...مسلم، ص110، حدیث:181۔

بیٹھے ہیں، کئی لوگ ہسپتال میں پڑے ہوں گے۔ آج میں اور آپ چل کر آئے ہیں، کبھی یہ پیر کی نعمت کے بارے میں سوچا، کبھی ہم نے زبان کی نعمت کے بارے میں سوچا، کبھی آنکھ اور کان کی نعمت کے بارے میں سوچا؟ شکوے شکایات تو بڑے کرتے ہیں کہ آج کل کاروبار نہیں ہے، کئی بار ہم بڑے بڑے گھروں میں گئے، بڑے بڑے آفس اور دفتر میں جاتے ہیں، اتنا بڑا آفس، باہر چوکیدار بھی کھڑا ہے، اتنے سارے بندے بھی بیٹھے ہیں، گاڑی باہر کھڑی ہے، کمرے میں A.C بھی چل رہا ہے، پوچھیں کیا حال ہیں؟ سب خیر خیریت تو ہے؟ اس طرح کے جوابات سننے کو ملتے ہیں، بس جناب! بڑا پریشان ہوں، بڑا مصیبت میں ہوں، کاروبار بالکل نہیں چل رہا۔ بھائی! کیوں شکوے کرتے ہیں؟ اللہ پاک نے لاکھوں کروڑوں سے اچھا بنایا ہے۔ کبھی شکر بھی ادا کرلیا کریں۔

جوتے نہیں تو کیا ہوا پیر تو ہیں

ایک بزرگ ننگے پاؤں بازار میں چل رہے تھے۔ دل میں خیال آیا کہ غریب ہوں، پیر میں جوتا بھی نہیں تو ابھی وسوسہ آیا ہی تھا کیا دیکھا کہ ایک شخص اس کے پیر ہی نہیں تھے۔ آپ نے توبہ کی، یا اللہ! میرے پاس جوتے نہیں ہیں، اس کے پاس تو پیر ہی نہیں ہیں۔[(1)] تو ہمیشہ اپنے سے نیچے والوں کو دیکھیں جیسا کہ قرآن میں رب فرماتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (پ13، ابراہیم:34)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے۔

1...گلستان سعدی، ص95۔

نعمتیں شمار نہیں کر سکو گے

اپنے اوپر غور کرتے چلے جائیں کہ اللہ پاک نے مجھے زبان دی ہے، کبھی گونگے کے پاس جائیں وہ اشارے کر کر کے تھک جاتا ہے اور سامنے والا اس کی بات نہیں سمجھ پاتا، رب نے مجھے زبان دی میں اس سے پیار نہ کروں۔ رب نے مجھے ہاتھ دیے، پیر دیے اور پھر اگر جسم کو دیکھیں، اللہ پاک کتنا کریم ہے اور کیسا شاندار بنانے والا ہے، لوگ ڈیزائنر کی، انجینئر کی بڑی بات کرتے ہیں کہ کیا گھر بنایا ہے، کیا بلڈنگ بنائی ہے، یہ ہیں تو بہترین فن کا شاہکار ہے، انسان ہی کو دیکھ لیجئے۔ اللہ پاک کی قدرت کا وہ شاہکار ہے۔ ایک ہاتھ چھوٹا بڑا ہوتا تو ہم زندگی کیسے گزارتے؟ ایک پیر بڑا، ایک پیر چھوٹا ہوتا ہم زندگی کیسے گزارتے؟ بیلنس ہی نہیں بنتا۔ اللہ پاک نے بیلنس جسم بنایا ہے۔ بہت ساری چیزوں پر بات ہو سکتی ہے، بیان کا ٹائم تھوڑا ہے۔

یہ ناخن جو ہے، یہ اللہ پاک نے معلوم ہے کیوں عطا کیے ہیں؟ تاکہ ہم باریک چیزوں کو پکڑ سکیں۔ اگر یہ ناخن نہ ہوتے ہم کیسے پکڑتے یعنی ایک ایک چیز کا خوبصورت استعمال ہے۔ ہمیں دانت دیے، یہ کتنا خوبصورت مکسچر ہے، ہم سبزی بھی کھا سکتے ہیں، ہم گوشت بھی کھا سکتے ہیں، ان دانتوں کے ذریعے ہم کتنے استعمال کرتے ہیں اور یہی دانت اگر کالے ہوتے، لال ہوتے، کیسی عجیب شکلیں ہو جاتیں!!! رب نے سفید دانت دیئے تاکہ جو خوبصورتی ہے وہ بھی برقرار رہے۔ ایسی حکمت والا، ایسی قدرت والا!

اگر دنیا میں کسی کی مہارت سے محبت کرتے ہو، دنیا میں کسی کے کام سے محبت کرتے ہو، دنیا میں کسی کے حسن سے محبت کرتے ہو، دنیا میں کسی کے احسان سے محبت کرتے ہو،

تو پھر کون ہے رب کے سوا جس سے محبت کی جائے؟ میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری بڑا پیارا شعر فرماتے ہیں:

محبت میں اپنی گما یاالٰہی | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

خالق کائنات کی تخلیقات

پیارے اسلامی بھائیو: قرآن مجید و فرقان حمید میں جابجا رب نے اپنی قدرت کے بارے میں خود فرمایا اور کہا غور کرو۔ بڑی خوبصورت آیت ہے، ارشاد ہوتا ہے:

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ (پ30، غاشیہ:17)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔

علماء تفسیری نکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ اونٹ کی بات کیوں کی گئ؟ یہاں کوئی اور جانور، شیر بھی لا سکتا تھا، شیر کا بھی ذکر ہو سکتا تھا، ہاتھی بہت بڑا ہے اس پر بات کی جاسکتی تھی مگر اونٹ پر غور کریں نا یہ اللہ پاک کے عجائبات میں سے ایک عجوبہ ہے۔ مثال کے طور پر بہت سارے جانور ایسے ہیں جس کا ہم دودھ پیتے ہیں، گوشت بھی کھاتے ہیں، اس پر سواری نہیں کرتے، جیسے بکری ہے ہم سواری نہیں کرتے، اس کا دودھ بھی لیں گے، گوشت بھی لیں گے۔ اچھا بہت سارے ایسے ہیں سواری کرتے ہیں اس کا گوشت نہیں کھاتے جیسے گدھا ہے، گھوڑا ہے، خچر وغیرہ ہے۔ اونٹ ایسا ہے جس پر سواری بھی کر سکتے ہیں، جس کا دودھ بھی لے سکتے ہیں، جس کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں، اتنا بڑا ہونے کے باوجود بچے کے ہاتھ میں نکیل دیں چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ ریگستان کے اندر چلتا ہے پھر کئی کئی دن تک بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: دیکھو یہ ہم نے کیسے بنایا؟ اللہ پاک کی

Go to index

قدرت کے نظاروں کو دیکھو، کیسا خالق ہے! پھر فرمایا:

وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ

(پ30، غاشیہ:18-20)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیاہے۔ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔ اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔

دو سمندر ملتے نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہ رب کی قدرت کے نظارے ہیں۔ ہم بار بار بہت ساری سورتیں پڑھتے ہیں، خاص طور پر سورہ رحمن تو جتنی بار پڑھیں رب کی نعمتوں کا تذکرہ ہے، آپ جنوبی افریقا کے شہر کیپ ٹاؤن جائیں بلکہ دنیا کی کئی جگہوں پر اللہ پاک کی قدرت کا یہ نظارہ ہے:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

(پ27، رحمن:19-21)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اس نے دو سمندر بہائے کہ دونوں ملے ہوئے (لگتے) ہیں۔ ان کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

دنیا نے دیکھا، اب تو انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے کہ دو سمندر ہیں مگر ملتے نہیں ہیں، دیکھنے میں ملے ہوئے ہیں مگر کوئی روک ہے جو نظر نہیں آتی۔

رب خود فرماتا ہے یہ زمین دیکھو، یہ زمین سے رب نے کیسے اناج اگایا اور ہمارے لیے کیسی

کیسی نعمتیں اگائیں! رب فرماتا ہے:

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

(پ27، رحمٰن:10-13)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اس نے مخلوق کے لیے زمین رکھی۔ اس میں پھل میوے اور غلاف والی کھجوریں ہیں۔ اور بھوسے والا اناج اور خوشبو دار پھول ہیں۔ تو (اے جن و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

ارے رب نے اپنی نعمتوں کو کتنی بار یاد دلایا اور کیسے کیسے کمالات کو یاد دلایا!

بغیر پلر کے عمارت

پیارے اسلامی بھائیو! خود قرآن مجید و فرقان حمید میں رب فرماتا ہے، آسمان کو دیکھو۔ بڑی بڑی بلڈنگیں دیکھی ہوں گی، پلر لگانے پڑتے ہیں، جتنی اونچی چھت ہے اتنی زیادہ سپورٹ دینی پڑتی ہے مگر یہ آسمان کیسے کھڑا ہے؟ کوئی پلر نہیں، کوئی سوراخ نہیں۔ رب فرماتا ہے:

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ

(پ29، ملک:3-4)

ترجمہ کنزُ العِرفان: وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے (اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی۔

ہمیں حکم فرماتا ہے کہ میرے آسمان کو دیکھو۔ ارشاد ہوتا ہے: الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا جس نے سات آسمان بنائے، ایک کے اوپر دوسرا، مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ تو رحمن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے؟، اس کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھ یہاں بلڈر موجود ہیں، ایک بندہ بلڈنگ بنائے، دوسرا آکر کہتا ہے: فلاں ٹائل اچھی نہیں لگائی، فلاں اسٹرکچر ٹھیک نہیں بنایا، اگر یہ کرتا تو زیادہ اچھا تھا۔ رب ساری دنیا کو دعوت دیتا ہے ، دیکھو میرے آسمان کو، رب کے بنانے میں کیا فرق دکھتا ہے:

فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی۔

سورج اور زمین کا فاصلہ

پیارے اسلامی بھائیو: آج میرے پاس اس موضوع پر بہت سارا مواد موجود ہے لیکن ہمارے پاس ایک ٹائم مختصر ہے، رب کی شان، رب کی قدرت اور اس کے عجائبات قدرت پر بہت کچھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ ایک بڑا انگریز سائنسدان تھا، اس نے 1960 میں اپنی ایک تحقیق لکھی۔ وہ کہتا ہے کہ زمین اور آسمان پر میں نے بہت تحقیق کی، حساب کتاب کئے۔ اور اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ سورج اور زمین میں جو فاصلہ ہے وہ اتنا ناپا تلا ہے، اتنا حساب کتاب سے سیٹ کیا گیا ہے کہ اگر یہ فاصلہ کم ہو جائے اتنے لمبے دن ہو جائیں کہ سورج کی تپش تمام کھیتوں کو بھون کر رکھ دیتی اور راتیں اتنی لمبی اور سرد ہو جاتیں کہ تو وہ رات اسے ٹھنڈا کر کے اتنا ٹھنڈا کر دیتی کہ لوگ مر جاتے۔ پھر کہتا ہے کہ

سورج کا جو درجہ حرارت ہے یہ °9940F (ڈگری فارن ہائیٹ) یعنی °5505C ہے، جبکہ اس کے مرکز کا درجہ حرارت °27F ملین (ڈگری فارن ہائیٹ) یعنی °15C ملین سے بھی زیادہ ہے۔

سورج اور زمین کے درمیان اوسط فاصلہ 93 ملین میل (150 ملین کلومیٹر) ہے۔

اگر یہ فاصلہ تھوڑا بھی کم یا زیادہ ہوتا تو زمین کا درجہ حرارت زندگی کے لیے ناممکن ہو جاتا کیونکہ اگر یہ فاصلہ کم ہوتا تو زمین بہت گرم ہو کر تمام پانی کو بخارات میں بدل دیتی اور اگر یہ زیادہ ہوتا تو زمین جم کر برف کا گولا بن جاتی۔ یہ رب کی قدرت کے وہ نرالے انداز ہیں کہ جب سے کائنات بنی ہے یہ ایک ہی رفتار میں، ایک ہی حساب و کتاب کے مطابق دن اور رات ہو رہے ہیں۔

وہی خدا ہے

پھر وہ کہتا ہے: یہ ساری تحقیق کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ دنیا ایسے ہی نہیں بنی، اس کو کوئی بنانے والا ہے، کوئی خالق ہے، جس کی قدرت سے، جس کے حکم سے یہ دنیا چل رہی ہے۔ اب یہ باتیں آپ نے سنی، اب میں رب کے قرآن پاک کی کچھ آیتیں سناتا ہوں۔ آپ کی سائنس نے 1960 میں جا کر یہ ثابت کر رہی ہے یہ فاصلہ، یہ Distance کتنا ہے، یہ حساب و کتاب کتنا ہے، یہ Calculation کتنی ہے، میرا رب قرآن مجید میں کیا فرماتا ہے اور آپ یہ آیتیں بار بار قرآن میں پڑھتے ہیں۔

اے سورہ یس پڑھنے والو! قرآن ضرور پڑھیں مگر اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھیں۔ رب فرماتا ہے:

Go to index

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ

(پ23،یس:39)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے۔

یعنی آپ نے دیکھا ہو گا چاند جو ہے پہلے دن بالکل ہلال کی مانند ہو جاتا ہے، اس کی منزلیں ہوتی ہیں۔ پھر فرمایا:

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ

(پ23،یس:40)

ترجمہ کنزُ العِرفان: سورج کو لائق نہیں کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک ایک دائرے میں تیر رہا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ قرآن ہمیں بتا رہا ہے کہ یہ سارا سسٹم، یہ ساری Calculation رب کی بنائی ہوئی ہے پھر ہم اپنے رب سے محبت کیوں نہ کریں؟ پھر اس قدرت والے سے پیار کیوں نہ کریں؟ پھر کیوں دنیا والوں کے پیچھے جائیں؟ اپنے رب سے کیوں نہ مانگیں؟ جو مصیبتوں کو دور کرنے والا، جو ہمیں رزق عطا کرنے والا ہے اور یہی بات قرآن فرماتا ہے۔ غور سے سنیں، اتنی ساری باتیں بیان کرنے کے بعد رب خود فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ

(پ30،انفطار:6)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔

کیوں اپنے کریم رب سے دور بھاگتا ہے؟ کیوں اپنے رب کی بارگاہ میں سر کو نہیں جھکاتا؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں سب سے پیار ہے، ہمیں رب سے پیار ہونا چاہیے۔ ہمیں سب پر بھروسہ ہوتا ہے، اپنے رب پر ہم بھروسہ نہیں کرتے، ہم اپنے رب پر توکل نہیں کرتے، مشکل آتی ہے دنیاوالوں کے پاس جاتے ہیں، ارے! اپنے رب کی بارگاہ میں کیوں نہیں سر جھکاتے؟ جو حل المشکلات ہے، جو پریشانیوں کو حل کرنے والا ہے۔

رب پر توکل کیجئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اگر تم اپنے رب پر ایسا بھروسا کرو جیسا بھروسا کرنے کا حق ہے، وہ تمہیں ایسے رزق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو رزق عطا فرماتا ہے۔ صبح خالی پیٹ جاتے ہیں، شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ وہ رب تمہاری مدد فرمائے گا۔(1)

بس! اللہ دیکھ رہا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے رب سے محبت کیجئے، والہانہ محبت کیجئے اور اس کی ناراضی والے کام نہ کیجئے۔ اب آخر میں ایک میسج یہ دینا چاہوں گا کہ عام طور پر جب رمضان کا مہینہ ہوتا ہے، روزانہ افطار سے پہلے دستر خوان پر بہت سارے ٹھنڈے مشروبات ہوتے ہیں، فروٹ ہوتا ہے، آپ افطار سے پہلے اسے نہیں کھاتے۔ بڑی پیاس لگی ہوتی ہے، کمرہ بند بھی ہو، کوئی دیکھ بھی نہ رہا ہو، آپ پانی نہیں پیتے، آپ کیا بلکہ دنیا کے کروڑوں اربوں لوگ جو روزہ رکھ رہے ہیں، کوئی ایسا نہیں کرتا۔ کمرہ بند کر دیں چھوٹے بچے کو بلائیں کہ بیٹا

(1)...ابن ماجہ 4/452، حدیث:4164۔

روزہ ہے پانی پی لو، وہ بھی نہیں پیتا۔ کیا وجہ ہے؟ وہ کہتا ہے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے، ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کریم دیکھ رہا ہے۔

یہ رمضان ہمارا ایمان کتنا پختہ کر گیا کہ اللہ دیکھ رہا ہے، روزے میں پانی نہیں پیتے ہو مگر جب گناہ کرتے ہیں تو یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ جھوٹ بولتے وقت یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ فلمیں، ڈرامے، گانے، باجے دیکھتے سنتے وقت، بے حیائی کے کام کرتے وقت، انٹرنیٹ پر برے مناظر دیکھتے وقت، حرام روزی کماتے وقت، اپنے مسلمان بھائیوں پر ظلم کرتے وقت یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ کیا معاذاللہ یہ ایمان تو کسی کا نہیں ناں کہ اللہ پاک فقط روزے میں دیکھتا ہے، اس کے بعد نہیں دیکھتا؟ اللہ پاک صرف رمضان میں دیکھتا ہے اس کے بعد نہیں دیکھتا؟ خدارا! اپنے رب سے محبت کیجئے اور جس سے محبت ہو اسے ناراض نہیں کیا جاتا۔

رب کی محبت بخشش کا ذریعہ

رب سے محبت والے کیسے بخشے جاتے ہیں؟ ایک بزرگ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے: ان کا انتقال ہوا، سنیں! ان سے پوچھا گیا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا: اللہ پاک نے بخش دیا۔ کہا: کیسے بخش دیا؟ کہا: میں ایک دعا کیا کرتا تھا۔ رب کی بارگاہ میں عرض کرتا تھا: یا اللہ! اگرچہ میں تیری عبادت میں کمزور ہوں مگر تیری محبت میں کمزور نہیں ہوں۔ بس! میں یہ دعا کرتا تھا۔ اللہ کریم کی محبت کام آگئی اور میری بخشش کر دی گئی۔[(1)] خدارا! اپنے رب سے پیار کیجئے۔ رب کی رضا والے کام

---

1 ...حکایتیں اور نصیحتیں، ص494۔

کیجئے۔ کوئی بھی کام کرتے وقت یہ چیک کیجئے کہ اللہ پاک ناراض تو نہیں ہو گا؟ یہ اتنی مہربانیاں اس کی ہیں اور میں اسی کو ناراض کروں؟

رب کو ناراض مت کرنا

ویسے ہم بڑے عجیب لوگ ہیں۔ مثال کے طور پہ ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو ملازم ہوں گے، جو کسی کے پاس نوکری کرتے ہوں گے، آپ کو سیٹھ یا Boss کبھی بونس دے دے، اچھے پیسے دے دے، ہم کہتے ہیں: یار! اب اس کو ناراض نہیں کرنا۔ اتنا اچھا اور مہربان سیٹھ ہے مگر عجیب معاملہ یہ ہے کہ دنیا میں جس کو رب جتنی نعمتیں دیتا ہے، غریب ہوتا ہے دعا کرتا ہے یا اللہ! پیسے دے دے۔ جیسے ہی پیسے آتے ہیں، ہونا کیا چاہیے تھا؟ اور عبادت بڑھتی اور سجدے بڑھتے مگر جیسے جیسے پیسے بڑھتے گئے گناہ بڑھتے گئے۔ یا اللہ! اولاد دے دے، اولاد ہو گئی، اب اولاد کے معاملے میں بندہ شیر ہو گیا۔ شادی کرنی ہے، یا اللہ! میرا رشتہ ہو جائے، شادی کی نعمت ملی تو گھر میں گناہوں بھرے کام شروع ہو گئے۔ یعنی عجیب لوگ ہیں کہ نعمتیں بڑھتی جاتی ہیں، ہونا یہ چاہیے تھا جس کی نعمتیں بڑھی ہیں اس کے سجدے بڑھتے، اس کا شکر بڑھتا، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کی التجائیں بڑھتیں مگر ہمیں رب جتنی نعمتیں دیتا ہے ہم اسی نعمت کو اس کی ناراضی والے کام میں استعمال کرتے ہیں۔

خدارا! اپنے رب سے سچی محبت کی مشق کیجئے، پریکٹس کیجئے اور پھر اس محبت پر عمل کیجئے کہ جب بھی عبادت کریں اس لیے کرنا ٹھیک ہے کہ جنت مل جائے گی، اس لیے کرنا ٹھیک ہے کہ جہنم سے بچ جائیں گے مگر عبادت کا لطف یہ ہے کہ میں اپنے رب کی رضا کے

لیے کروں کسی اور کے لیے نہ کروں۔ میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو۔ اللہ کرے ہمارا عمل ایسا ہو جائے کہ کسی اور کے لیے نہ ہو۔

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی

رب کریم مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی سچی محبت عطا فرمائے۔ زبانی دعوی تو میں بھی کرتا ہوں، آپ بھی کرتے ہیں، اصل امتحان جب آتا ہے جب واقعی کوئی امتحان کی گھڑی آئے۔ کوئی ایسی ڈیل یا سودا سامنے آجائے جو حرام ہے، رب کی ناراضی والا کام ہے اور اب میں فیصلہ لوں کہ مجھے یہ پیسے نہیں چاہیے، مجھے اللہ پاک سے محبت ہے۔ فیملی میں کوئی ایسا فنکشن آجائے، کوئی ایسی تقریب آجائے کہ اب ایک غلط کام کرنا ہے، اب امتحان ہے، میں نے یہ نہیں کرنا، اللہ پاک ناراض ہو جائے گا۔ فیملی اپنی جگہ لیکن میں رب کو ناراض نہیں کر سکتا۔ اللہ پاک سے محبت کا اظہار تو جب ہو گا ناں جب آپ کوئی چیز قربان کریں گے۔ وہ تو دیے جارہا ہے، باری تو میری اور آپ کی ہے، ثابت کریں کہ ہم دل سے اپنے رب سے پیار کرتے ہیں اور پھر ذرا سوچیں جو رب کے پیارے ہو جائیں گے، ان کی مشکلیں، مشکلیں کیسے رہیں گی؟ ان پر کیسے عطاؤں کی بارش ہو گی۔

دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں اسی طرح اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے جام بھر بھر کر پلائے جاتے ہیں۔ آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ واقعی اپنے رب سے پیار کرنا چاہتے ہیں، اپنے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرنا چاہتے ہیں، دین اسلام سے محبت کرنا چاہتے ہیں تو آپ دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں وابستہ ہو جائیے۔ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتے رہا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج کے اجتماع

کی برکت سے کچھ باتیں آپ نے سیکھی ہوں گی۔ پھر آپ مدنی چینل دیکھیں، اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں تو گھر بیٹھے بھی علم دین کا ڈھیروں خزانہ حاصل کرسکتے ہیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

9 مارچ 2023

نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ، کراچی، پاکستان

میرا سب کچھ اللہ کا ہے

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..دیدارِ مصطفیٰ یکتا بناتا ہے
- ..واقعات کی اہمیت اور فائدے
- ..عثمانی مال کی برکتیں
- ..پیارے کے ہاتھوں کی برکت
- ..مال برائیوں کی جڑ کب بنتا ہے؟
- ..راہِ خدا میں خوش دلی سے دیں

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

Go to index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درودِ پاک کی فضیلت

درودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ بہت ساری احادیث فضائلِ درود میں ملتی ہیں اور جب درود شریف کے فضائل سنتے ہیں تو ایمان بھی تازہ ہوجاتا ہے ایک ایسی خوبصورت فضیلت کہ شاید ہی کوئی ایسا مسلمان ہوگا کہ جس کے دل میں یہ تمنا نہ ہو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دیدار بھی نصیب ہوجائے اور اللہ کرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات بھی نصیب ہوجائے۔

سبحان اللہ! نبی پاک سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ملاقات کی، کیسا دیدار تھا کہ جو ایمان کی حالت میں دیکھتا تھا صحابی کے درجے پر پہنچ جاتا تھا۔ صحابی کی تعریف کیا ہے؟ اَلصَّحَابِیّ مَنْ لَّقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مُؤْمِنًا بِہٖ ثُمَّ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَام [1] جن خوش نصیبوں نے ایمان کی حالت میں اللہ کریم کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اُن کا انتقال شریف ہوا، اُن خوش نصیبوں کو **صحابی** کہتے ہیں۔ جب کسی کو صحابی کا درجہ مل گیا تو دنیا کا کوئی غوث، کوئی قطب، کوئی ابدال، کوئی ولی وہ کسی

1 ...نخبۃ الفکر، ص 111۔

صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا اور آپ کو معلوم ہے ایسے بھی صحابہ گزرے ہیں جنہوں نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی، جنہوں نے ایک بھی روزہ نہیں رکھا۔ جی ہاں! یہ کیسے ہوا۔ غزاوات ہوتے تھے، مسلمانوں کی غیر مسلم سے لڑائی ہوتی تھی تو کچھ لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پاس آتے، جی ہاں! یہ باتیں کتابوں میں موجود ہیں:

دیدارِ مصطفیٰ یکتا بناتا ہے

ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اگر میں ایمان لے آؤں اور غزوہ میں جاکر شرکت کروں، شہید ہوجاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی جنت ملے گی۔ کلمہ پڑھا اور لڑنے چلے گئے اور شہید ہوگئے کوئی نماز ہی نہیں پڑھی کوئی سجدہ ہی نہیں کیا(1) لیکن چونکہ دیدار مصطفیٰ ہوچکا تھا۔ ایمان کی حالت میں جلوۂ جاناں دیکھ لیا تھا تو کروڑوں نماز پڑھنے والے، سجدے کرنے والے، لاکھوں عبادتیں کرنے والے ایک طرف اور جس نے رخِ مصطفیٰ دیکھ لیا اس کا مرتبہ ایک طرف تو یہ دیدارِ مصطفیٰ کی برکت ہے، یہ صحبتِ مصطفیٰ کی برکت ہے کہ جس کو نصیب ہوگئی اس کا وہ مرتبہ ہوگیا اور پھر وہ قطعی جنتی ہوگیا، جی ہاں! جس کو گارنٹی کہتے ہیں ناں قرآن پاک نے ان کے بارے میں گارنٹی دے دی جبھی تو دعوت اسلامی والے نعرہ لگاتے ہیں:

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی	سب صحابیات بھی جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی جنّتی جنّتی	حضرتِ صدّیق بھی جنّتی جنّتی

1 ...مدارج النبوت، 2/240۔

اور عمر فاروق بھی جنّتی جنّتی	عثمانِ غنی جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی جنّتی جنّتی	ہیں حَسن حُسین بھی جنّتی جنّتی
والدینِ نبی جنّتی جنّتی	ہر زوجہَ نبی جنّتی جنّتی
اور ابوسُفیان بھی جنّتی جنّتی	ہیں معاویہ بھی جنّتی جنّتی

ہر صحابی چاہے وہ چند گھنٹے، چند منٹ پہلے مسلمان ہوئے ہوں مگر چونکہ جلوۂ جاناں دیکھا، صحبتِ مصطفیٰ پائی تو وہ درجہ مل گیا کہ زمانے کا غوث بھی ان کا مرتبہ نہیں پاسکتا۔

کاش !! ہم بھی وہاں ہوتے

دیدار مصطفیٰ کی ایک عشق والی بات بھی کہہ دیتا ہوں۔بہت پہلے مبلغ دعوت اسلامی کو ایک شخص نے ایک بات کہی تھی، وہ کہتے ہیں کہ کچھ باتیں دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ مدینے شریف میں ملاقات ہوئی تھی۔انہوں نے ایک جملہ کہا تھا کہ معلوم ہے کدھر آئے ہو؟ لوگ مدینے میں شاپنگ کررہے ہوتے ہیں، ہنسی مذاق کررہے ہوتے ہیں، گھوم پھر رہے ہوتے ہیں اور انہوں نے فرمایا: پتاہے کدھر آئے ہو؟ اگر ساڑھے 14 سو سال پہلے آجاتے تو صحابی بن جاتے۔انہوں نے ایک جملہ کہا ہے لیکن سمجھ والوں کے لئے بہت بڑی بات ہے یہی تو ہوتا تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کے زمانے میں بہت دور دور سے لوگ آتے تھے، ایمان لاتے تھے، دیدار کرتے تھے، صحابی بن جاتے تھے۔

ہم ساڑھے 14 سو سال بعد والے لوگ ہیں ہمیں صحبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم میسر نہیں مگر مدینہ تو ہے ناں، اس کا مقام تو سمجھئے کہ مدینے کا کیا مقام ہے اب میں اپنی بات کی طرف آتا ہوں کہ ملاقاتِ مصطفیٰ، صحبتِ مصطفیٰ یہ ہمیں بھی مل سکتی ہے، جی ہاں!

مجھے بھی مل سکتی ہے۔وہ کیسے ؟نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود فرمایا:
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ(1) جو شخص مجھ پر روزانہ 50 بار درود پاک پڑھے گا کل بروز قیامت میں اس سے مصافحہ فرماؤں گا۔

دیدار ہو جانا ہی بڑے اعزاز کی بات ہے مگر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمارہے ہیں میں مصافحہ کروں گا۔اللہ اکبر! قیامت کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسم اقدس جس سے ٹچ ہو جائے اس کا کام کیسا بن جائے گا، آیئے!یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں:

پیارے کے ہاتھوں کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ کے گھر ایک بڑا سارومال تھا۔جب بھی اس رومال کو دھونے کی ضرورت پیش آتی تھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے، اس رومال کو آگ میں ڈال دیتے اور تھوڑی دیر بعد باہر نکالتے تو میل ختم ہو جاتا تھا، کپڑا صاف ہو جاتا تھا۔ ہم دھونے کے لئے کیا کرتے ہیں،واشنگ مشین میں ڈالتے ہیں، وہ آگ میں ڈالتے تھے۔ کسی نے کہا: حضور! میل صاف کرنے کا یہ کون سا طریقہ ہے ؟ آپ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ایک بار سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے گھر تشریف لائے تھے ، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کپڑے پر اپنے مبارک ہاتھ لگائے تھے، جب سے ہاتھ لگایا ہے دنیا کی آگ اثر ہی نہیں کرتی ہے۔(2)

1 ...القول البدیع، ص282۔
2 ...شواہد النبوۃ، ص181۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب مجھے بتائیے، جب کپڑے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہاتھ لگالیں تو اسے دنیا کی آگ اثر نہ کرے تو جس مسلمان سے ہاتھ ملالیں اس کا کیا حال ہو جائے گا پھر جہنم کی آگ نے کیا کرنا ہے۔وہ نعت کا شعر ہے:

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے | وہ کیسے جلے جو کہ غلام مدنی ہو

اب یہ سوچ لیجئے کہ درود پاک کتنے پڑھنے ہیں؟ درود شریف پڑھنے میں کنجوسی نہ کریں، ہم نے درود پاک پڑھنا ہے اس بات کو پلے سے باندھ لیجئے، بیمار ہیں درود پڑھیں، پریشان ہیں درود شریف پڑھیں، روزی کا مسئلہ ہے درود پاک پڑھیں، اولاد چاہیے درود پڑھیں، ٹینشن ہے درود پڑھیں، مدینے جانا ہے درود پاک پڑھیں، دیدار مصطفیٰ کرنا ہے تو درود شریف پڑھیں۔

ہر درد کی دوا ہے صلِ علیٰ محمد | تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ عَلیٰ محمد

میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کریں کہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے ہیں، آیئے! مل کر محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیجئے ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن وحدیث میں واقعات

ایک بہت ہی خوبصورت حدیثِ پاک میں بڑا پیارا واقعہ ہے اور یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے، اس حدیث میں کمال کا سبق آموز واقعہ ہے۔ واقعہ شروع کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں بس اشارہ کرکے نکل جاؤں گا۔کچھ لوگ کہتے ہیں: آپ واقعات بڑے سناتے ہیں، قرآن وحدیث کی بات بھی کیا کریں حالانکہ نبی پاک صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے جابجا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو واقعات بتائے ہیں۔ قرآن کریم میں کتنے واقعات ہیں، 100 سے زیادہ واقعات قرآن شریف میں ہیں۔ سورہ بقرہ کو بقرہ کیوں کہتے ہیں، بقرہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب گائے ہے، اس سورت میں گائے والا واقعہ ہے، سورہ نمل میں چیونٹی کا واقعہ ہے، سورہ کہف میں 3 واقعات موجود ہیں، سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت کا واقعہ موجود ہے تو قرآن شریف میں بھی واقعات ہیں، 100 کے قریب واقعات ہیں تو نجانے کچھ لوگوں کو واقعات کی وجہ سے کیا مسئلہ ہو جاتا ہے۔

واقعات کی اہمیت اور فائدے

پہلے اس بات کو سمجھیں کہ قرآن کریم میں واقعات کیوں ہیں؟ حدیث شریف میں واقعات کیوں ہیں؟ اب سائنس جا کر ثابت کر رہی ہے کہ واقعات کی اہمیت اور فائدے کیا کیا ہیں، اب آپ دیکھیں کہ بچوں کو کوئی بھی بات سکھانی ہوتی ہے تو انہیں اسکول میں کہانی سناتے ہیں۔ کیوں سناتے ہیں؟ کہانی سے، اسٹوری سے بات سمجھ آ جاتی ہے۔ حالات و واقعات کے مطابق فِٹ ہو جاتی ہے کیونکہ یہ انسان کی نفسیات ہے، واقعات سے جلدی سمجھ جاتا ہے۔

قرآن کریم کا اسلوب ہے، قرآن کا انداز ہے کہ سمجھانا ہے تو پچھلی قوموں کے واقعات ذکر کئے پھر سمجھایا کہ انہوں نے ایسا کیا تم نہ کرنا، ورنہ وہ برباد ہوئے، تم بھی برباد ہو جاؤ گے۔ بالکل اسی طرح احادیث میں بھی واقعات موجود ہیں، جن کو واقعات سے چڑ ہے، مسئلہ ہے، لگتا ہے انہوں نے خود قرآن و حدیث کو نہیں پڑھا ہے۔ اب میں بخاری

Go to index

شریف کا واقعہ سنانے جارہا ہوں، غور سے سنیئے گا:

3 لوگوں کا امتحان

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں 3 شخص تھے ان میں ایک **برص** یعنی کوڑھ کے مرض میں گرفتار تھا۔ ایک **گنجا** تھا اس کے بال ہی نہیں آتے تھے۔ ایک بندہ **اندھا** تھا اس کی بینائی نہیں تھی۔ اب اللہ کریم کی طرف سے ان کا امتحان ہونا تھا تو اب کیا ہوا؟ انسانی صورت میں ایک فرشتہ آیا اور اس نے آکر پہلے برص کے مریض سے پوچھا، جس کے جسم پر کوڑھ کا مرض تھا کہ تجھے سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ تو یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ وہی پسند کرتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہوتی ہے، اس کے جسم پر سفید داغ دھبے تھے، کوڑھ کا مرض تھا۔ کہا: مجھے اچھا رنگ اور صاف جلد بڑی پسند ہے، فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا، ہاتھ پھیرنا تھا کہ اس کا جسم بالکل صاف ستھرا ہو گیا، جلد بھی صاف ستھری ہو گئی، کوڑھ کا مرض ختم ہو گیا۔ اب اس سے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے اونٹ بڑے پسند ہیں، فرشتے نے اس کو ایک حاملہ بچہ دینے والی اونٹنی دی اور برکت کی دعا دی اور فرشتہ چلا گیا۔

اب فرشتہ گنجے کے پاس آیا کہا: تجھے کیا پسند ہے؟ کہتا ہے میری تو تمنا یہ ہے کہ بس بال آجائیں، سر پر بال ہی نہیں ہیں، بڑی کوشش کی ہے تو فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بہترین بال آگئے، بڑے خوبصورت بال آگئے۔ کہا: اچھا بتاؤ مال کون سا پسند ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ بس مجھے گائے بڑی پسند ہے۔ اس زمانے میں جانوروں کو بھی مال سمجھا جاتا تھا، شہر والوں کو ایسی بات سمجھ نہ آئے، شاید وہ یہ سوچیں کہ انہیں تو پیسے مانگنے تھے، گاڑیاں

مانگنی تھیں، یہ کیا کسی نے اونٹ مانگا، کسی نے گائے مانگی؟ گاؤں گوٹھ کے لوگوں کے لیے اب بھی یہ ان کا مال ہوتا ہے۔ شہر والوں کو شاید اس کا اندازہ نہیں بہر حال اس نے کہا کہ مجھے گائے بڑی پسند ہے فرشتے نے حاملہ جو بچہ دینے والی گائے تھی وہ اسے دے دی، برکت کی دعا دی اور آگے چلا گیا۔

اب تیسرے کے پاس فرشتہ پہنچا، وہ اندھا تھا تو فرشتے نے پوچھا: تجھے کیا پسند ہے؟ کہتا ہے: اندھے کو کیا چاہیے بس! آنکھیں چاہئے، میں تو دیکھ ہی نہیں سکتا، دنیا میں کیا ہو رہا ہے، کاش! مجھے آنکھیں مل جائیں۔ فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا، دعا دی، اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ پوچھا: کون سا مال پسند ہے؟ وہ کہتا ہے: مجھے بکریاں بڑی پسند ہیں فرشتے نے اسے حاملہ بچہ دینے والی بکری دی اور دعا کی برکت دے کر چلا گیا۔

اب اللہ کا کرنا دیکھیں کہ جو برص والا تھا اس کو اونٹنی دی تھی، گنجے کو بال بھی دیئے اور گائے بھی دے دی، اندھے کو آنکھیں بھی مل گئیں اور بکریاں بھی مل گئیں۔ اب اللہ پاک نے تینوں کو اتنی برکت دی کہ ان کے پاس ریوڑ کے ریوڑ ہو گئے یعنی دوسرے لفظوں میں وہ کروڑپتی ہو گئے۔ اب کچھ عرصے کے بعد وہی فرشتہ دوبارہ گیا، ان کے پاس ان کی شکل جیسا یعنی جو برص والا تھا اس کے پاس برص والا بن کر آیا، جس کے سر پر بال نہیں تھے اس کے پاس بغیر بالوں والا بن کر اور نابینا کے پاس نابینا بن کر۔

ناشکری کی سزا

فرشتے نے برص والے سے کہا: میں غریب آدمی ہوں اور میرے پاس کچھ کھانے پینے کو نہیں، زادِ راہ بھی نہیں ہے اللہ پاک نے تجھے کتنی خوبصورت جلد دی ہے، کتنا خوبصورت

جسم دیا ہے، اتنے سارے اونٹ بھی دیئے ہیں، ایک اونٹ مجھے دے دو تاکہ میں بھی منزل تک پہنچ جاؤں، یہ سن کر وہ ناشکرا انسان بولتا ہے کہ میرے خرچے بہت زیادہ ہیں، میں تجھے کچھ نہیں دے سکتا۔ اب فرشتہ کہتا ہے: میں تجھے جانتا ہوں تو وہی ہے جس کو کوڑھ کی بیماری تھی، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، تو غریب اور محتاج تھا پھر اللہ پاک نے تجھے مال دیا۔

ایک اجنبی سے ایسی باتیں سننے کے بعد اس کو ڈر جانا چاہیے تھا مگر وہ اکڑ کر کیا کہتا ہے: ایسا بالکل نہیں ہے۔ یہ مال تو مجھے وراثت میں ملا ہے۔ اللہ اکبر! اب فرشتے نے اس کی ناشکری والے الفاظ سنے تو کہا: تو اپنی بات میں جھوٹا ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو اللہ پاک تجھے ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تو تھا اور وہ دوبارہ اپنی اصل حالت پر آ گیا۔

اب فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اس کے پاس بھی بہت مال تھا، اس کے پاس بہت ساری گائے تھیں، سر پر بال بھی ہیں، اس نے کہا کہ مجھے اللہ کی راہ میں کچھ دے دو۔ ایک گائے مجھے دے دو۔ میں غریب آدمی ہوں۔ کہا: نہیں!! نہیں!! میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا، فرشتے نے کہا: تو وہی تو ہے جس کے سر پر بال بھی نہیں تھے اور کچھ مال بھی نہیں تھا، اللہ پاک نے تجھے مال دیا، کہتا ہے: نہیں!! نہیں!! بلکہ مجھے وراثت میں ملا ہے، یہ میں نے سب کمایا ہے، فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو تو بھی ویسا ہی ہو جائے جیسا پہلے تھا۔

شکر گزاری کا فائدہ

اب تیسرے کے پاس آیا جسے آنکھیں مل چکی تھیں، فرشتہ غریب مسافر بن کر کہتا ہے کہ اللہ پاک نے تجھے آنکھ کی نعمت بھی دی ہے، میں اسی رحمن کا تجھے واسطہ دیتا ہوں مجھے

ایک بکری دے دو تاکہ میں اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ اس اندھے کو اپنا دور یاد آگیا کہ ایک زمانے میں، میں بھی بڑا غریب تھا، میرے پاس بھی کچھ نہیں تھا، آج ایک غریب میرے دروازے پر آیا ہے، وہ بولا: بھائی! میں تو پہلے اندھا تھا، اللہ پاک نے مجھے آنکھیں دیں، یہ کرم رب نے کیا ہے، میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا، یہ اللہ پاک نے مجھے سارا مال دیا ہے، یہ میری بکریاں ہیں، جتنی چاہئیں تم اس میں سے اٹھا کر لے جاؤ۔

اللہ اکبر! وہ فرشتہ کہتا ہے: تمہارا مال تمہیں مبارک ہو، یہ سارا مال اپنے پاس رکھ۔ تینوں کا امتحان لیا گیا تھا تیرے لیے اللہ پاک کی رضا ہے اور تیرے دونوں دوستوں یعنی کوڑھی اور گنجے کے لئے اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ واقعہ حدیث پاک کی کتاب بخاری شریف میں موجود ہے مگر اس میں ہمارے لئے کتنا درس ہے، ہم روتے ہیں، ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اپنے 5-10 سال پہلے کا پرانا دور یاد کیجئے کہ کیا ہم پہلے جیسے ہیں؟ تقریباً لوگوں کو اللہ پاک نے پہلے سے اچھا کر دیا ہے، آسانیاں دے دی ہیں، بہتریاں آگئی ہیں مگر زبان ہے کہ شکر ادا نہیں کرتی ہے۔ زبان ہے کہ ناشکری ختم نہیں ہو رہی اور پھر لوگ کہتے ہیں: میں نے کمایا ہے، یہ میری محنت ہے، میرا سارا کمایا ہوا ہے۔ میں اور آپ کیا چیز ہیں جو دیا ہے وہ رب نے دیا ہے، خدا کی قسم! اللہ پاک نہ چاہتا تو ہم کچھ بھی کر لیتے پھر بھی کچھ نہیں مل سکتا، ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ چاہے بڑی محنت کر لیں اگر نہیں ملنا تو

---

1 ...بخاری، 2/463، حدیث:3464۔

نہیں ملتا اور جب اللہ پاک نصیب میں لکھ دے تو بندے کو پتا ہی نہیں ہوتا کدھر سے آرہا ہے۔ یہ سب دینے والی ذات رب کی ہے، بس! کبھی زندگی میں ناشکری مت کرنا۔

مال برائیوں کی جڑ کب بنتا ہے؟

یہ مال بڑی خطرناک چیز ہے، یہ انسان کو مغرور بنادیتا ہے، مال کے سبب انسان غفلت کا شکار ہوجاتا ہے۔ مال کی وجہ سے بہت سارے گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے یہاں تک کہ مال بعض اوقات برے خاتمے کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ البتہ یہ مال برائیوں کی جڑ اس وقت بنتا ہے جب انسان اس سارے مال کو اپنی ملکیت سمجھ لے، جب آدمی مال کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھتا ہے، خون پسینے کی کمائی سمجھتا ہے تو اب غرور آنا شروع ہوجاتا ہے، خود پسندی آنا شروع ہوجاتی ہے، میں نے کیا ہے، ایسے لوگوں کو پھر معاذ اللہ زکوۃ بھی ٹیکس لگتی ہے۔ یہ میں نے کمایا ہے اور میں اللہ پاک کی راہ میں دے دوں!!! جب میرا ہے اور میں نے کمایا ہے تو میں کیسے دے دوں؟ اور ایک وقت آتا ہے پھر زکوۃ دینے کا بھی جی نہیں چاہتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں سے کوئی بھی منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا نہیں ہوا، ہم جب دنیا میں آئے تھے تو خالی ہاتھ تھے، جسم پر لباس بھی نہیں تھا، رب نے ہمارے ماں باپ کے دلوں میں رحم ڈالا، انہوں نے لباس پہنایا، انہوں نے کھانا کھلایا مگر عطا کس نے کیا؟ وہ رب نے کیا۔ کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ جو کچھ میرے پاس ہے، وہ میرا نہیں ہے، میرے رب نے دیا ہے، یہ اللہ کریم کی عطا ہے۔ وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔ میں آپ کو ابھی کی مثال دیتا ہوں، زیادہ پرانی باتیں تو چھوڑ دیجئے، ترکیہ اور شام میں زلزلہ آیا، مبلغ دعوت اسلامی وہاں کے بارے میں بتاتے ہیں:

اربوں پتی مگر غریب

ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس بے تحاشا دولت ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں: ہماری 7 پشتیں، 7 نسلیں بھی کھائے تو ختم نہیں ہو گا۔ آپ کی بھول ہے، سیکنڈوں میں چلا جائے گا، ترکیہ زلزلے میں صرف 40 سیکنڈ لگے، زلزلے نے سب ختم کر دیا، ہماری موجودگی میں بھی زلزلے آرہے تھے یعنی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، بڑی بڑی بلڈنگیں، عالیشان بلڈنگیں، لگژری فلیٹس، جن کی مالیت کروڑوں روپے کی تھی۔ زندگی گزارنے کا ہر سامان گھر میں موجود ہے مگر لوگ گھر سے باہر زمین پر پڑے ہوئے ہیں، ہمت ہی نہیں ہو رہی ہے کہ اپنے گھر، اپنی بلڈنگ، اپنے فلیٹ میں چلے جائیں، زلزلوں کی وجہ سے کوئی اپنے گھر نہیں جاسکتا تھا۔

یقین کریں اللہ پاک کی قدرت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھی کہ کروڑوں روپے کے گھر ہیں، سامان ہیں، کسی کی ہمت نہیں ہو رہی اپنے گھر میں جانے کی کیونکہ ہر ایک دو منٹ بعد ایک بلڈنگ گر رہی تھی۔ تھوڑا سا زلزلہ آتا ایک اور گر جاتی، بلڈنگ میں دراڑیں پڑ چکی تھیں ۔ سات پشتوں تک کھانے کی بات تو بہت دور کی ہے، 40 سیکنڈ کے زلزلے نے سب کچھ تباہ و برباد کر دیا، رب چاہے ناں تو سیکنڈوں میں مالدار غریب ہو سکتا ہے۔ زکوۃ دینے والا زکوۃ لینے والا بن سکتا ہے۔ صحت مند محتاج ہو سکتا ہے۔ پیر ٹوٹ گئے، ہاتھ ٹوٹ گئے، ہڈیاں ٹوٹ گئیں، زندہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور ایسی بے بسی کی موت آئی ہے۔

عافیت طلب کیجئے

مبلغ دعوتِ اسلامی ترکیہ میں امدادی کاموں کا آنکھوں دیکھا حال بتاتے ہوئے کہتے ہیں:

میں وہاں موجود تھا،لوگ آوازیں دیتے رہے،ایک بلڈنگ میں 32 افراد تھے اور زندہ تھے، آوازیں آرہی ہیں،اسی طرح سوشل میڈیا پر بھی دیکھا ہوگا کہ کئی جگہوں سے تو بلڈنگ کے اندر سے ویڈیوز بنابنا کر بھیج رہے تھے کہ ہم زندہ ہیں، ہمیں نکالو کیونکہ زلزلے میں بلڈنگ ایسی کریک ہوئی تھی کہ ملبہ لوگوں پر نہیں گرا تھا مگر راستہ بند ہوگیا۔ اب جب تک بلڈنگ کٹے گی نہیں بندہ باہر نہیں نکلے گا تو بچے اندر، عورتیں اندر، مرد اندر مگر کوئی نکال نہ پایا، 2-3 دن تک تو آوازیں دیتے رہے، جب تک موبائل کی بیٹری چلتی رہی فون کرتے رہے اس کے بعد موبائل کی بیٹری بھی ختم ہوگئی اور سانسیں بھی ختم ہوگئیں۔

کمال صرف رب کا ہے

جو کہتے ہیں: میرا ہے، میں نے کمایا ہے، میری محنت ہے، میں نے اتنی بلڈنگیں بنالیں، میں نے اتنے پیسے بنالئے، ارے! میں نے کچھ نہیں کیا ہے، یہ سب میرے اللہ نے دیا ہے، سب میرے مالک کا احسان ہے۔ میں بھی بھیک مانگنے والا ہو سکتا تھا۔ میں بھی روڈ پر سونے والا ہو سکتا تھا۔ میں بھی پھٹے پرانے کپڑے پہن کر بازاروں میں گھومنے والا ہو سکتا تھا مگر سواری دی ہے تو رب نے دی ہے۔ آج گھر دیا ہے تو رب نے دیا ہے، آج اولاد دی ہے تو رب نے دی ہے، کچھ بے چارے غریبوں کی تو شادیاں بھی نہیں ہوتی ہیں جبکہ آج میرے اور آپ کے پاس فیملی ہے، بیوی ہے، بچے ہیں، شکر ادا کیجئے کیونکہ رب نے عزت دی ہے تو شادی ہوئی، یہ عزت ہی نہ ہوتی تو کیسے رشتہ ہوتا؟ کئی غریب ہیں، بیچارے روڈ پر سوتے ہیں، کھانے کو کچرا اُٹھاتے ہیں۔ ان سے کون شادی کرتا ہے، ان کی فیملی بھی

نہیں بن پاتی، تو میں نے ایسا کیا کمال کیا کہ اللہ پاک نے مجھے اتنا کچھ دے دیا اور پھر بھی شکوہ کروں!!! پھر بھی میں شکایت کروں!!! پھر بھی میں کہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں!! میں پیچھے رہ گیا!!! کبھی شکوہ نہ کرنا اور کبھی اِترانا بھی نہیں، جو دیا ہے رب نے دیا ہے، میرا کچھ نہیں ہے، بس! یہ ذہن بنالیجئے کہ سب کچھ اللہ پاک نے دیا ہے۔

مال رب کا تو راہ بھی رب کی

پیارے اسلامی بھائیو! مال کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کریں کیونکہ جب ہم یہ مان لیں گے، جب ہم یہ سمجھ لیں گے کہ یہ رب کا ہی ہے، اللہ پاک نے ہی دیا ہے تو پھر خرچ کرنا بھاری نہیں ہو گا۔ پیسے والے تو بڑے آئے، لوگ کہتے ہیں کہ پیسے والا ہونا چاہئے۔ ارے پیسے والا قارون بھی تھا اور پیسے والے عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اللہ پاک قارونی مال نہ دے عثمانی مال عطا فرمائے۔ اللہ کریم سے دعا مانگتے وقت یوں مت کہا کریں کہ یا اللہ! پیسے دے دے بلکہ یوں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! مال دے تو تیری راہ میں خرچ کرنے کا دل بھی عطا فرما، مال دے تو عثمانی مال عطا فرما۔

عثمانی مال کی برکتیں

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مال میں اللہ پاک نے اتنی برکت کیوں دی، اس کی وجہ کیا تھی؟ آپ کیا کرتے تھے ہر بار اللہ پاک کی راہ دل کھول کر خرچ کرتے تھے پھر اللہ کریم نے برکت کیسی ڈالی۔ آپ دنیا سے چلے گئے، آپ کے باغ رہ گئے، آپ کے کنویں رہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا باغ آج بھی مدینے میں موجود ہے، کنواں بھی موجود ہے اور پراپرٹیز بھی ہیں۔ گورنمنٹ نے کیا کیا کہ ایک **وقف عثمان** بنادیا

جتنے پیسے اس باغ سے، ان پراپرٹی سے آتے ہیں اس سے وہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔
ابھی حال ہی میں مدینے شریف میں ایک فائیو اسٹار ہوٹل بنایا گیا ہے جس کا نام **وقف عثمان ہوٹل** ہے، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اکاؤنٹس میں اتنے پیسے جمع ہوگئے کہ ایک ہوٹل بنادیا گیا اور اس ہوٹل میں جتنے حاضرین رہیں گے، زائرین رہیں گے، ان کی آمدنی بھی وقف عثمان پر خرچ ہوتی رہے گی۔

ذرا سوچئے تو سہی! عثمان غنی رضی اللہ عنہ آج مزار شریف میں ہیں مگر ان کا صدقہ جاری ہے، مال بہت سوں کے پاس آیا، آج کل فہرست آتی ہے ورلڈ نمبر 1، ورلڈ نمبر 2، ورلڈ نمبر 3، ارے کیا کرنا ہے اس مال کو جو غرق کردے، انسان کو مال ملے تو اللہ پاک عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مال کا صدقہ عطا فرمائے۔

قارون کا مال و دولت

آپ کو معلوم ہے کہ قارون کے پاس کتنا مال تھا؟ یعنی خزانہ کتنا تھا، خزانہ تو ایک طرف ان خزانوں کی صرف چابیاں اونٹوں پر لادی جاتی تھیں، چابیوں کا یہ حال ہے تو سوچئے خزانہ کتنا ہوگا؟ اسی مال کی آفت اس پر کیسی غالب ہوئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی کی، اللہ پاک کے احکام کی نافرمانی کی۔ قارون کا مسئلہ معلوم ہے کیا تھا؟ اس کے پاس اتنا مال تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو زکوٰۃ کا حکم دیا، اس زمانے میں زکوٰۃ کتنی تھی؟ ایک ہزار پر ایک روپیہ، آج کتنی ہے 100 پر ڈھائی روپے۔ اس زمانے میں ہزار پر ایک روپیہ تھی، جو بہت تھوڑی زکوٰۃ تھی مگر قارون نے جب ہزار پر ایک روپیہ کا حساب لگایا تو وہ اس زمانے کے اربوں روپے بن گئے، وہ کہتا ہے: اتنے سارے زکوٰۃ کے پیسے میں کیسے دے

دوں؟ میرا مال کم ہو جائے گا۔[1]

مال بھی اور عبادت کا ذوق بھی

اللہ کریم سے ایک اور دعا کیا کریں، میں تو کرتا ہوں، سمجھ آئے تو آمین کہہ دینا کہ اللہ پاک وہ مال مت دینا کہ جس کی زکوۃ بھاری پڑ جائے۔ مال وہ دینا جس کی زکوۃ دل سے دینے کا شوق پیدا ہو جائے۔ کیا کرنا ایسے مال کا کہ مال اتنا ہو گیا کہ اب کروڑوں روپے زکوۃ دینی پڑے گی، اللہ پاک نے آپ کو اربوں دیئے ہیں تب ہی کروڑوں بن رہے ہیں، اللہ پاک مال دے تو خرچ کرنے کا لطف بھی عطا فرمائے، خوش نصیب پتا ہے کون ہے؟ جی ہاں! یہ بات شاید بہت سوں کو سمجھ نہیں آئے گی۔ 2-4 ہزار زکوۃ بنے، 1-2 لاکھ زکوۃ بنے وہ نکل جاتی ہے۔ جب زکوۃ کروڑوں میں بن جائے تو پھر بوجھ شروع ہو جاتا ہے، اللہ پاک اس بوجھ سے بچائے۔

راہِ خدا میں خوش دلی سے دیں

معلوم ہے خوش نصیب کون ہے؟ وہ جب بھی اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرے تو اس کے دل میں خوشی داخل ہو، وہ مزہ کرے، اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے سے لطف اندوز ہو۔ سمجھ لیں وہ اچھا آدمی ہے۔ مزہ آرہا ہے ناں، اللہ کریم کی راہ میں خرچ کرکے آپ کو فکر نہیں ہو رہی، ٹینشن نہیں ہو رہی، بوجھ محسوس نہیں ہو رہا، سمجھ لیجئے دل کے معاملات ٹھیک ہیں لیکن جیسے ہی میں کسی غریب کی مدد کرتا ہوں، مسجد میں دیتا ہوں، اللہ پاک

1... تفسیر صاوی، 4/1546۔

کی راہ میں خرچ کرتا ہوں اور اِدھر تکلیف شروع ہو جاتی ہے تو پھر سمجھ لیجئے کہ کچھ غلط ہے۔ اللہ پاک کا مال اللہ کریم کی راہ میں دے رہا ہوں تو تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟

صدقہ دینے میں تکلیف کیوں؟

مجھے ایک بات بتائیے: آپ کے پاس کوئی بندہ کہے: یہ میرے 1 لاکھ روپے رکھنا بعد میں لے لوں گا اور تھوڑے دنوں بعد آپ کو فون کرے، میں بندہ بھیج رہا ہوں اسے 5 ہزار دے دینا، آپ کو تکلیف ہو گی؟ ظاہر ہے نہیں ہو گی۔ بھئی! اس نے لاکھ روپے رکھوائے ہیں، 5 ہزار مانگ رہا ہے تو تکلیف کس بات کی۔ مثال کے طور پر ہمارے پاس لاکھ روپے ہیں، 1 سال بعد ڈھائی ہزار کا حکم آتا ہے کہ ڈھائی فیصد زکوۃ دے دو تو تکلیف کس بات کی؟ تکلیف پتہ ہے کس بات کی ہے؟ یہ مال میرا ہے، یہ پیسے میرے ہیں۔ جس دن ہم نے یہ مان لیا کہ یہ پیسے اللہ پاک کے ہیں تو پھر کوئی تکلیف نہیں ہو گی، یا اللہ! تیرے ہیں، تیری راہ میں دے رہا ہوں۔

راہِ خدا میں دینا مال بڑھاتا ہے

مزے کی بات معلوم ہے کیا ہے؟ اللہ پاک کی راہ میں دیتے ہیں تو اللہ کریم اور بڑھا دیتا ہے۔ اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے کہ اور بڑھا دوں گا۔ گارنٹی دیتا ہوں مجھ سے نہ پوچھیں کسی سے بھی پوچھ لیں جو حلال کماتا ہے اور پوری زکوۃ دیتا ہے، اللہ پاک ہر سال اس کی زکوۃ میں اضافہ فرما دیتا ہے۔ زکوۃ میں اضافے کا مطلب کیا ہوا؟ مال بڑھ گیا ناں، مال بڑھا ہے تو زکوۃ کی مقدار بڑھی ہے۔ اس کا مطلب یہ طے ہے کہ اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔ یہ بس دل کا فتور ہے کہ دیتے وقت پتا نہیں کیوں مسئلہ

ہوتا ہے جس کو تکلیف ہوتی ہے وہ اپنے دل کا علاج کرلے کہ یار میرے دل میں اتنی خباثت کیوں ہے کہ میرے رب نے مجھے مال دیا اور اسی کی راہ میں خرچ کرنے میں مجھے مسئلہ کیوں ہوتا ہے، راہِ خدا میں خرچ کرتے ہوئے خوش ہوا کریں۔

صدقہ بھی دیں اور سجدہ بھی کریں

ایک جملہ ذہن میں رکھئے، اللہ کرے یہ بات میرے بھی دل میں بیٹھ جائے اور آپ کے دل میں بھی بیٹھ جائے کہ جب بھی اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا کریں تو سجدہ بھی کیا کریں، شکر ادا کیا کریں، یا اللہ! تیری مہربانی تو نے دینے والا بنایا ہے، مانگنے والا نہیں بنایا۔ جی ہاں! یہ رب کی مہربانی ہے اور جس دن آپ دینے والے، خوشی والے بن گئے، اللہ یہ ہاتھ دینے والا ہی رکھے گا، کبھی مانگنے والا نہیں بنائے گا کیونکہ آپ کو دینے میں خوشی ہو رہی ہے اور جنہیں راہِ خدا میں دینے میں تکلیف، پریشانی اور مسئلہ ہوتا ہے، جنہیں زکوۃ بوجھ محسوس ہوتی ہے، وہ اپنا علاج کرے۔ قارون کا یہی تو مسئلہ تھا اس کا نتیجہ کیا نکلا، قرآن کہتا ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۗ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ

(پ:20، قصص:81)

ترجمہ کنزُ العِرفان: ا تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اپنی) مدد کر سکا۔

سب کچھ رب کی عطا سے

جن کے پاس مال ہوتا ہے ان میں ایک بیماری بھی ہوتی ہے، قرآن میں ہے، قارون کہتا تھا:

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ (پ:20، قصص:78)	ترجمہ کنزُ العِرفان: (قارون نے) کہا: یہ تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے۔

وہی والی بات کہ میں نے کمایا ہے، میں نے محنت کی ہے، میں نے کمپیوٹر کا کورس کیا جب جا کر پیسے بنے ہیں، میں نے فلاں یونیورسٹی کی ڈگری لی ہے تب جا کر 2لاکھ روپے کی نوکری ملی ہے۔ میں نے کتنے سال کاریگر کے ساتھ بیٹھ کر کام سیکھا ہے تب جا کر میرا یہ کارخانہ بنا ہے۔ یہی ہم کہتے ہیں: یہ علم تھا، یہ سورس تھی، یہ ذریعہ تھا، قارون نے بھی یہی کہا کہ میرے پاس ایک علم ہے اس علم کی وجہ سے مجھے یہ خزانہ ملا۔

اللہ اکبر! یہی بری سوچ تھی، یہی اس کی باطل سوچ تھی کہ قارون غضب الٰہی کا شکار ہوا اور برے خاتمے میں مبتلا ہو گیا۔ ہمیں یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو دیا ہے رب نے دیا ہے، ہمیشہ یہ ذہن میں رکھئے گا کہ یہ فقط! اللہ کریم کی مہربانی سے آپ کو ترقی مل رہی ہے۔ اللہ پاک خود فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (پ:11، توبہ:111)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنّت ہے۔

ہم تو بِک چکے ہیں، جنت کا سودا ہوا ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ سودا کروایا ہے۔ ہم نے اپنی جان اور مال کو اللہ پاک کی بارگاہ میں بیچ دیا ہے تو جب ہمارا ہے ہی کچھ نہیں تو پھر دعویٰ کیسا؟ اللہ کرے کہ ہمارا یہ ذہن بن جائے۔ ابھی میں نے مثال دی کہ کوئی بندہ ہمارے پاس لاکھ روپے رکھوائے اور 5 ہزار روپے مانگے تو کیا وہ ہمارا شکریہ ادا

کرے گا کہ آپ کی مہربانی آپ نے 5 ہزار دے دیئے، نہیں کہے گا کیونکہ اسی کے پیسے تھے اُسی نے مانگے مگر اللہ پاک کی شان دیکھیں، رب نے مال دیا، رب نے احسان کیا اور اب جب ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اللہ پاک قرآن میں کیا فرماتا ہے، سبحان اللہ! میرے رب کی شانِ کریمی دیکھیں، اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا (پ:2، بقرہ:245)	ترجمہ کنزُ العِرفان: ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچیں کہ یہ سب مال اللہ پاک کا ہے، یا اللہ! تیرا مال ہے، ہماری کیا اوقات کہ تجھے قرض دیں۔ اللہ فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (پ:2، بقرہ:245)	ترجمہ کنزُ العِرفان: ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت لکھا ہے: راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ پاک کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ بنایا ہوا اسی کا، مال اُس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ جبکہ بندہ اُس کی عطا سے مجازی مِلک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر کیوں کیا گیا؟

راہ خدا میں دیا ہوا مال واپس ملے گا

علماء نے بڑی بحث کی، اللہ پاک یہ فرما دیتا ہے کوئی جو اللہ کی راہ میں خرچ کرے، یہ

کیوں فرمایا کہ ہے کوئی جو اللہ کو قرض دے؟اس کی وجہ کیا ہے؟علماء کہتے ہیں:جب بندہ کسی کو تحفہ دیتاہے،گفٹ کرتا ہے تو واپسی کی امید نہیں ہوتی ہے،بس دے دیا اور کسی کو قرضہ دیتاہے تو واپس ملے گا،کب دوگے بھائی؟مہینے کے کتنے دوگے؟گارنٹی کیا ہے؟ قرضہ الگ ہے،تحفہ الگ ہے۔رب نے یہ نہیں فرمایاہے:کوئی جو اللہ کی راہ میں دے دے، فرمایا:ہے کوئی جو اللہ کو قرض دے۔بات کو سمجھ رہے ہیں؟اس کا مطلب یہ ہوا ہے کہ یہ وعدہ کیاجارہاہے کہ تم میری راہ میں خرچ کرو میں تمہیں بڑھاکر واپس لوٹاؤں گا۔ملناہی ملناہے،واپس آناہی ہے۔[1]

کاش!یہ بات،یہ فارمولا سمجھ آجائے۔بلکہ سچی بات بتاؤں اگر کوئی غریب ہے، میرے بھائی کے روزگار کا مسئلہ ہے،قرضے میں ڈوب گیاہے،کوئی پریشانی آگئی ہے،یہ مت سمجھیں کہ میں اللہ پاک کی راہ میں کیسے خرچ کروں گا بلکہ مفتی اہلسنت مفتی محمد قاسم عطاری صاحب،تفسیر قرآن صراط الجنان میں بڑی پیاری بات لکھتے ہیں:

امیروں کی دولت کا راز

دنیا بھر کے امیروں کا جائزہ لیں تو اکثریت ان میں کہیں نہ کہیں اچھے کام میں کچھ نہ کچھ خرچ کررہی ہوتی ہے۔اس لیے ان کا مال بڑھ رہا ہوتا ہے اور دنیا بھر کے غریبوں کا سروے کریں تو اکثریت ان میں وہ ہے جو اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کرتی[2] کہ میں تو پہلے ہی غریب،میرا کیا کام خرچ کرنا،فرمایا:اس لیے غربت سے نکل نہیں پارہا اگر

1...صراط الجنان،1/365۔
2...صراط الجنان،1/365۔

غریب بھی اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا شروع کر دے تو اللہ پاک نے وعدہ کیا ہے کہ یہ قرضہ ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وعدہ فرمایا کہ مال کم نہیں ہو گا[1] تمہارا مال تمہیں پھر لوٹایا جائے گا، بڑھا کر لوٹایا جائے گا، ضرب کر کے، multiply کر کے لوٹایا جائے گا، چاہے ایک روپیہ سے شروع کریں، چاہے 5 روپے سے شروع کرو، کسی غریب کی مدد، کسی دینی کام میں خرچ کرتے رہا کریں۔ وہ کیسے لوٹاتا ہے اب ذرا سنتے جائیے، میں مختصراً ایک دو حدیثیں اور ایک دو واقعات سناتا ہوں۔

صدقہ دو فرشتے کی دعا لو

اللہ پاک کے آخری نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں جس میں بندے سویرا کریں اور دو فرشتے نہ اتریں جن میں سے ایک کہتا ہے: الٰہی! سخی کو زیادہ اچھا عوض دے اور دوسرا کہتا ہے: الٰہی! کنجوس کو برباد کر دے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ ذرا سوچیں کہ فرشتہ روز کسے بددعا دے رہا ہے، کنجوس کو بربادی دے، جو اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کرتا، جو کنجوسی کرتا ہے اسے برباد کر دے اور جو سخی ہے اس کے لئے فرشتہ دعا کر رہا ہے۔ آج میں اور آپ کسی عالم دین، کسی بزرگ، کسی پیر صاحب کو ڈھونڈتے ہیں کہ حضرت! ذرا دعا کر دیں خاص مسئلہ ہے، آپ اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا شروع کریں، صبح سویرے فرشتے آپ کے لئے دعا کریں گے۔ اللہ کرے یہ بات سمجھ آجائے۔

---

1 ...مسند احمد، 1/515، حدیث: 1674۔
2 ...بخاری، 1/402، حدیث: 1442۔

قیامت میں صدقہ سایہ بنے گا

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک اور حدیث ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ہر شخص بروز قیامت اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔ (1)

کچھ نہیں تو پیاز ہی صدقہ کردی

حضرت یزید بن ابو حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مَرْثَد بن ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اہل مصر میں وہ پہلے شخص تھے جو شام کے وقت مسجد جایا کرتے، راوی فرماتے ہیں: میں جب بھی آپ کو مسجد میں جاتے ہوئے دیکھتا آپ کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ صدقے کے لئے روٹی ہوتی، پیسے ہوتے یعنی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا، ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں پیاز لئے آرہے ہیں۔

ذرا غور سے سنئے گا: ہاتھ میں کیا ہے؟ پیاز ہے، تو میں نے کہا: حضور! یہ تو آپ کے کپڑوں کو بدبو دار کردے گی، آپ پیاز لے کر کیوں آئے ہیں، تو آپ نے کہا: اے ابو حبیب کے بیٹے! میرے پاس صدقے کے لئے کچھ نہیں تھا، مجھے صحابی نے حدیث بیان کی کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مومن کا دیا ہوا صدقہ بروز قیامت اس پر سایہ ہو گا۔ بس! میں اسی پر عمل کرنے کے لئے پیاز لے کر آگیا ہوں۔ کچھ نہ کچھ دیتا رہوں، مجھے قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں رہنا ہے۔ (2)

---

1 ...مسند احمد، 7/189، حدیث: 17796۔
2 ...صحیح ابن خزیمہ، ص580، حدیث: 2432۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی یہ عادت بنائیے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا ہے، الحمدللہ! اب تو دعوت اسلامی والے بڑا پیارا سا ایک صدقہ بکس دیتے ہیں، وہ گھر میں رکھ لیجئے، روز گھر سے نکلتے ہوئے کچھ نہ کچھ خود ڈالیں، اپنے بچوں سے صدقہ بکس میں ڈلوائیں، صدقہ بیماریاں دور کرتا ہے، صدقہ بلائیں دور کرتا ہے، صدقہ آفتیں دور کرتا ہے۔ حدیث پاک ہے۔

صدقہ بلا کو روک دیتا ہے

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: بلا صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی[1] بندہ صدقہ کرے تو صدقہ اُسے روک لیتا ہے گویا صدقے اور بلا میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے مگر صدقہ کی برکت سے بلا بندے پر نہیں اترتی۔

صدقہ اور ایک غلط فہمی

ہم یہ سمجھتے ہیں بلکہ بعض تو کہتے بھی ہوں گے کہ مولانا صاحب! آپ نے بیان کیا تھا کہ صدقہ کرو پیسے بڑھ جائیں گے، میں تو روز صدقہ کر رہا ہوں مگر پیسے نہیں بڑھ رہے، وہی ہزار روپے کی سیل ہے۔ آپ نے تو کہا تھا کہ 10 گنا ہو کر ملے گا، آج 100 روپے دوں گا تو کل 2 ہزار سیل ہونی چاہیے تھی وہ 100 روپے بھی چلے گئے سیل بھی اتنی ہے تو اب مسئلہ پتہ ہے کیا ہے کہ ہمارا ذہن، ہماری سوچ، ہماری فکر مال کو ضرب کرنے میں، مال کو multiply کرنے میں ہے اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں:

1 ...سنن کبری للبیہقی،4/506،حدیث:7831۔

آپ 100 روپے صدقہ کریں اس کے بدلے ہزار روپے مل جائیں یہ اچھا ہے یا آپ باہر روڈ پر نکلتے اور آپ کا ایکسیڈنٹ ہونا تھا اللہ پاک نے اس ایکسیڈنٹ سے بچالیا۔ آپ کی ٹانگ ٹوٹنے والی تھی، اللہ پاک نے اس سے بچالیا۔ دکان میں آگ لگنے والی تھی اللہ کریم نے اس سے بچالیا۔ اللہ پاک تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ کسی کے مال میں برکت دے دی جاتی ہے، کسی سے بلائیں ٹال دی جاتی ہیں، صدقہ بلائیں بھی تو ٹالتا ہے ہم کو مصیبتوں سے بھی تو بچاتا ہے، کبھی کبھی آپ نے دیکھا ہوگا، محسوس کیا ہوگا کہ آپ کا بچہ گرتے گرتے بچ جاتا ہے، آپ سیڑھی سے گرتے گرتے بچ جاتے ہیں، کبھی ٹریفک میں اچانک آپ رکتے ہیں اور گاڑی نکلتی ہے، آپ کہتے ہیں: شکر ہے بچ گیا، ایسے ہی نہیں بچ گئے بلکہ یہ کوئی نیکی تھی، یہ کوئی دعا تھی، یہ اللہ کی رحمت تھی کہ آپ کو بچایا گیا لہٰذا شکر ادا کیا کریں۔

کروڑوں کے نقصان سے بچ گیا

مبلغِ دعوت اسلامی کو ایک سیٹھ نے اپنا واقعہ بتایا کہ وہ 25 رمضان کو دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز آئے، اچھی خاصی رقم عطیات میں دی، وہ کہتے ہیں: 26 رمضان کو میری فیکٹری پر اتنی بڑی آفت آئی کہ میرے کروڑوں روپے برباد ہوسکتے تھے لیکن! مجھے ایک روپے کا بھی نقصان نہیں ہوا۔ فیکٹری کا مالک کہتا ہے: میں حیران ہوگیا، میرے دوست بھی حیران ہیں کہ جس کی بھی فیکٹری میں یہ حادثہ ہوا ہے اس کا کروڑوں کا نقصان ہی ہوا، تمہارے کیسے بچ گئے؟ وہ مالک کہتا ہے کہ میرا ایمان ہے، میں نے 25 رمضان کو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا تو اللہ پاک نے اگلے دن میرے اوپر سے وہ آفت ٹال دی۔

میں آپ کو ایک اور واقعہ سناتا ہوں مزید ایمان تازہ ہو جائے گا، بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم راہ خدا میں بھی خرچ کرتے تھے اور اپنے دل میں پختہ یقین بھی رکھتے تھے چنانچہ

1 کے بدلے 10

اپنے دور کے ابدال ابو جعفر بن خطاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی، ایک غریب آیا، اس نے پیسے مانگے، میں نے زوجہ سے پوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب ملا: 4 انڈے ہیں تو میں نے کہا: مانگنے والے کو دے دو، اس نے چاروں انڈے اس سوالی کو دے دیئے، سائل انڈوں کی خیرات لے کر چلا گیا اب کیا ہوا؟ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ان کے دوست نے ایک ٹوکری بھیجی، گھر والوں سے پوچھا کہ اس میں کل کتنے انڈے ہیں؟ کہا: 30 انڈے ہیں، بزرگ نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار انڈے دیئے تھے یہ 30 کس حساب سے آئے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگان دین کا یقین دیکھیں، رب کریم کی طرف سے ایک کے بدلے 10 کا وعدہ ہے، ہم نے تو اللہ کی راہ میں 4 دیئے تھے، یہ 30 کیسے آئے؟ آپ کی زوجہ کہتی ہیں: 30 انڈے پورے ہیں اور 10 انڈے ٹوٹے ہوئے ہیں۔

حضرت علامہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بعض حضرات اس حکایت کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دیئے گئے تھے اس میں 3 ثابت تھے اور ایک ٹوٹا ہوا تھا تو ایک ٹوٹے ہوئے کے بدلے 10 ٹوٹے ہوئے آئے ہیں اور 3 ثابت دیئے تو اس کے بدلے 30 آئے ہیں۔(1)

---

1 ...روض الریاحین، ص 262۔

جیسادوگے ویسا ملے گا

پیارے اسلامی بھائیو! یادرکھیں کہ جیسا دوگے ویسا آئے گا، آج ہماری سوچ یہ بن گئی ہے کہ صدقے میں پھٹے ہوئے کپڑے دیتے ہیں، بچاہوا کھانا دینا ہے، موزے میں سوراخ ہو گیا تو فقیر یاد آیا ہے، گھر کی ماسی کب یاد آئی جب کھانا بچ گیا تو چلو اس کو کھلا دو۔ ایسا مت کیجئے۔ جیسا دوگے ویسا ضرب ہو کر ملے گا، ملٹی پلائی ہو گا۔ جن گھروں میں ملازم ہوتے ہیں، نوکر ہوتے ہیں، ماسی ہوتی ہیں، جب رمضان آئے، افطار کا وقت ہو تو، افطاری تیار ہو جائے تو پہلے اچھی اچھی افطاری نکال کر اپنے ملازمین کے لئے الگ کر دیجئے۔ آپ کا کچھ بھی کم نہیں ہو گا، اسی طرح جو آپ اپنے بچوں کو کھلاتے ہیں بیشک کسی 4 کو نہ کھلائیں کسی ایک کو کھلا دیں مگر ایسا کھلائیں جیسا اپنے بچوں کو کھلاتے ہیں پھر دیکھیں کہ کیسی برکت آئے گی۔

وہاں دل دیکھا جاتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات یادرکھیں کہ رب کی بارگاہ میں دل دیکھا جاتا ہے کہ یہ بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے یا مال سے محبت کرتا ہے جب میری باری آتی ہے تو سب سے گھٹیا مال یاد آتا ہے۔ ہمارا یہ ذہن بن چکا ہے، مثال کے طور پر جمعہ کی نماز میں امام صاحب اعلان کریں کہ ذرا اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ آج آپ کی سخاوت کا دریا جوش مار رہا ہے چلو یار! آج 100 روپے دے دیتے ہیں، آپ نے اپنا پرس نکالا 100 روپے کے 2 نوٹ ہیں، ایک نوٹ کڑک، دوسرا نوٹ پرانا اور بوسیدہ، سچ بتائیے، مسجد کے ڈبے میں کونسا ڈالتے ہیں۔ پرانا والا!!! کیوں؟ کیا کڑک والا 110 روپے کا ہے؟ وہ بھی 100 روپے کا ہے، نیا میرے پاس رہ جائے یہ پرانا والا اللہ پاک کی راہ میں چلا جائے۔ اسی سے ہی اپنا معیار چیک کرلیجئے

کہ جب بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں دینے کی باری آتی ہے تو مجھے پرانی، گھٹیا، پھینکنے والی چیز کیوں یاد آتی ہے، کھانا بچ گیا تو اللہ کے نام پر یاد آئے گا، ارے بھئی! اچھا کھانا بھی کھلا دیجئے، کپڑے پرانے ہوگئے تب کوئی فقیر یاد آئے گا۔

اچھا دیجئے اور خوشی سے دیجئے

اللہ پاک کی راہ میں دینا ہے تو خوشی سے دیجئے، چوتھے پارے کی پہلی آیت ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ:4، ال عمران:92)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب یہ آیت سنی تو کوئی صحابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں آتا اور عرض کرتا: یارسول اللہ! میری ساری دولت میں یہ باغ بڑا پسند ہے یہ اللہ پاک کی راہ میں دیتا ہوں،[1] کوئی عرض کرتا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے سارے مال میں مجھے یہ گھوڑا بڑا پسند ہے، میں یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں[2] جو سب سے زیادہ پسند تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ دیا کرتے۔ ہمیں جو پسند نہیں ہے وہ اللہ کی راہ میں بانٹنا ہے۔ کتنا فرق ہے۔ اللہ کی راہ میں خوشی کے ساتھ دیں اور دل سے دیں۔ بعض لوگ اپنی پیاری چیز خرچ کرنے کے

1 ...بخاری، 1/493، حدیث:1461۔
2 ...ابن عساکر، 19/367۔

معاملے میں کہتے ہیں: میرے پاس ایک ہی ہے، آپ کے پاس ایک ہے مگر میرے رب کے پاس تو کوئی کمی نہیں ہے، اللہ پاک آپ کو اس سے اچھی عطا فرمادے گا۔

ذہین بچے کو عالم بنائیے

راہِ خدا میں دینے کے حوالے سے ہماری عجیب حالت ہو چکی ہے، کسی کے 4 بچے ہوں، ایک بچہ بڑا ہوشیار ہے، سبق پورا یاد کرتا ہے اس کو ڈاکٹر بنائیں گے، دوسرا بچہ گھر کے کھلونے بھی خود ٹھیک کرلیتا ہے۔ بڑا ٹیکنیکل دماغ ہے اس کو انجینئر بنائیں گے، تیسرا بچہ حساب کتاب میں بڑا تیز ہے اس کو اکاؤنٹنٹ بنائیں گے، چوتھا بچہ بہت شرارتی کچھ بھی یاد نہیں کرتا بلکہ زبان بھی اس کی توتلی ہے بات بھی صحیح نہیں سمجھتا ہے اس کو مدرسے میں ڈال دیتے ہیں، آپ سوچئے تو سہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے یعنی ہمارے گھر میں جو بچہ ہمارے کام کا نہیں وہ اللہ کریم کی راہ میں دینا ہے۔ یہ بہت بڑی عجیب بات ہے۔

خدارا! کوشش کیجئے اور اپنے گھر کا بہترین بچہ عالمِ دین بنائیے، اپنا یہ ذہن بنائیے کہ ایسا بچہ جو ذہین ہو اس کو مفتی بناؤں گا یہ پوری دنیا میں جاکر دین کا ڈنکا بجائے گا، ہم کہتے ہیں: بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے علما کو کچھ آتا جاتا نہیں ہے، انہیں کچھ دنیا کے بارے میں پتا نہیں، ہمارے علماء اس طرح بات نہیں کرتے جس طرح لوگوں کو بات کرنی چاہیے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں: آپ علماء بنانے کے لیے بچے کیسے دے رہے ہیں؟ دیجئے اپنے خاندان کا بہترین بچہ کہ جو عالم بن کر پوری دنیا میں دین کا ڈنکا بجائے تب مزہ آئے گا لہٰذا جب رب کی بارگاہ میں دینے کی باری آئے تو خوش دلی کے ساتھ، مزے کے ساتھ، بہترین دیجئے، وہ دل دیکھتا ہے کہ یہ میرا بندہ مجھ سے پیار کرتا ہے یا مال سے پیار کرتا ہے، ان بزرگ نے راہِ خدا

Go to index

میں جتنے انڈے تھے سارے دے دیئے تھے، جو ثابت انڈے تھے اس کے بدلے ثابت آئے، جو ٹوٹے ہوئے تھے اس کے بدلے ٹوٹے انڈے آئے۔

اپنے بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک چیز اور عرض کرنا چاہتا ہوں، ہم مال دیتے وقت، صدقہ دیتے وقت گڑ بڑ کر جاتے ہیں۔ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود اس کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے، حدیث پاک سنئے:

رب کے ساتھ بد دیانتی کرنے والا

ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! قیامت کے دن کون سی چیز نجات دلائے گی؟ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ بد دیانتی نہ کرنا تو اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ پاک کے ساتھ بندہ کیسے بد دیانتی کر سکتا ہے؟ یعنی ہماری عام سی زبان میں اگر بولوں تو اللہ پاک سے بے ایمانی کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سے بد دیانتی کیسے ہو سکتی ہے؟

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ پاک اور اس کے رسول کی فرمانبرداری والا کام غیر اللہ کو راضی کرنے کے لیے کرو یہ ہے بد دیانتی پس! ریاکاری سے بچتے رہو کیونکہ ریاکاری شرک اصغر ہے اور قیامت کے دن ریاکار کو چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ اے بدکار، اے دھوکے باز، اے کافر، اے نقصان اٹھانے والے، تیرا عمل خراب ہوا، تیرا اجر برباد ہوا، آج تیرے لیے کوئی حصہ نہیں، اے دھوکہ دینے کی کوشش کرنے والے اپنا ثواب اس کے پاس تلاش کر جس کے لیے عمل کیا کرتا تھا۔ [1]

1...الاتحاف الخیرۃ، 1/260، حدیث:400۔

نیکیوں کو چھپاؤ

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی یہ بڑا مسئلہ ہے اول تو نیکی ہوتی نہیں، نیکی ہو جائے تو چھپتی نہیں، بے چینی شروع ہو جاتی ہے امام صاحب نام لے کر اعلان کریں تاکہ پتہ تو چلے کہ میں نے اتنے پیسے دیئے ہیں، وہ پہلے زمانے میں صرف بڑے لوگوں کی ہی اخبار میں تصویریں آتی تھیں۔ اب تو ہر بندے کے پاس اپنا اخبار ہے، پہلے کہتے تھے نیکی کر دریا میں ڈال اب نیکی کر سوشل میڈیا پر ڈال۔ ہر چیز کی ویڈیو بنانی ہے، ہر چیز کی تصویر بنانی ہے۔ ہر چیز لوگوں کو بتانی ہے کہ اتنا صدقہ دیا ہے، اتنا خیرات میں دیا ہے۔

رمضان میں کیا ہوتا ہے، ایک راشن کا تھیلا دیتے ہیں اور 5 افراد تصویر کھنچواتے ہیں کہ دیکھو اس غریب کی ہم نے مدد کی ہے، اس کے دل پر کیا گزرتی ہوگی! ایسا مت کیجئے، احسان نہیں جتانا ہے، میرا اور آپ کا تو کچھ بھی نہیں ہے تو پھر احسان کس بات کا جتانا ہے۔ یہ ریاکاری ہے اور یہ شیطان کا بڑا خطرناک وار ہے اور صرف یہ صدقہ خیرات والے کو ہی نہیں آتی بلکہ نماز والے کو بھی ریاکاری آتی ہے، میں تہجد پڑھتا ہوں، میں تو پانچ ٹائم نماز باجماعت پڑھتا ہوں، لوگوں کو کیوں بتانا ہے؟ تہجد تو اکیلے میں پڑھی جاتی ہے، آپ دنیا والوں کو بتا رہے ہیں؟ ایسے ہی ہر رجب اور شعبان کے نفلی روزے کا بتاتے ہیں۔ آپ سے کس نے پوچھا؟ اور روزہ تو ہے ہی ایسی عبادت جب تک بتائیں نہیں تو پتہ نہیں چلتا مگر ہمیں پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے، میں نے روزہ رکھا ہے، سامنے والے کو کیوں نہیں پتا؟ بس سامنے والے کو بتانا ہے۔ اپنے دل کو چیک کیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے اس جملے کو ہلکا مت سمجھئے کہ **اللہ کے ساتھ بدیانتی ہے**، یہ تو اللہ پاک کے ساتھ بے

ایمانی ہوگئی، ہم عبادت اللہ کی کررہے ہیں اور دکھا دوسروں کو رہے ہیں، تو یہ نہ کریں، کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے۔ اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کریں، دل کھول کر کریں، پورا رمضان عبادت کریں مگر ریاکاری سے بچیں۔

اپنے گریبان میں جھانکیں

جب اس طرح کا دینی اور اصلاحی بیان ہوتا ہے تو شیطان ہمارا ذہن بنانا شروع کردیتا ہے، وہ ہمارے ذہنوں میں طرح طرح کی باتیں لاتا ہے کہ ہاں یار! یہ مولانا صحیح کہہ رہا ہے، وہ فلاں آدمی جب بھی چندہ دیتا ہے اعلان کرواتا ہے، وہ بہت بڑا ریاکار ہے۔ بھئی! میں کسی اور کے لئے نہیں کہہ رہا، ہمیں اپنے آپ کو چیک کرنا، وہ کس نیت سے کررہا ہے وہ جانے اس کا رب جانے۔ بعض صورتوں میں اعلان کرنے کی اجازت ہے۔ اب مثال کے طور پر میں یہاں اعلان کروں کہ بھئی میں 500 روپے دے رہا ہوں آپ سب بھی دیں تو میری نیت کیا ہے کہ مجھے دیکھ کر ہوسکتا ہے کچھ اور بھی دے دیں ثواب ملے گا۔ اِنَّمَا الْاَعمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہم اپنے دل سے پوچھیں کہ میں کیوں اعلان کررہا ہوں؟ سامنے والے کا دل چیک مت کریں تو ریاکاری سے بچیں، دکھلاوے سے بچیں اور جب بھی کسی کی مدد کریں تو احسان نہ جتائیں۔ یہ بڑا مسئلہ ہے۔ قرآن کہتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ:3،بقرہ:264)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کردو۔

احسان کریں ذلیل نہیں

کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے ،جب موقع ملتا ہے سامنے والے پر احسان جتانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہاں بھئی! یاد ہے ناں میرے پاس نوکری کرنے آیا تھا، ٹوٹی چپل پہن کر آیا تھا، آج موٹر سائیکل والا ہو گیا، میرا احسان یاد ہے بھول تو نہیں گیا، میں نے قرض دیا تھا۔ ٹھیلا لگاتا تھا آج دکان والا ہو گیا، تیری بہن کی شادی کروائی تھی، جب تو میرے پاس آیا تھا میں نے تجھے قرضہ دیا تھا۔ توبہ !!توبہ!!توبہ!!

جو یہ کرتا ہے وہ سوچے کہ اس غریب آدمی کو وہ کتنی تکلیف پہنچاتا ہے۔ ارے میرے پاس تھا ہی کیا، اللہ پاک کی مہربانی تھی تو میں نے اس کی مدد کی ہے۔ میں بھی کسی کے دروازے پر مدد لینے جاسکتا تھا، کبھی زندگی میں احسان مت جتانا، احسان جتانے سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے اور آپ کا صدقہ بھی ضائع ہو گیا۔ میں نے عمرہ کروایا تھا، میں نے اس کو حج کروایا۔ میں نے کچھ نہیں کیا، اللہ پاک نے دیا ہے تو سب ہوا ہے، ہمارے بزرگ کیسے مدد کرتے تھے، کبھی کبھی ایسے بھی کیا کریں کہ جس کی مدد کی، اس کو پتا بھی نہ چلے کہ مدد کس نے کی ہے۔ جی ہاں! اس کو پتا بھی نہ چلے خفیہ طور پر اس کے پاس مدد پہنچ جایا کرتی تھی۔ ہم تو بولتے ہیں: پیسے میں نے دیئے ہیں، میرے لیے روز نماز کے بعد دعا کرنا، ہم اس کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں۔ وہ دعا کرے نہ کرے کیوں جتا رہے ہو؟ اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ اللہ پاک نے قبول کر لیا تو آپ کے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ دعائیں لینے والے بنو ہائے لینے والے نہ بنو۔

سارا مال کس کا ہے؟ اللہ کا ہے۔ جو دیا وہ کس نے دیا، رب نے دیا، میرا کچھ بھی نہیں

Go to index

ہے۔پہلے تو یہ ذہن بنائیے اور پھر اللہ نے دیا ہے تو خرچ کریں۔ اپنے غریب رشتے داروں کو دیں دیگر مسلمان بھائیوں کی مدد کریں،ماہِ رمضان میں اپنے دسترخوان کے ساتھ ساتھ کوئی ایک دسترخوان اچھا کر دیں،ان کے دسترخوان پر بھی کھانا پہنچ جائے۔ یہ روڈوں پر جو بہت سارے لوگ بانٹتے ہیں،اچھی بات ہے مگر اس سے بھی اچھا یہ ہے کہ کسی غریب کے گھر میں پہنچا دیں۔روڈ پر تو بہت سارے لوگ کھا لیتے ہیں مگر ہمارے گھر میں بہنیں ہیں،ان تک تو نہیں پہنچتا،کسی ایک رشتے دار، کسی ایک غریب کے گھر تک سامان پہنچانے کا انتظام کریں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب ، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go to index

24مارچ2019 | زمبابوے

اللہ پر توکل کیجئے

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..رستے کو ذکر پر گواہ بناتے
- ..1 سیکنڈ میں بے شمار دولت
- ..رات بستر پر یا قبر پر
- ..قیمتی وقت کونسا ہے؟
- ..رب سے ناطہ جوڑ لیجئے
- ..سب کچھ رب کے حوالے

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

دُرودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، بہت خوبصورت اور بڑے ہی پیارے واقعات فضائل درود میں ملتے ہیں۔ دُرودِ پاک کی فضیلت میں ایک بڑا ہی ایمان افروز واقعہ علماء نے کتابوں میں لکھاہے چنانچہ

ایک دوست نے اپنے دوست سے کچھ قرض لیا تھااور یہ رقم تقریباً 3 ہزار دینار تھی لیکن وہ دوست بیچارہ قلاش ہو گیا، تباہ وبرباد ہو گیا، اس کا کاروبار ختم ہو گیا اور جو قرض دینے کا ٹائم تھا اس پر قرض وہ نہیں دے سکا۔ دوسرے دوست کا جب ٹائم آگیا، اس نے کہا: بھائی میرے پیسے دے دو۔ اس نے کہا: پیسے تو نہیں ہیں، کاروبار ہی ختم ہو گیا ہے، میں کیسے پیسے لوٹاؤں؟ اس دوست نے ہمدردی کی، تھوڑا اور ٹائم دیا، کچھ وقت کے بعد پھر اس نے پیسوں کا تقاضا کیا، اس نے پھر ٹائم دیا پھر پیسے مانگے، آخر کار وہ غریب دوست پیسے نہیں دے سکا۔

اب دوسرے دوست نے کیا کیا؟ کورٹ میں جا کر جج کو شکایت کر دی کہ یہ بندہ میرے پیسے نہیں دیتا، آپ میرے پیسے دلوائیے۔ جج صاحب نے اس کو بلوایا، اس کو کہا کہ تم نے پیسے دینے ہیں؟ کہا: جی ہاں! میں نے لیے تھے، میں نے واپس دینے ہیں۔ جج نے

کہا: کیوں نہیں دیتے؟ کہا: کاروبار ہی ختم ہو گیا ہے، آمدنی کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے، میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا، میں کیسے پیسے دوں؟ جج نے کہا: اب تمہارے پاس 30 دن ہیں۔ 30 دن کے اندر اگر تم نے پیسے نہیں دیئے تو تمہیں جیل ہو جائے گی۔

اب یہ غریب آدمی سوچنے لگا کہ 30 دن تو باتوں باتوں میں گزر جائیں گے، ابھی تو کھانے کے لالے پڑے ہیں، میں کیسے پیسے لوٹاؤں گا؟ مگر اس نے غالباً یہ حدیث پاک پڑھی ہوئی تھی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ جسے کوئی سخت حاجت در پیش ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے کیونکہ یہ مصائب و آلام کو دور کر دیتا اور روزی میں برکت اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔ (1)

اس نے درود پاک پڑھنا شروع کیا۔ صبح سے شام تک درود پاک پڑھتا رہا، ایک دن، دو دن، 3 دن حتی کہ 27 دن گزر گئے، وہ درود پاک پڑھتا رہا۔ 28 ویں رات آگئی۔ 28 ویں رات جب وہ سویا تو اس کو خواب میں ایک آواز آئی کہ **گھبراؤ نہیں**، تمہارا قرضہ علی بن عیسیٰ وزیر ادا کر دے گا، تم علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جاؤ وہ تمہارا قرضہ ادا کر دے گا۔ یہ بندہ صبح جاگا، پریشان بھی اور حیران بھی کہ میں کیسے علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جاؤں؟ اور کیا وہ صرف اتنی سی بات پر کہ مجھے خواب میں ایک آواز آئی ہے تو وہ مجھے پیسے دیدے گا؟

28 واں دن بھی درود پاک پڑھتے پڑھتے گزر گیا۔

جب 29 ویں رات آئی، اب سویا تو آنکھیں بند ہوئیں، قسمت جاگ اٹھی۔ جس

(1)...بستان الواعظین، ص 407۔

آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر روزانہ درود پاک پڑھ رہا تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: گھبراؤ نہیں، علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہارا قرضہ ادا کر دے گا۔ بہت خوش کہ آقا کا دیدار جو ہو گیا، اب صبح اُٹھا، آنکھ کھلی تو اسے خیال آیا کہ بات تو ٹھیک ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مجھے فرمایا ہے لیکن اگر علی بن عیسیٰ وزیر نے مجھ سے کوئی بات پوچھ لی، کوئی ثبوت مانگ لیا کہ میں کیسے مان لوں کہ تمہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بھیجا ہے تو میں اُسے کیا ثبوت دوں گا؟ بھئی! نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تو اس مقروض کے خواب میں تشریف لائے تھے۔ یہ دوبارہ پریشان ہو گیا، اب یہ آخری 29واں دن بھی گزر گیا۔

30ویں رات آگئی، صبح عدالت میں پیش ہونا ہے، پیسے نہیں ہوں گے تو گرفتاری دینی ہے۔ یہ دن بھی درود پاک پڑھتے ہوئے گزرا۔ رات پھر آنکھیں بند ہوئیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پھر خواب میں تشریف لے آئے۔ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جاؤ وہ تمہارا قرضہ ادا کر دے گا۔ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! چلا تو جاؤں مگر اس نے مجھ سے کوئی ثبوت مانگا، مجھ سے کوئی دلیل مانگی تو میں کیا کہوں گا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا کہ آپ کا ایک راز ہے جو آپ جانتے ہیں اور رب جانتا ہے اور وہ راز یہ ہے کہ آپ روزانہ فجر کی نماز کے بعد 5 ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں اور جب تک یہ تعداد پوری نہیں ہو جاتی آپ کسی سے بات نہیں کرتے۔ یہ راز آپ جانتے ہیں اور آپ کا رب جانتا ہے۔

اب یہ صبح اٹھا تو بہت خوش ہوا کہ اب تو دلیل بھی آگئی ہے، ثبوت بھی آگیا ہے۔

عدالت جانے سے پہلے وہ وزیر صاحب کے پاس چلا گیا اور علی بن عیسیٰ کے پاس جا کر اس نے کہا کہ میں آپ کے لیے ایک پیغام لایا ہوں۔ کہا: کس کا پیغام لائے ہو؟ کہا: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پیغام ہے۔ اچھا! کیا پیغام ہے؟ کہا: پیغام یہ ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں مقروض ہوں، آج آخری دن ہے، آج مجھے 3 ہزار دینار ادا کرنے ہیں اگر میں نے ادا نہیں کیے تو مجھے جیل ہو جائے گی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرا قرضہ آپ ادا کر دیں۔ کہا: بڑی اچھی بات ہے لیکن یہ بتائیے کیا کوئی ثبوت ہے؟ میں کیسے مان لوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہی آپ کو بھیجا ہے، اس شخص نے کہا کہ فکر نہ کریں، خالی ہاتھ نہیں آیا، ثبوت بھی لے کر آیا ہوں۔ آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دلیل بھی دی ہے اور ثبوت بھی دیا ہے۔ مقروض شخص نے کہا: دلیل یہ ہے کہ آپ فجر کی نماز کے بعد روزانہ 5 ہزار مرتبہ درود پڑھتے ہیں اور جب تک یہ تعداد پوری نہیں ہو جاتی تب تک آپ کسی سے بات نہیں کرتے اور یہ بات صرف آپ ہی جانتے ہیں دوسرا کوئی بھی نہیں جانتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجیے جو وزیر روزانہ 5 ہزار درود شریف پڑھتا ہو گا وہ کیسا عاشقِ رسول ہو گا، اس نے کہا: مرحبا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وزیر بڑا خوش ہوا۔ فوراً اپنے کمرے میں گیا، واپس آیا، 3 ہزار نہیں بلکہ وہ 9 ہزار دینار لے کر آیا۔ کہتا ہے: آپ پہلے 3 ہزار تو یہ لیجیے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم تھا، لبیک یا رسول اللہ، یہ لیجیے 3 ہزار۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم پورا کر دیا۔ وزیر نے کہا: 3 ہزار مزید لیجیے، آپ میرے گھر آئے ہیں، قدم رنجا فرمایا، آپ نے شفقت فرمائی، یہ 3 ہزار

دینار اپنے بچوں کے لئے ۔وزیر نے مزید 3 ہزار دینار دیئے اور کہا اس 3 ہزار سے کوئی کاروبار، کوئی کام کاج شروع کرلیجئے اور ایک وعدہ بھی کرکے جایئے کہ اب زندگی میں آپ کو جب بھی کوئی کام پڑے گا آپ میرے پاس آئیں گے، میں آپ کا بھائی ہوں۔ آپ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا میرے لیے پیغام لے کر آئے ہیں یعنی اس عاشق رسول کو تو کتنی خوشی ہوگئی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں میرے درود مقبول ہوگئے۔

اب کیا ہوا؟ یہ بندہ عدالت پہنچا اور عدالت میں ہر کوئی یہی سوچ رہا ہوگا کہ اس بندے نے آکر گرفتاری ہی دینی ہے، پیسے کہاں سے لائے گا؟ خود ہی کہتا تھا کہ کاروبار ختم ہوگیا ہے، کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ تو 30 دن میں اتنے سارے پیسے کیسے لے کر آئے گا؟ یہ گیا، جاتے ہی اس نے قاضی کے پاس 3 ہزار دینار رکھ دیئے کہ حضور یہ میرا قرضہ تھا، یہ واپس لیجیے۔ قاضی نے کہا: یہ تو ٹھیک ہے مگر پیسے کہاں سے لائے؟ تم تو کہتے تھے: کاروبار نہیں ہے، ہر چیز تباہ وبرباد ہوگئی۔ اب اس دیوانے نے، اس عاشقِ رسول نے گویا زبانِ حال سے یہ شعر سنادیا ہوگا کہ

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے اُن کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

میرے پاس تو کچھ نہیں تھا، میں درود ہی پڑھ رہا تھا، سارا واقعہ اس نے بھری عدالت میں سنایا۔ یہ واقعہ اپنے دور کے بڑے بڑے علما نے کتابوں میں لکھا ہے، جب کورٹ میں اس عاشق رسول نے اپنا واقعہ سنایا کہ میں پیسے نہیں لایا، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم خواب میں آئے تھے، وزیر نے مجھے پیسے دیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجیے، پہلے کے لوگ کیسے عاشق رسول تھے، کیسے دیوانے تھے، وہ جج کمرۂ عدالت میں اپنی سیٹ سے کھڑا ہوا اور وہ اپنے کمرے میں، اپنے چیمبر میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور 3 ہزار دینار اس عاشقِ رسول کے ہاتھ میں دے کر کہتا ہے کہ میں بھی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غلام ہوں، سارا ثواب علی بن عیسیٰ کیوں لے جائے، تمہارا قرضہ میں ادا کرتا ہوں۔ اس شخص کے پاس 9 ہزار دینار تو پہلے ہی تھے اب 12 ہزار ہو گئے۔

اب جس نے کیس کیا ہے اس کو 3 ہزار دے دیں۔ وہ بھی ساری بات دیکھ رہا تھا، وہ بھی سارا ماجرہ سن رہا تھا، کہتا ہے: رکیے!! رکیے!! ذرا قلم کاغذ لائیے، میں بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا امتی ہوں، میں اس بندے کا قرضہ ہی معاف کر دیتا ہوں۔ اس عاشقِ رسول نے جج صاحب کو کہا کہ آپ ایسا کریں یہ پیسے تو واپس لے لیں، قرضہ ہی معاف ہو گیا، اب آپ کے 3 ہزار لے کر کیا کروں گا؟ اللہ اکبر! وہ قاضی صاحب، وہ جج بھی کیسے تھے؟ کہتے ہیں: جو پیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر نکالے ہیں اب واپس نہیں لینے، یہ تم اپنے ساتھ ہی لے جاؤ۔ اب وہ بندہ جو ایک رات پہلے، چند گھنٹوں پہلے 3 ہزار دینار کا مقروض تھا،، اب 12 ہزار دینار لے کر اپنے گھر کو جا رہا ہے۔ [1]

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

---

1 ...جذب القلوب، ص237۔

ہو سکتا ہے یہاں بھی میرے بھائیوں میں سے کوئی قرضے میں ڈوبا ہوا ہو، کوئی کسی پریشانی میں ہو، دکھ میں ہو، فیملی میں کوئی تکلیف ہو، بیماری ہو، دکھ ہوں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر درود پڑھنا یہ ایک ایسا فارمولا ہے، یہ ایک ایسا وظیفہ ہے جو آپ کی اور ہماری دنیا بھی اچھی کر دیتا ہے، ان شاء اللہ! ہماری آخرت بھی اچھی کر دے گا اور یہ ایک ایسا آزمایا ہوا وظیفہ ہے۔ کبھی ہوتا ہے کہ کاروبار میں، فیملی میں، طبیعت میں آپ بڑا بوجھ محسوس کریں، بھاری پن محسوس کریں، آپ درود پاک پڑھنا شروع کریں، آپ کو محسوس ہو گا کہ آپ کا بوجھ اتر رہا ہے۔ آپ آرام اور سکون محسوس کر رہے ہوں گے، آپ کی بیماریاں، آپ کے سامنے جو مشکل چیزیں ہو گئی تھیں، وہ آسان ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کریں کہ روزانہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے اور بڑا آسان ہے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے۔ جو لوگ ڈرائیو کرتے ہیں، گاڑی چلاتے ہیں وہ اس دوران پڑھ سکتے ہیں، ڈرائیونگ کے دوران کیا کرتے ہیں؟ اگر ہم ڈرائیونگ ٹائم کو ہی درود ٹائم بنا دیں، لوگ بد قسمتی سے گاڑی میں گانے سن رہے ہوتے ہیں، میوزک سن رہے ہوتے ہیں۔ آپ سوچیے تو سہی! آپ ان راستوں کو کس چیز کا گواہ بنا رہے ہیں؟ یاد رکھیے گا، جس نے جس زمین کے ٹکڑے پر نیکی کی ہے، زمین کا وہ ٹکڑا قیامت کے دن گواہی دے گا اور جس نے زمین کے اس ٹکڑے پر گناہ کیا ہے وہ بھی قیامت کے دن گواہی دے گا کہ مولا یہاں بیٹھ کر شراب پی تھی، ادھر بیٹھ کر حرام کیا تھا۔ ہمارے بزرگانِ دین کا یہ انداز ہوتا تھا کہ وہ جدھر سے گزرتے تھے، وہ چاہتے تھے ادھر نیکی کریں تاکہ زمین کا وہ حصہ، وہ علاقہ، وہ محلہ گواہی دے۔

رستے کو ذکر پر گواہ بناتے

ایک بزرگ حضرت اَبُو الْمَلِیْح کے بارے میں آتا ہے: آپ اللہ اور رسول کا اتنا ذکر کرتے تھے کہ ایک بار آپ کسی راستے سے گزرے، واپس آئے، دوبارہ وہیں سے گزرے۔ تو کسی نے کہا: حضرت! ابھی تو آپ گزر کر گئے تھے، دوبارہ کیوں آئے؟ کہتے ہیں: میں گزر تو گیا تھا مگر اللہ پاک کا ذکر کرنا بھول گیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ زمین کے جس راستے سے گزروں اپنے رب کا ذکر کرتے ہوئے گزروں تاکہ زمین کا وہ ٹکڑا میرا گواہ ہو جائے کہ میں نے اس جگہ پر اللہ پاک کا ذکر کیا ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر میں اور آپ جتنا وقت گاڑی میں گزارتے ہیں اگر ہمارا ڈرائیونگ ٹائم، ہمارا سفر کا ٹائم ہی یہ درود ٹائم بن جائے تو جتنی دیر آپ گاڑی چلائیں یا ڈرائیور کے برابر میں بیٹھے ہیں، ہاتھ میں تسبیح لے لیں، اپنی ڈرائیونگ سیٹ پر چاہیں تو آپ اسٹیئرنگ پہ تسبیح لگا دیں۔ آپ کی زبان درود پڑھنا شروع کر دے گی، ڈبل فائدہ ہے۔ ایک تو وہ تمام راستے درود کے گواہ ہو جائیں گے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ حدیث پاک ہے: جو ایک بار درود پڑھتا ہے اس پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اس کے 10 گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (2)

آپ کا پورا سفر محفوظ ہو جائے گا کیونکہ اللہ کریم کی رحمتیں جس کے ساتھ ہیں اس کے ساتھ کیا ہونا ہے؟ چلتے پھرتے آپ پر رحمت برس رہی ہے۔ آپ کا سفر محفوظ ہو گیا،

1 ...تنبیہ المغترین، ص88۔
2 ...نسائی، ص222، حدیث:1294۔

Go to index

آپ درود بھی نہ جانے کتنے پڑھ لیں گے، گھر سے آفس پہنچے، آپ نے 100-200 درود پڑھ لیے، آفس سے گھر گئے پھر 100-200 درود پڑھ لیے۔ سبحان اللہ! کتنی برکتیں ملیں گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! نیت کیجئے کہ ان شاء اللہ! روزانہ درود پاک کثرت سے پڑھیں گے، ہم فضول وقت بہت ضائع کرتے ہیں، سوشل میڈیا پر، موبائل پر تو گھنٹوں گزار دیتے ہیں۔ اب تو موبائل فون میں ایپلیکیشنز بھی آ گئی ہیں کہ جو ہمیں بتاتی ہیں کہ پورے دن میں آپ نے کتنے گھنٹے موبائل پہ گزارے ہیں۔ ایک بار چیک تو کیجئے کہ 24 گھنٹے میں سے کتنے گھنٹے موبائل پر گزر گئے اور کتنے گھنٹے قرآن میں، درود میں، ذکر میں گزرے؟

1 سیکنڈ میں بے شمار دولت

ذرا مل کر سُبْحٰنَ اللہِ کہیے۔اب کہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔اب دوبارہ کہیے اَللّٰہُ اَکْبَر۔ یہ تینوں جملے کہنے میں شاید 30 سیکنڈز نہیں لگے، ٹھیک ہے؟ بلکہ 30 سیکنڈز سے کم لگے ہوں گے لیکن معلوم ہے آپ نے کتنا ثواب کما لیا؟ کچھ لوگ محنت ومشقت اور اچھا مستقبل بنانے کی خاطر اپنا گھر بار، شہر حتی کہ وطن تک چھوڑ دیتے ہیں، دوسرے ملکوں میں چلے جاتے ہیں، وہ یہ سب ایسا کیوں کرتے ہیں؟ کبھی اکیلے میں بیٹھ کر سوچیے گا کہ دنیا میں تھوڑی سی لگژری مل جائے، تھوڑا فائدہ ہو جائے، دنیا بہتر ہو جائے۔ جائز کام کے لئے سفر کرنا منع نہیں ہے لیکن آپ میں سے اگر کوئی بہت بڑا بزنس مین بھی یہاں بیٹھا ہے تو کبھی اکیلے میں بیٹھ کر حساب وکتاب کیجیے گا کہ میں 30 سیکنڈز کے اندر کتنا کما سکتا ہوں؟

ممکن ہے کہ دنیا میں ایسے بھی لوگ ہوں جو ایک منٹ میں ہزار یا لاکھ ڈالر بھی کماتے ہیں چلیں میں تھوڑی دیر کے لیے آپ کو مثال کے طور پر سمجھاتا ہوں کہ 30 سیکنڈز کے 1000 ڈالرز مگر کوئی ہے جو مجھ سے 1 ہزار ڈالر لے بلکہ 1 ہزار کیا 1 لاکھ ڈالر لے لے اور جنت میں ایک درخت دلادے، اگر دنیا کی ساری دولت بھی جمع کرلی جائے پھر بھی جنت میں ایک درخت کی قیمت ادا نہیں کرسکتے مگر میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سچے وعدے ہیں، جو ایک بار سُبْحٰنَ اللہِ کہے اس کے لیے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے۔ جو ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اس کے لیے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے۔ صرف ایک اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے پر جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی کہ نیکیاں کمانا کتنا آسان ہے۔ لوگ پیسے کمانے کے لئے اپنے ملک سے دوسرے ملک تک چلے جاتے ہیں مگر نیکیاں کمانا اتنا آسان ہے کہ گھر بیٹھے تسبیح پکڑ کر اگر میں 100 بار سُبْحٰنَ اللہِ کہہ دوں میرا رب مجھے جنت میں 100 درخت عطا فرما دیتا ہے۔ نیکیاں کمانا کتنا آسان ہے مگر میں صرف ایک دن کا حساب لگاؤں کہ صبح سے لے کر شام تک 24 گھنٹوں میں کتنی بار میں اللہ پاک کو یاد کرتا ہوں، کتنی بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھتا ہوں؟

دنیا نہیں نیکیاں کمائیے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ زندگی بہت تھوڑی ہے، جتنا کمانا ہے کمالو، زندگی

1...ابن ماجہ، 4/252، حدیث: 3807۔

Go to index

کمال کی ہونی چاہیئے واقعی صحیح کہتے ہیں لیکن ہم اس فارمولے کو دنیا پر لاگو کر رہے ہیں کہ جتنے ڈالر کمانے ہیں، جتنے پیسے کمانے ہیں کمالو۔ یقین کریں اصل جملہ یہ ہے **زندگی میں جتنی نیکیاں کمانی ہیں کمالو۔** اس کے بعد کوئی موقع نہیں ہوگا، کوئی چانس نہیں ملے گا، ایسا کبھی نہیں ہوتا اور نہ کبھی ہوگا کہ ہمیں پہلے 60-70 سال دنیا کمانے کے لیے ملیں گے اور پھر ایک میسج آئے گا، جیسے موبائل کا میسج آتا ہے کہ آپ کا 80 فیصد ڈیٹا استعمال ہوگیا ہے۔ اب جلدی جلدی ٹاپ اَپ (بیلنس) کر لیجیے۔ آج آپ کے بیلنس کا آخری دن ہے، کل آپ کا پیکج ختم ہو جائے گا، ہم فوراً فون کرتے ہیں بھائی! جلدی سے کارڈ بھیجو، بیلنس کرنا ہے۔ ہمیں موبائل پر کوئی میسج نہیں آئے گا کہ آپ کی زندگی کے 30 دن رہ گئے ہیں، برائے کرم نماز شروع کر لیجیے، توبہ شروع کر لیجیے، گناہ چھوڑ دیں، بس! اب 3 دن رہ گئے، مہربانی کرکے توبہ کر لیں، اب سجدے کر لیں، آخری رات آگئی ہے، ساری رات عبادت میں گزار لیں۔

رات بستر پر یا قبر پر

کسی کو معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لوگ صبح گھر سے نکلتے ہیں اور اپنی فیملی کو کہہ کر جاتے ہیں رات کو چکن بریانی بنانا اور وہ والے کپڑے استری کر کے رکھنا کیونکہ رات دوستوں کے ساتھ پارٹی میں جانا ہے۔ بندہ صبح گھر سے جاتا ہے، کپڑے استری کیے ہوئے تیار رہتے ہیں، بریانی تیار ہوتی ہے، بندہ نہیں آتا، جنازہ واپس آتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوتا؟ ہوتا ہے ناں؟ آپ خود کہتے ہیں: کل میرے ساتھ تھا، ہم نے ساتھ کھانا کھایا تھا اور آج رات اس کی قبر میں گزر گئی، جب میرے دوست کے ساتھ ہو سکتا ہے، میرے رشتے دار کے ساتھ

ہو سکتا ہے تو میرے ساتھ بھی تو ہو سکتا ہے۔ بندہ رات سوتا ہے اور صبح اٹھتا نہیں ہے۔ اتنا مختصر، موت اور زندگی میں اتنا باریک سا فاصلہ ہے، لیکن! ہم آخرت کی تیاری کب کریں گے؟ کیا فقط دنیا ہی کی تیاری رہ گئی ہے؟

زندگی میں صرف ایک ہی منصوبہ ہے، ایک ہی پلاننگ ہے، 5 سال بعد کیا ہو گا، 10 سال بعد کیا ہو گا، 15 سال بعد کیا ہو گا، پہلے پاسپورٹ لے لوں پھر فلاں ملک چلا جاؤں گا پھر ادھر فیکٹری لگا لوں گا۔ آخرت کی فکر نہیں ہے، اس کا کوئی منصوبہ نہیں ہے، جنت میں جانے کیا منصوبہ ہے، کہیں جہنم میں نہ ڈال دیا جاؤں، کہیں برباد نہ ہو جاؤں، ہماری ساری پلاننگ میں ایسی کوئی پلاننگ نہیں ہوتی۔

قیمتی وقت کونسا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ایک جملہ بڑا مشہور ہے۔ ہو سکتا ہے آج بھی یہاں دعوت دیتے وقت، آپ کو بلاتے وقت کسی نے کہا ہو گا کہ اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر آیئے گا۔ یہ عام طور پر کہا جاتا ہے یہ دعوت دینے کا بھی ایک طریقہ کار ہے۔ سچی بات معلوم ہے کیا ہے؟ قیمتی وقت وہی ہے، گولڈن ٹائم وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے ذکر میں صرف ہو۔ یہ جو آپ اجتماع میں آئے ہیں تو آپ نے وقت کو قیمتی بنایا ہے، اگر ہم اس وقت کو کہیں اور گزار رہے ہوتے تو ہمارا وقت قیمتی نہیں تھا، اصل تو اب قیمتی وقت گزر رہا ہے، میرے رب کی رحمت سے امید ہے کہ اس وقت ہمارا یہ ایک ایک لمحہ رحمتوں کے ساتھ ہو گا، اللہ کریم کی رحمتیں برس رہی ہوں گی، ہمارے گناہ معاف ہونے کا سبب بن رہا ہو گا کیونکہ ہم کوئی اور کام نہیں کر رہے ہیں، یقیناً! زندگی کا بڑا حصہ ہم نے فضول

کاموں میں، غلط کاموں میں گزارا ہے مگر میرا مالک بہت کریم ہے، وہ بڑا رحیم ہے۔ وہ اس چھوٹی سی محفل پر چاہے تو ہماری مغفرت فرمادے، وہ چھوٹی سی اس گفتگو پر چاہے تو ہمیں بخش دے، ہمیں معاف کردے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی باتیں کررہے ہیں۔ یقین کیجئے کہ یہ بہت قیمتی وقت ہے اور زندگی بہت مختصر ہے۔

زندگی برف کی طرح

گرمیوں میں برف بکتی ہے اور برف بیچنے والے کی کوشش ہوتی ہے کہ جلدی جلدی برف بیچ دوں کیونکہ اس کو معلوم ہے اگر نہیں بکی تو پگھل جائے گی۔ آہستہ آہستہ سرمایہ پگھل رہا ہے۔ ہماری زندگی بھی بالکل اسی طرح ہے۔ ہماری زندگی ہر سیکنڈ کم ہوتی ہے، سنیں، زندگی کی برف پگھل رہی ہے، ہم موت کے قریب ہو رہے ہیں، ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کسی کی برف آج ختم ہونے والی ہو۔ آج ہم میں سے کسی کی زندگی کا آخری دن ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے آج رات ہم میں سے کسی کو بستر پر نہیں قبر میں گزارنی ہو، اتنی مختصر زندگی ہے لیکن !پلان کیا ہے؟ 5 سال بعد نماز پڑھوں گا۔ ابھی تو جوانی ہے، ابھی تو مزے کرنے ہیں، ابھی تو انجوائے کرنے کے دن ہیں، بعد میں توبہ کرلوں گا، 50 سال کے بعد اللہ اللہ ہی کروں گا، پھر میری زندگی کا کام کیا ہے، پھر داڑھی بھی رکھوں گا پھر نماز بھی پڑھوں گا، ابھی شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ بس ابھی تھوڑا سا بزنس سیٹ ہو جائے اس کے بعد تو میں نے سارے غلط کام چھوڑ دینے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سے کئی لوگ یہ مانتے اور جانتے بھی ہیں کہ کام صحیح نہیں کررہا ہوں، سود کا کام ہے، حرام ہے، جھوٹ بول کر کاروبار کررہا ہوں، بالکل غلط ہے، میں

یہ ڈیل کرتا ہوں حالانکہ یہ ناجائز ہے، سب معلوم ہے لیکن! تھوڑے دن کی تو بات ہے، ذرا سیٹ ہو جاؤں، ابھی نیا نیا ہوں، تھوڑا یہ فیکٹری لگ جائے، یہ سیٹ ہو جائے اس ملک میں کاروبار ہو جائے پھر توبہ کر لینی ہے۔ یہی تو شیطان چاہتا ہے کہ ہم توبہ میں دیر کر دیں، شیطان ہمیں وعدوں میں، لمبی امیدوں میں لگا رہا ہے کہ بعد میں کر لیں گے اور اس سے پہلے ہی موت کا فرشتہ آکر بندے کو قبر میں پہنچا دیتا ہے۔

ایک ایک نیکی کا محتاج

توبہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ نیکیوں میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔ ذرا غور کریں کہ جو فضول باتوں میں وقت ضائع کر رہا ہے، درود نہیں پڑھ رہا، نمازیں نہیں پڑھ رہا، ذکر نہیں کر رہا، تلاوت نہیں کر رہا، ہم چھوٹی چھوٹی نیکیاں چھوڑ دیتے ہیں، جس کو ہم چھوٹی سمجھتے ہیں ہم وہ نیک کام کرتے نہیں ہیں۔ کل بروز قیامت معلوم چلے گا، قیامت کے دن میزان لگایا جائے گا، ایک ترازو رکھا جائے گا، نیکیاں اور گناہ تولے جائیں گے۔ مثال کے طور پر قیامت کے دن اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ ایک گناہ اس کی نیکیوں سے بڑھ جائے۔ صرف ایک گناہ نیکیوں سے زیادہ ہو جائے تو اس کے لیے حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اسے اس دن کتنا افسوس ہو گا، وہ کتنا افسوس کرے گا کہ کاش! میں فضول وقت چھوڑ کر توبہ کر لیتا، قرآن پڑھ لیتا، دو چار نیکیاں اور کر لیتا تو میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جاتا اور میں جنت میں چلا جاتا۔ اس دن ایک ایک نیکی کا احساس ہو گا۔ آج موقع ہے تو آج ہم نیکیاں نہیں کرتے۔ موقع ملتا ہے ہم نیکیاں چھوڑ دیتے ہیں۔ کاش! ہم یہ بات سمجھنے والے بن جائیں کہ ایک ایک سانس بہت قیمتی ہے، دنیا کے لیے نہیں آخرت کے لیے

کمائیں، ان شاء اللہ دنیا ویسے ہی ملنی ہے۔

رب پر بھروسہ

ایک صاحب نے بڑی زبردست بات کی۔ کہا: صبح سے شام تک ہم دنیا کمانے کے پیچھے ہیں، آخرت کے بارے میں نہیں سوچتے اور واقعی ہماری یہ بے وقوفی ہے۔ رزق کا وعدہ رب نے کیا ہے، وہ مل کر رہے گا۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیے گا، ہم یہ جملہ بچپن سے سن رہے ہیں کہ **دانے دانے پہ لکھا ہے کھانے والے کا نام** مگر ہم کرتے کیا ہیں؟ نہیں بھائی! ابھی بزنس کا کیا ہو گا اور آگے بڑھنا ہے، پریشان بھی رہتے ہیں، ٹینشن بھی لے لیتے ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ پاک پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ہمارا رب پر یقین ختم ہوتا جارہا ہے، توکل ختم ہو رہا ہے۔ بندہ حرام کی طرف کیوں جاتا ہے؟ حرام کمانے کی طرف، شارٹ کٹ کی طرف کیوں جاتا ہے؟ اس کا ذہن بن جاتا ہے، اس کا مائنڈ سیٹ بن جاتا ہے کہ سیدھے کام سے تو امیر نہیں بنوں گا۔ نوکری کرتا رہا تو ساری زندگی تو پیچھے رہ جاؤں گا کچھ نہ کچھ ایسا کرنا ہے جو راتوں رات امیر بن جاؤں، بڑا کام کرلوں چاہے غلط ہو۔ یہ وہی غلطی ہے، یہ وہی کرتا ہے جسے رب پر بھروسہ نہیں ہوتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک پر بھروسہ بہت ضروری ہے جیسا کہ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا** تم اللہ پاک پر اگر بھروسہ کرو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، جیسا رب کا حکم ہے، ایسا بھروسہ کروگے تو اللہ کریم تمہیں ایسے روزی دے گا جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے، وہ (پرندے) صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام

Go to index

کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔ (1)

آپ کو معلوم ہے دنیا میں کتنے پرندے ہیں؟ اگر آپ معلومات کریں، ریسرچ کریں تو دنیا میں ہم جتنے انسان ہیں اس سے 100 گنا پرندے ہیں یعنی اگر ساڑھے سات ارب، 750 کروڑ انسان ہیں تو اگر اس کو 100 گنا کریں تو نہ جانے کتنے لاکھ ارب پرندے دنیا میں ہیں مگر آپ نے دیکھا ہے کہ صبح سارے پرندے نکلتے ہیں، کسی کے پیٹ میں کچھ نہیں ہوتا مگر شام کو جب سب گھونسلے میں آتے ہیں سب کو روزی مل چکی ہوتی ہے۔ ہر روز صبح سے شام تک سب کو ملتا ہے۔

اشرف المخلوقات کو روزی کی فکر

ہم بقر عید میں جانور پالتے ہیں، بکرا، گائیں، ہم جب جانور کو دوپہر میں چارہ کھلاتے ہیں، کبھی آپ نے دیکھا کہ وہ چارے کی ٹوکری پیر سے پیچھے کرلے کہ رات کو کیا کھاؤں گا؟ جانور کو فکر ہی نہیں ہے کہ رات کو کیا ملے گا۔ اسے معلوم ہے جس رب نے دوپہر کو کھلایا ہے وہی رات کو کھلائے گا۔ صرف انسان ہے جسے فکر رہتی ہے۔ یاد رکھیے کہ ایک طرف تو ہمارے نام کے ساتھ اشرف المخلوقات کا ٹائٹل لگا ہے، ہم انسان بہترین مخلوق ہیں مگر اشرف المخلوقات کا حال کیا ہے، اس کو ٹینشن ہی ٹینشن ہے کہ کل کا کیا ہوگا، مہینے بعد کا کیا ہوگا، سال کے بعد کا کیا ہوگا، بچی چھوٹی ہے، بڑی ہوگی تو کیا ہوگا، بچہ چھوٹا ہے، بڑے ہو کر مستقبل کا کیا ہوگا؟ اتنی ٹینشن پالی ہیں حالانکہ ان سب کی فکر کرنا ہمارا کام ہی نہیں ہے۔

---

1 …ترمذی، 4/451، حدیث:1532۔

جس رب نے پیدا کیا ہے وہی روزی دے گا، جو ہاتھی کو من دیتا ہے، چیونٹی کو کن دیتا ہے، وہ ضرور ہمیں بھی عطا فرمائے گا اور عطا فرما رہا ہے۔ بچہ دیا ہے تو روزی بھی وہی دے گا۔ بیٹی دی ہے تو اس کے رشتے کا انتظام بھی اسی نے کرنا ہے، وہ خالق، وہ مالک، وہ پالنے والا ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں دنیا والوں پر بھروسہ ہے، اپنے رب پر بھروسہ نہیں ہے۔ سب پر بھروسہ ہے، رب پر بھروسہ نہیں ہے۔ ایسا مت کیجئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو اپنے مولا پر ہی بھروسہ نہیں کرے گا وہ آگے کیسے بڑھے گا؟ یاد رکھیں! اللہ پاک نے قرآن شریف میں سب کو روزی دینے کا وعدہ کیا ہے، وہ سب کو روزی دے گا اور ہماری ٹینشن کیا ہے؟ روزی کی، مستقبل کی، دنیا کی حالانکہ ٹینشن لینی کیا چاہیے تھی؟ جس کا وعدہ نہیں ہے اور وہ کیا ہے؟ مغفرت کی، جس کی ہمارے پاس گارنٹی نہیں ہے کہ بخشا جاؤں گا۔

مغفرت کی ٹینشن کیجیے

ہمیں ایسے دوست ملتے ہوں گے، آپ کو بھی ملتے ہوں گے، آج کل بہت ٹینشن میں ہوں، بلڈ پریشر بھی لو ہو جاتا ہے، بس! سوچتا رہتا ہوں، کاروبار کا کیا ہو گا، بچوں کا کیا ہو گا، بہت زیادہ مسائل ہیں۔ ایسے لوگ تو ملیں گے، کیا کوئی ایسا آج تک ملا ہے جو کہے: رات کو نیند نہیں آتی، معلوم نہیں بخشا جاؤں گا کہ نہیں؟ قبر میں میرے ساتھ کیا ہو گا؟ ایمان پر خاتمہ ہو گا کہ نہیں؟ یعنی جو ٹینشن لینی چاہیے تھی اس کی ٹینشن نہیں لیتے حالانکہ ہمارے بزرگوں نے لی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لی، ان کے خوفِ خدا کا عالَم کیا تھا وہ راتوں کو روتے تھے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ دعا یاد کیجیے حالانکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلم وہ ہیں جن کے صدقے میں آپ نے اور میں نے بخشے جانا ہے۔ کونین کے والی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعا ہے:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبُ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِكَ[1] اے دلوں کو پھیرنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ دعا مانگ رہے ہیں حالانکہ ان کے توصدقے مجھے اور آپ کو ایمان ملا ہے مگر یہ ہماری تعلیم ہے، وہ دعا کر رہے ہیں کہ اے دلوں کو پھیرنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔ میں آپ سب سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں، زندگی میں کتنی بار ہم نے اور آپ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ! میرا ایمان سلامت رہے، میرا دل نہ پھر جائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اس ایمان کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے، الحمدللہ! اللہ کریم نے مجھے اور آپ کو مسلمان بنایا، ایمان والا بنایا، یہ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے۔ میرے اور آپ کے کانوں نے جو پہلی آواز سنی وہ اللہ اکبر کی آواز سنی مگر اتنی بڑی مہربانی پر ہم نے کتنی بار اللہ کریم کا شکر ادا کیا؟ ہم میں سے کون ہے جس نے سجدۂ شکر کیا ہو کہ یا اللہ! تیری مہربانی، بن مانگے، بغیر مانگے تو نے کسی غیر مسلم گھر میں پیدا نہیں کیا، مجھے ایمان والا بنادیا اور پھر کتنی بار دعا کی کہ یا اللہ! میرا ایمان سلامت رکھنا۔

ایمان کی فکر کیجئے

یہ ایمان ون وے ٹریفک نہیں ہے، اس وقت کائنات میں سب سے زیادہ جو مذہب فروغ پا

1 …ترمذی، 4/55، حدیث: 2147۔

Go to index

رہا ہے، جو تیزی سے پھیل رہا ہے وہ اسلام ہے۔ لیکن !اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان غیر مسلم نہیں ہو سکتا، مسلمان ایمان سے باہر نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھیے گا! نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دعا ڈرا دینے کے لیے کافی ہے کہ اللہ نہ کرے کوئی ایسا جملہ نکل جائے، اللہ نہ کرے کوئی ایسی بات زبان سے نکل جائے کہ ہم ایمان سے فارغ ہو جائیں۔ اگر ایمان ہی نہیں رہا تو سارے اعمال، سارے کام برباد ہو جائیں گے۔

خدارا! اپنے ایمان کی فکر کیا کریں، اللہ پاک سے التجا کر کریں، اپنے ایمان کی فکر بھی کرنی ہے اور اپنے مالک پر بھروسہ کرنا ہے اگر کسی کو کوئی پریشانی آتی ہے تو ہر کسی کے پاس جاتے ہیں، کبھی کس کے پاس جاتے ہیں، کبھی کوئی بڑی پہنچ ڈھونڈتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کیا کرتے تھے؟ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں جب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آتے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! بارش نہیں ہو رہی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نماز پڑھتے، اللہ پاک سے دعا کرتے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! آندھی آ رہی ہے، آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نماز پڑھتے، دعا کرتے۔ چاند گہن ہو گیا ہے، سورج گہن ہو گیا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم دعا کرتے، نماز پڑھتے، جو چاہیے ہوتا اللہ پاک سے التجا کرتے، دعا کرتے، سجدے کرتے۔

رب سے ناطہ جوڑ لیجیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی یہ پوری زندگی ہے کہ جب بھی کوئی پریشانی آئی، وہ رب کی بارگاہ میں سر جھکاتے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں ہمیں پریشانی آتی ہے ہم کیا کرتے ہیں؟ کیا ہم اللہ پاک کو پکارتے ہیں؟ کیا اللہ پاک پر بھروسہ ہے؟ ہمارا تو حال یہ ہے کہ دعا

کرتے وقت بھی یقین نہیں ہوتا ہے۔ دعا میں وہ توجہ چاہئے جو ضروری ہے، یاد رکھیے گا! علماء نے آدابِ دعا کے تحت لکھا کہ جو دعا کرے اور اس کا ذہن یہ ہو کہ معلوم نہیں قبول ہوگی کہ نہیں، فرمایا: اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ جو یہ سوچ کر دعا کرتا ہے کہ معلوم نہیں دعا قبول بھی ہونی ہے یا نہیں چلو! دعا کرکے بھی کوشش کرلیتے ہیں، فرمایا: اس کی دعا قبول نہیں ہونی۔ دعا اس کی قبول ہونی ہے جسے یہ کامل یقین ہو کہ جس رب سے میں مانگ رہا ہوں وہی دینے والا ہے، وہ ضرور عطا فرمائے گا۔

دعا میں یقین ضروری ہے

میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں، ایک گاؤں میں بڑے عرصے سے بارش نہیں ہو رہی تھی تو لوگوں نے سوچا کہ سارے گاؤں والے میدان میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں، نماز استسقاء پڑھتے ہیں۔ پورا گاؤں جمع ہوگیا۔ اب اس میں ایک نوجوان بھی آیا اور اس کے ہاتھ میں چھتری تھی، مہینوں، سالوں ہوگئے بارش نہیں ہوئی تو لوگوں نے اس کا مذاق اڑانا شروع کیا، پاگل ہوگئے ہو؟ بارش ہو نہیں رہی، کتنے سال سے قطرہ نہیں گرا اور تم چھتری لے کر آئے ہو؟ وہ نوجوان کہتا ہے تم نے اس لیے جمع کیا ہے کہ اللہ پاک سے مانگنا ہے، جب اللہ کریم سے مانگنا ہے تو پھر بارش تو ضرور ہوگی۔ جب بارش ہوگی تو واپس کیسے جاؤں گا؟ اس کا یقین تھا۔

علماء لکھتے ہیں: جب دعا ہوئی تو موسلا دھار بارش ہوئی۔ سارا گاؤں بھیگتے ہوئے گیا، وہ نوجوان اپنی چھتری کے سائے میں جا رہا ہے۔ یہ وہ یقین ہے جو دعا میں چاہئے کہ مانگو تو یقین کے ساتھ، اللہ پاک دینے والا ہے، میں مانگنے والا، میں خطاکار، وہ عطا کرنے والا۔ اس

رقت، اس خوف، اس عاجزی کے ساتھ مانگیں کہ وہ رب کریم عطا فرمائے گا تو پھر ان شاء اللہ ضرور عطا کرے گا۔ بس! اللہ کریم پر وہ بھروسہ درکار ہے۔ یقین کریں سارے مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔

نجات کا راستہ کس کے لئے؟

میں آج آپ کو قرآن پاک کی ایک آیت سناتا ہوں، آیت سنتے ہیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنادے گا۔
(پ28، طلاق:2)	

ہم بعض اوقات سمجھتے ہیں کہ میرا جو مسئلہ ہے وہ حل نہیں ہو سکتا۔ میں جو کاروبار میں پھنس گیا ہوں وہ اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ اب مجھے کوئی بھی نہیں نکال سکتا، اتنا بڑا قرضہ ہے کیسے ادا ہو گا؟ اتنی بڑی بیماری ہو گئی مجھے ڈاکٹر نے جواب دیدیا، اب میں کیسے اس بیماری سے نکلوں گا؟ فلاں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ میں اور آپ یہ یقین کرتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہو سکتا مگر یہ بزرگ بیٹھے ہیں ذرا ان سے پوچھئے گا کہ زندگی میں تقریباً سب کے ساتھ ایسا ضرور ہوتا ہے، ایک بار لازمی ہوتا ہے۔ ہمیں یہ دکھایا جاتا ہے کہ کبھی کاروبار میں، روزگار میں ایسی مشکل آجاتی ہے کہ ہمیں لگتا ہے کہ ہم ختم ہو گئے۔ اب ہم نہیں نکل سکتے مگر اچانک کوئی ایسا چکر چلتا ہے، کوئی ایسا راستہ نکلتا ہے، کوئی ایسا معاملہ ہوتا ہے کہ ہم ایسے اس مشکل سے نکلتے ہیں کہ آج سوچتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ یار اس وقت میں سوچ رہا تھا کہ میرا کچھ نہیں بنے گا، میں ختم ہو چکا تھا، میرا کاروبار ختم ہو چکا تھا مگر معلوم نہیں کیسے اللہ

پاک نے نکالا کہ آج اس سے بھی زیادہ اچھے ماحول میں رکھ دیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسے ہوا؟ یہ قرآن نے وعدہ کیا ہے، رب نے فرمایا: **وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا** جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے نجات کا راستہ نکالے گا **وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ** اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔ آپ تصور بھی نہیں کرسکتے، آپ سوچ بھی نہیں سکتے، ادھر سے روزی آئے گی، کیوں؟ کیونکہ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ بس! اصل چیز بھروسہ اور یقین ہے کہ میرا مالک میرے ساتھ ہے۔ ساری دنیا خلاف ہوجائے، رب جس کے ساتھ ہے وہ مشکل سے نکل جائے گا۔ بس! آج ایک بات سیکھ کر جانا ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرنا ہے اور اللہ سے محبت کرنی ہے۔

70 ماں سے بڑھ کر محبت

ماں اپنی اولاد کو کتنا چاہتی ہے؟ ماں ہمیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی، جس کی ماں ہے وہ جانتا ہے، جس کی چلی گئی اسے زیادہ یاد آتی ہوگی۔ بچہ بیمار ہوجائے تو ماں بے قرار ہوجاتی ہے، ماں اس سے زیادہ ٹینشن میں ہے کیونکہ اس کا لعل بیمار ہے۔ اگر ہم ٹینشن میں ہوں تو ماں جائے نماز بچھادیتی ہے، رات جاگتی ہے، ہمیں بار بار پوچھتی ہے بیٹا! تیری ٹینشن دور ہوئی؟ تیرا کاروبار میں مسئلہ تھا وہ حل ہوگیا؟ جب ماں اتنا پیار کرتی ہے تو مجھے بتایئے، اللہ کریم تو 70 ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔ بس! مسئلہ ایک ہی ہے۔ ہم اللہ کریم کو بھول جاتے ہیں، ہم اللہ پاک سے دوستی نہیں کرتے، ہم رب کو پکارتے نہیں ہیں، اس پر

بھروسہ نہیں کرتے ورنہ یقین جانیں جس نے رب کو دل سے پکارا اس کے سارے مسئلے ختم ہو گئے۔

میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں، میں آج آپ کو فارمولا دے رہا ہوں اگر آپ بیمار ہوں یا گھر میں کوئی بیمار ہو، کسی کاروباری مشکل میں پھنس گئے ہوں، قرضے میں آ گئے ہوں، کوئی اور پریشانی ہو گئی ہو۔ تنخواہ میں پورا نہیں ہو رہا ہے۔ ہاتھ تنگ ہے۔ جو بھی، جیسی بھی پریشانی ہو، تہجد میں اکیلے اٹھنا، کوئی نہ دیکھ رہا ہو اور ہاتھ اُٹھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں آنسو بہانا کہ یا اللہ! پھنس گیا ہوں۔ یا اللہ! بیماری میں پھنس گیا ہوں، یا اللہ! قرضے میں پھنس گیا ہوں۔ یا اللہ! گناہوں میں پھنس گیا ہوں، جی ہاں! گناہ بھی بڑی مصیبت ہے، برائیاں چھوٹ نہیں رہی، تیرا بندہ ہوں کرم کر دے اور پھر تصور کرنا کہ اگر کبھی رات اُٹھ کر روتے ہوئے میں اپنی ماں کے پاس جاتا کہ ماں میں پریشان ہوں، ماں میں بیمار ہوں، ماں میں تکلیف میں ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! مجھے بتائیے آدھی رات کو اگر آپ رونا شروع کر دیں تو آپ کی ماں وہ آپ سے کتنی محبت کرتی ہے، وہ پریشان ہو جائے گی اگر اس کے بس میں ہو تو وہ آپ کی پریشانی بھی دور کر دے۔ اب خود سوچئے کہ وہ رب 70 ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے، کیا وہ غیب سے آپ کی مدد نہیں کرے گا۔ کیا وہ غیب سے آپ کے لئے راستے نہیں نکالے گا، یقیناً مسئلہ بڑا ہے۔ میں مانتا ہوں جو آپ کے سامنے پریشانی ہے وہ بہت بڑی ہے مگر وہ میرے اور آپ کے لئے بڑی ہے وہ اللہ پاک کے لئے بڑی نہیں ہے کیونکہ **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** میرا مالک ہر چاہے پر قادر ہے۔ وہ خالق ہے، ہماری حیثیت

تھوڑی ہے، ہماری عقلیں تھوری ہیں۔

اپنی پریشانی رب کو بتایئے

میں آپ کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں آپ نے چیونٹی کو دیکھا ہو گا۔چیونٹی گزر رہی ہو اس کے آگے سیب رکھ دیں تو چیونٹی رُک جائے گی کیونکہ چیونٹی کے لئے وہ سیب پہاڑ ہے۔بہت بڑا ہے۔ وہ رک جائے گی اس کو لگے گا میں اس کو نہیں ہٹا سکتی مگر آپ سیب کو اُٹھا کر جیب میں رکھ لیں اس کا راستہ صاف ہو گیا ناں۔ چیونٹی کے لئے سیب پہاڑ تھا اور آپ کے لئے صرف ایک سیب تھا۔ٹھیک ہے؟ آپ بات سمجھ رہے ہیں؟

اب بغیر تشبیہ اور بلا تمثیل یہ سمجھیے کہ آپ کی اور میری مشکلیں جس میں کبھی پھنس جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بس !اس سے آگے زندگی ختم،اس کے آگے کچھ بھی نہیں ہے، بس !اندھیرا ہے۔یہ مشکلیں آپ کے اور میرے لئے پہاڑ ہیں، میرے رب کے لئے کچھ نہیں ہے۔اس کے اشارے کی دیر ہے۔اس کی کرم نوازی کی دیر ہے۔یہ ساری مشکل، یہ ساری دیوار ہٹ جائے گی کیوں؟کیونکہ اس نے وعدہ کیا ہے، قرآن شریف میں ایک ہی شرط ہے:

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا (پ28،طلاق:2)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنادے گا۔

اللہ سے دوستی تو کیجیے، اس کا خوف تو دل میں لایئے۔اس کی نافرمانی تو نہ کیجئے پھر وہ کیا کرے گا۔وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وہ ایسا راستہ نکالے گا، نجات کا راستہ نکالے گا۔ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ اُدھر سے روزی دے گا جہاں آپ کا گمان بھی نہیں ہو گا۔

سارے قرضے دور ہو جائیں گے۔ پھر سے کھڑے ہو جاؤ گے۔ پھر ساری مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اللہ پاک نے کیا فرمایا: وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لئے اللہ کافی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بس! آج یہ سیکھ کر جانا، لوگ کہتے ہیں: پیسے ہوں گے تو سارے کام سیدھے ہو جائیں گے، یہ دماغ میں ایک عجیب سا فار مولا آ گیا ہے بھئی! غریب آدمی کا کیا ہے۔ پیسے ہونے چاہئیں۔ پیسے ہوں گے تو دکھ بھی دور ہو جائیں گے، پیسے ہوں گے تو بیمار ہوا تو علاج بھی ہو جائے گا۔ پیسے ہوں گے تو بڑا دین کا کام بھی کر لوں گا بلکہ اپنے آپ کو دلاسہ دینے کے لئے کچھ لوگ کہتے ہیں پیسے ہوں گے تو مکہ مدینے بھی تو جائیں گے، حج بھی کریں گے۔

دولت ہی سب کچھ نہیں ہے

اگر یہ بات درست ہے تو پھر اس بات کا تجزیہ کرتے ہیں، اس بات کا آپریشن کرتے ہیں۔ چلیں! آپ کی بات مان لیتے ہیں کہ بھئی! پیسہ ہو گا تو پریشانی نہیں آئے گی تو پھر تو دنیا میں کوئی پیسے والا غمگین نہ ہوتا، پریشان نہ ہوتا۔ جس کو پریشانی آتی پیسے خرچ کرتا، پریشانی دور کر لیتا حالانکہ ایسا نہیں ہے، پیسے والا بھی پریشان ہوتا ہے تو معلوم کیا ہوا کہ پیسہ پریشانی دور نہیں کرتا۔ اللہ پاک چاہے تو پریشانی دور ہوتی ہے۔

چلیں! اب یہ مان لیتے ہیں کہ پیسہ ہو گا تو علاج ہو جائے گا۔ چلیں! آپ کی بات مان لیتے ہیں۔ کوئی بندہ بیمار ہو، دنیا کے بہترین اسپتال میں چلے جائیں اور اس کے سب سے

بہترین ڈاکٹر سے علاج کروالیں۔لوگ امریکا سے بھی توڈاکٹر بلاتے ہیں۔کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں اگر اللہ کریم نے شفا نہیں دینی تو شفا نہیں ملنی اور ایسا بیمار جس کو ڈاکٹر نے منع کر دیا ہو کہ نہیں بچے گا، اللہ پاک چاہے تو رات سوئے صبح تندرست اُٹھ سکتا ہے۔ **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** پیسوں سے علاج نہیں ہوتا۔رب علاج کرنے والا ہے،شفا دینے والی ذات رب کی ہے۔یہی وہ مسئلہ ہے کہ ہم اسباب کو سب کچھ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ پیسہ، بہترین زندگی،دنیا کے کسی ملک میں جاؤتو محفوظ رہو گے۔رب جسے چاہے گا وہ محفوظ رہے گا،رب جسے چاہے گا وہ خوش رہے گا،دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں اگر دکھ نصیب میں ہے تو اُدھر بھی ملے گا اور اگر غریب بھی ہو رب نے خوشحال رکھنا ہے تو آپ کو جھونپڑی میں بھی خوش رکھے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! تو معلوم ہوا کہ رب سے دوستی کرنی ہے،خوشیاں دینے والا وہ ہے،مشکلیں حل کرنے والا وہ ہے،مسببُ الاسباب وہ ہے۔دافع البلیات وہ ہے۔ہم اُسے چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔لوگ کہتے ہیں:پیسے ہوں گے تو مکے مدینے جائیں گے،پیسے نہیں ہوں گے تو حج پہ کیسے جائیں گے؟ چلیں! اس کو بھی چیک کر لیتے ہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں،دنیا میں ہزاروں ایسے کروڑپتی ہیں جنھوں نے ساری دنیا دیکھی ہے نہیں دیکھا تو مدینہ نہیں دیکھا اور ایسے کئی غریب ہیں جن کے پاس کھانے کو نہیں ہے، لباس نہیں ہے،رہنے کو گھر نہیں ہے اور انھوں نے کئی کئی بار مدینہ دیکھ لیا۔

کہاں کا منصب کہاں کی دَولت قسم خُدا کی ہے یہ حقیقت
جنھیں بُلایا ہے مُصطفٰے نے وہی مدینے کو جارہے ہیں

یہ بلاوے کے فیصلے ہیں، یہ نصیب کی باتیں ہیں، پیسوں سے کوئی مکے مدینے نہیں جاتا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں بلایا جاتا ہے، نوازا جاتا ہے۔ جس کو بلانا ہے اس کا انتظام خود ہی ہو جاتا ہے۔ جس کے پاس پیسے ہوں، کروڑوں روپے ہوں، کوئی نہ کوئی پریشانی آجاتی ہے، نہیں جا پاتا۔ اگلے سال جاؤں گا، ابھی بڑا بزی ہوں، وہ رہ ہی جاتا ہے۔ معلوم کیا ہوا کہ اسباب سب کچھ نہیں ہے، خالق اسباب پر بھروسہ کیجئے۔ اللہ پاک پر یقین کیجئے، اللہ کریم سے دوستی کیجئے۔

سب کچھ رب کے حوالے

اور اب آخر میں آپ کو ایک قرآنی وظیفہ دینا چاہتا ہوں اور یقین کریں میں نے اس کو آزمایا ہے۔ جب آپ کسی مشکل میں ہوں اور آپ کو لگے کوئی راستہ نہیں نکل رہا ہے تو اس وظیفے کو پڑھنا شروع کر دیجئے ان شاء اللہ! آسانیاں پیدا ہونا شروع ہو جائیں گی، یہ سن لیجئے کہ یہ وظیفہ کہاں سے آیا، جب فرعونیوں پر عذاب آیا تو فرعونیوں میں ایک نیک آدمی تھا وہ یہ الفاظ پڑھتا رہتا تھا، پارہ 24، سورہ مؤمن، آیت نمبر 44 پر ہے:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (پ24، مؤمن:44)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی کہ اللہ پاک کو وہ الفاظ کتنے پسند آئے کہ قرآن میں اسے عطا فرما دیا، رہتی دنیا تک اس کی تلاوت رہے گی۔ پورے فرعونی لشکر پر عذاب آیا، جو یہ الفاظ پڑھتا تھا وہ محفوظ رہا۔ اگر آپ کسی مشکل میں ہوں، اکیلے میں بیٹھ

کر، آنکھیں بند کر کے، ذرا اس کو پڑھنا، وَ اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ اپنے اپنے مسئلے ذہن میں لانا، بیماری ہے، قرض ہے، گھر میں مسئلہ ہے، رشتے میں لڑائی ہے، فیملی میں سکون نہیں ہے، بچی اپنے سسرال میں ٹھیک نہیں ہے، کسی کا کیا مسئلہ ہے، کوئی گھر پہ نہیں ہے، کوئی کھو گیا ہے، بچھڑ گیا ہے، زندگی میں بہت سی پریشانیاں ہوتی ہیں۔ یاد کر کے یہ دعا کرنا، وظیفہ کرنا وَ اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ میں اپنے کام اپنے رب کو سونپتا ہوں یعنی آپ اپنے اندر احساس لائیں کہ یا اللہ! میں یہ اپنی پریشانی تجھے بتا رہا ہوں، میرا یہ مسئلہ اب تیرے سپرد ہے۔ وَ اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے، یقین کریں پُر سکون ہو جائیں گے۔

میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں، آپ کا کوئی مسئلہ اٹکا ہوا ہو اور آپ کی پرائم منسٹر سے، وزیر اعظم سے ملاقات ہو جائے، آپ جائیں اور اپنی فائل دے کر آجائیں اور وہ کہے ٹھیک ہے میں مسئلہ حل کر دوں گا، خود بتائیے جب آپ واپس آئیں گے تو آپ کتنے مطمئن ہوں گے؟ میں اپنی فائل پرائم منسٹر کو ڈائریکٹ جمع کروا کر آیا ہوں۔ اب جس بندے کا یہ یقین ہو جائے کہ میں نے اپنا کام اللہ پاک کے سپرد کر دیا ہے وَ اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ میں نے اپنی پریشانی اپنے رب کو بتا دی ہے۔ اپنا مسئلہ اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ وہ اللہ پاک اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ کریم ہے، رحیم ہے، ماں سے زیادہ چاہنے والا ہے۔ آپ کو اتنا سکون ہو جائے گا، آپ کو لگے گا کہ بس! مجھے اب ٹینشن نہیں ہے۔

شیطانی وسوسہ اور حل

اب میں تصویر کا ایک اور رخ بھی سمجھادوں۔ شیطان یہ ہمارا کھلا دشمن ہے، وہ ہمیں طرح طرح کے وسوسے دلاتا ہے کہ میں تو ہمیشہ ہی دعا کرتا ہوں۔ سالوں ہو گئے بیٹا مانگ رہا ہوں بیٹا تو ملا نہیں۔ سالوں ہو گئے میں نے اللہ پاک سے دعا کی ہوئی تھی کہ یا اللہ! روزی میں برکت ہو جائے، روزی میں برکت ہوئی نہیں۔ مکے گیا، کعبے کے سامنے دعا کی، مدینے گیا، دعا کی، خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں دعا کی، فلاں عالم صاحب آئے تھے ان سے بھی دعا کروائی، میرا تو مسئلہ ہی حل نہیں ہوتا۔ مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ اللہ سے دعا کرو، اللہ پاک پر بھروسہ کرو۔

آج شیطان کے اس وار کا حل بتادیتا ہوں۔ اصل مسئلہ معلوم ہے کیا ہے؟ ہمارا ذہن یہ ہے کہ جو میں مانگوں وہ مجھے مل جائے۔ میں نے مانگا یا اللہ! بیٹا دے دے، اللہ پاک نے بیٹا نہیں دیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کریم مجھ پر کرم نہیں کررہا۔ میرا پاسپورٹ بنا ہی نہیں، میرا کاروبار تو چمکا ہی نہیں، میں کرائے کے گھر میں ہی ہوں، ابھی تک اپنا گھر تو ہوا ہی نہیں۔ مولانا صاحب! میں اللہ پاک پر بھروسہ بھی کررہا ہوں مگر مل کچھ بھی نہیں رہا۔ یہ شیطان ہے، ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ وسوسے لے کر آئے، میں اس کا جواب ایک دنیاوی مثال کے ذریعے دینے کی کوشش کرتا ہوں:

جو بہتر ہے وہی ہو گا

آپ میں سے ماشاء اللہ بہت سارے والد ہوں گے، بہت سارے بڑے بھائی ہوں گے، آپ کا چھوٹا بھائی ہو گا۔ میں ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں۔ آپ کا بیٹا ہے یا آپ کا

چھوٹا بھائی ہے اور اس کا گلا خراب ہو گیا ہے، نزلہ بخار ہے۔ وہ کہتا ہے: ابو! مجھے آئس کریم کھانی ہے۔ مجھے ٹھنڈا برف والا شربت پینا ہے، کیا آپ پلائیں گے؟ جواب دیجیے، اسے آئس کریم کھلائیں گے؟ وہ رونے لگ جائے، ضد کرنے لگ جائے کہ ابو میں نے کھانا ہے، میں آپ سے بات نہیں کروں گا۔ وہ آپ کے سامنے رو رہا ہے، کیا آپ اسے کھلائیں گے؟ ذرا جواب دیں، بچہ رو رہا ہے پھر بھی آپ آئس کریم نہیں کھلائیں گے۔ وہ آپ کے سامنے چیخ رہا ہے، تب بھی آپ شربت نہیں پلائیں گے۔

آپ کا ایک دوست ساتھ کھڑا ہو، اس کو نہیں معلوم کہ بچے کو بخار ہے۔ وہ کہے: کیسے ظالم آدمی ہو، آپ کا بیٹا رو رہا ہے، اتنی ضد کر رہا ہے، آپ آئس کریم نہیں کھلا رہے، آپ شربت نہیں پلا رہے۔ آپ کیا جواب دیں گے؟ آپ کہیں گے: بھائی! میں اس کا باپ ہوں، مجھے معلوم ہے اس کو کب کیا دینا ہے۔ ابھی دوں گا تو یہ آئس کریم اس کو فائدہ نہیں دے گی اور بیمار کر دے گی، اس کا گلا خراب ہو جائے گا۔ ایسا ہی ہے ناں؟ ایسا ہی کرتے ہو ناں؟ اب دل پہ ہاتھ رکھ کر میرا جملہ سننا۔ آپ باپ ہو، آپ کو معلوم ہے کہ بچے کو کب کیا دینا ہے۔ میرے رب کو نہیں معلوم کہ مجھے کب کیا دینا ہے۔ وہ بیٹا نہیں دے رہا، یہی بہتر ہو گا۔ وہ مال نہیں دے رہا، یہی بہتر ہو گا۔ وہ مجھے کوئی چیز نہیں دے رہا، میں مانگ رہا ہوں، میں رو رہا ہوں، میں پکار رہا ہوں۔

وہ مالک ہے، وہ میری ماں سے زیادہ مجھ پر احسان اور رحم فرمانے والا ہے۔ رب پر اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے کہ اگر میرے مانگنے پر وہ نہیں دے رہا وہی میرے لیے بہتر ہو گا۔ کیا معلوم مال ملتا اور ایمان چلا جاتا؟ کیا معلوم بیٹا ملتا اور وہی بیٹا مجھے دھکے مار کر گھر سے

نکالتا؟ کیا نہیں ہے ایسی اولاد؟ نہیں دیکھے آپ نے ایسے بیٹے جو باپ کو مارتے ہیں؟ اور ظلم سہنے کے بعد ماں باپ کہتے ہیں: کاش! پیدا ہی نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ آج ہمارے بیٹے نے ہم کو گھر سے نکال دیا۔ اگر اللہ پاک نہیں دے رہا تو یہی تو بھروسہ چاہیے تھا کہ رب نہیں دے رہا تو یہی بہتر ہے۔ وہ میرا خالق، میرا مالک، میرا پالنے والا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس دن یہ یقین آگیا اس دن ہماری زندگی زبردست ہو جائے گی، ہم پُرسکون ہو جائیں گے، ہم دعا مانگیں گے، ملے گا تو بھی شکر کریں گے، نہیں ملے گا تو بھی شکر کریں گے کہ یا اللہ! تو نے ہمارے حق میں بہتر کیا ہے۔

نہیں ملا تو دوبار شکر کیجئے

مبلغ دعوت اسلامی ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: میری افریقہ میں ایک پاکستانی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں ایک بہت بڑا رہائشی پراجیکٹ بنا رہا ہوں اور آپ سے دعا کروانی ہے، انہوں نے مجھے گاڑی میں بٹھایا اور اپنی سائیڈ پر لے جانے لگے، راستے میں ایک پُل تھا اور اس شہر کی طرف جانے والا وہ ایک ہی راستہ تھا، اس پر گزر کر ہی اس جگہ پر جایا جاسکتا تھا، اس دن پُل پر، اس بِرج پر کوئی کام تھا جس کی وجہ سے وہ بند کیا ہوا تھا، وہ بڑے بزنس مین تھے، بڑے کاروباری آدمی تھے، انہوں نے بڑی کوشش کی، اِدھر اُدھر کال کی، منسٹر کو بھی شاید کال کی کہ کوئی راستہ بناؤ، مجھے نکلنا ہے اور میرے ساتھ مولانا صاحب ہیں، میں نے دعا کروانی ہے۔

وہ شخص 20-25 منٹ تک کوشش کرتا رہا مگر کام نہیں ہوا۔ ہم واپس آگئے۔ میں نے ان کی تسلی کے لیے، ان کی دل جوئی کے لیے کہا: گھبرائیں نہیں، کوئی بات نہیں، ہم

نہیں گئے یقیناً ہمارے نصیب میں بہتر ہی ہو گا، اس بندے نے ایک کمال کا جملہ کہا، وہ کہتا ہے: میرا جب بھی کوئی کام ہو جاتا ہے تو میں ایک بار اللہ پاک کا شکر کرتا ہوں اور جب نہیں ہوتا تو 2 بار اللہ کا شکر کرتا ہوں۔ اس نے کیا خوبصورت بات کی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم کیا کہتے ہیں؟ یہ برابر والا پلاٹ اتنا سستا مل رہا تھا، پہلے لے لیتا، مجھ سے تو ڈیل ہوتے ہوتے رہ گئی، اب دیکھو کتنا مہنگا ہو گیا۔ یہی سوچتے رہتے ہیں، ہمیشہ افسوس والے موڈ میں رہتے ہیں، کاش والے موڈ میں رہتے ہیں۔ ارے بھئی! موڈ تبدیل کریں۔ الحمدللہ والے موڈ میں آجائیں، اللہ پاک کے شکر والے موڈ میں آجائیں۔ جو دیا ہے اس پر شکر ادا نہیں کرنا، جو نہیں ملا اس پر افسوس کرنا ہے۔ مجھے اور آپ کو رب نے کروڑوں سے اچھا بنایا ہے۔ ہاتھ پیر سلامت ہیں، آنکھیں سلامت ہیں، بچے ہیں، فیملی ہے، بھوکے نہیں ہیں، روڈ پہ نہیں سوتے ہیں، قید نہیں ہیں، آزاد ہیں مگر پھر بھی افسوس ہی افسوس ہے، ٹینشن ہی ٹینشن ہے۔ ارے شکر والے موڈ میں آجائیں۔

کروڑوں لوگ ہیں جو ہم سے زیادہ پریشان حال ہیں، لاکھوں لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کھانے کو نہیں ہے لیکن ان کو دیکھ کر آپ سکون نہیں کرتے، اپنے سے آگے والے کو دیکھ کر ٹینشن میں رہتے ہیں، اوہو! اس کا بنگلہ کتنا بڑا ہو گیا، گاڑی کتنی بڑی ہو گئی، فلاں اتنا آگے بڑھ گیا، اسی چکر میں رہ جائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں! اپنے سے پیچھے والے کو دیکھیں کہ وہ کتنا تکلیف میں ہے اور اللہ پاک نے مجھے کتنا سکھی بنایا ہے۔ دعا مانگنے پر کوئی چیز نہیں ملی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ دعا تو قبول ہی قبول ہے۔

دعا مانگیں

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: دعا میں تین باتوں میں سے ایک بات ضرور ہو جائے گی، یا تو جو آپ مانگیں گے وہ مل جائے گا یا دعا آخرت کے لئے ذخیرہ ہو جاتی ہے یا اس کے بدلے اللہ پاک گناہ معاف کر دے گا۔[1] ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ بندے پر بلا اترتی ہے، دعا کرتا ہے وہ دعا بلا کو روکتی ہے اور وہ دعا بندے پر بلا اترنے نہیں دیتی۔[2] اب میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ نے دعا کی: یا اللہ! میں پیسے چاہتا ہوں اور آپ دکان پر آگئے، آپ نے کہا: پہلے بھی 10 ہزار کی سیل تھی، آج بھی 10 ہزار کی سیل ہے، آج تو 11 ہزار ہونی چاہیے تھی، کل ہی تو اجتماع میں دعا کی تھی، 2 دن گزر گئے، 10 ہزار ہی سیل ہے بلکہ سیل 9 ہزار ہو گئی یہ تو دعا کا کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ آپ کی سیل 10 ہزار ہو جائے یہ اچھا یا آپ نے دعا کی اور آپ کی دکان میں آگ لگنے والی تھی، وہ جو بلا اتر رہی تھی، دعا نے جا کر اسے روک لیا، مجھے بتائیے وہ اچھا تھا۔ ہم سمجھ رہے ہیں پیسے نہیں بڑھے، آپ کا ایکسیڈنٹ ہونا تھا، ٹانگ کٹنے والی تھی، ایک بڑی بلا آنے والی تھی۔ آپ نے روزی میں برکت کی دعا تھی مگر اس کریم نے اس سے بڑی عطا یہ دی کہ آپ سے بلا کو ٹال دیا، مصیبت کو ٹال دیا۔ یہ بھروسہ لائیے، جب تک اپنے اندر یہ بھروسہ نہیں لائیں گے تب تک پُر سکون نہیں رہیں گے۔

---

1 ...ترمذی، 5/347، حدیث:3618۔

2 ...کنز العمال، 1/28، حدیث:3118۔

میرا رب مہربان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آج یہ سیکھ کر جانا ہے، آج یہ یقین لے کر جانا ہے کہ میرے ساتھ میرا رب بڑا مہربان ہے۔ اللہ پاک پر مجھے بھروسہ ہے، وہ کریم ہے، وہ جو میرے لئے کر رہا ہے میرے لئے بہتر کر رہا ہے، بہتر کرے گا۔ اس پر بھروسہ کر لیں، بہت ساری مشکلیں آسان ہو جائیں گی، زندگی بڑی آسان ہو جائے گی اور یہی دعوتِ اسلامی کا پیغام ہے، دعوتِ اسلامی اللہ پاک سے محبت سکھاتی ہے، اللہ پاک سے دوستی سکھاتی ہے، رب پر بھروسہ سکھاتی ہے۔ ہم اللہ کریم سے دور ہوتے جا رہے ہیں، جب ہی تو بندہ حرام کی طرف جاتا ہے کہ بس غلط کام کروں گا تو پیسے والا ہو جاؤں گا۔ یہ سیدھے کام میں تو بچت ہی نہیں ہے، سچ بول کر تو کما ہی نہیں سکتے، لوگ اتنا جھوٹ بولتے ہیں، اتنی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ کیوں جھوٹ بول کر روزی حرام کرتے ہیں؟ جو آپ کے نصیب میں ہے وہ کہیں نہیں جانا۔ آج ایک جملہ سیکھ کر جائیں:

جو میرے نصیب میں ہے وہ کوئی چھین نہیں سکتا اور جو میرے نصیب میں نہیں وہ مجھے کوئی دے نہیں سکتا۔ یاد رکھیں: اگر ساری دنیا بھی مل جائے تب بھی آپ کو آپ کے نصیب سے زیادہ نہیں ملے گا اور آپ کچھ بھی نہ کریں اگر آپ کے نصیب میں ہے تو گھر پر بھی آ کر ملے گا۔ بس! یہ یقین اور یہ بھروسہ لے کر جائیں۔ ہم شارٹ کٹ اختیار کرتے ہیں، صبر کرتے تو حلال بھی ملنا تھا۔ آخری بات کر کے اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں تاکہ یہ بات اور واضح ہو جائے، یاد رکھیے! ہمارا رزق ہمارے نصیب میں لکھ دیا گیا ہے مگر ہم اس حلال رزق کو گڑبڑ کر کے حرام کر دیتے ہیں۔

حلال رزق کو حرام بنانا

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک بار پر نماز پڑھنے گئے۔ جب مسجد میں گئے تو انہوں نے اپنی ذرہ اتاری اور ایک بندے کو پکڑائی کہ اسے پکڑو میں نماز پڑھ کر آتا ہوں۔ جب وہ نماز پڑھ کر آئے تو وہ بندہ بھاگ گیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کا لباس چوری کرکے چلا گیا۔ آپ بڑے رنجیدہ ہوئے کہ یہ چوری کر گیا۔ تھوڑا آگے گئے تو وہی لباس ایک دکان پر لٹکا ہوا تھا، آپ نے کہا: یہ کدھر سے آیا؟ بتایا: ابھی ابھی ایک بندہ 2 درہم کا بیچ کر گیا ہے۔ آپ نے کہا: اللہ اکبر! میں نماز پڑھنے گیا تھا، میں نے نیت کی تھی کہ یہ بندہ میرا لباس سنبھال رہا ہے، واپس آکر اسے 2 درہم تحفے میں دوں گا۔ اللہ پاک نے یہ پیسے اس کے لیے حلال رکھے تھے۔ اس نے تھوڑی سی جلدی کی اور یہی 2 درہم حرام سے کما لیے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! جو مجھے اور آپ کو ملنا ہے وہ لکھا ہوا ہے، وہ ملے گا، حلال سے ہی ملے گا، صبر کرنا ہے۔ جلدی کرکے، جھوٹ بول کر، دھوکہ دے کر، جھوٹی قسم کھا کر، ملاوٹ کرکے، ہم وہی پیسے حرام سے کما کر اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج یہ پیغام لے کر جائیں گے کہ فقط حلال کمائیں گے، اللہ پاک ضرور دے گا، اس پر بھروسہ کریں، سچ بولیں، دعا کریں، اللہ کریم پر یقین رکھیں، سارے راستے، سارے کام سیدھے ہو جائیں گے۔ وظیفہ یاد کرلیجیے گا:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

---

1 ...المستطرف، 1/124۔

ان شاء اللہ ! یہ پڑھتے رہیں گے آپ کو بہت سکون ہو جائے گا کہ میری فائل جمع ہو گئی ہے، میرا مسئلہ آگے چلا گیا ہے اور اس کے پاس پہنچ گیا ہے کہ جو حل کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں، اس کے سوا کوئی مشکل حل کرنے والا نہیں، وہی بیمار کو صحیح کرنے والا ہے، وہی شفا دینے والا ہے، وہی روزی دینے والا ہے، وہی مصیبت ختم کرنے والا ہے، میں اپنا مسئلہ وہاں دے چکا ہوں، اب بہتر ہو گا تو وہ حل کر دے گا۔ ان شاء اللہ ! اگر ایسے زندگی گزاریں گے تو بہت اچھی زندگی گزرے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

1 جون 2023

جامع مسجد فیضان اسلام، خیابان سحر ڈیفنس 7، کراچی، پاکستان

اللہ کی طرف آجاؤ

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿..رب کریم کی کرم نوازی
- ✿..رب کی رحمت کو پکاریئے
- ✿..سورۃ الانبیاء میں نبیوں کی دعائیں
- ✿..رب نے مددگار بھیج دیا
- ✿..ڈاکٹر مریض کے پاس آگیا!!!
- ✿..نئ اور پرانی نسل میں فرق

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ایک روز سرکار نامدار، رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چہرۂ انور پر بڑے خوشی کے آثار تھے ،صحابی رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا سبب پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! آج آپ کے چہرے پر بڑی خوشی کے آثار نظر آرہے ہیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ کریم کی طرف سے پیغام ملا ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا اے محبوب! آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا،اس کے 10 گناہ مٹادوں گا اور اس کے 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

سبحان اللہ !کیا بات ہے ،نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار

(1) ... مسند احمد،5/509،حدیث:16352۔

کیوں ہیں؟ درود شریف کون پڑھے گا؟ ہم پڑھیں گے، ثواب کسے ملے گا؟ ہمیں ملے گا، رحمت کس پر برسے گی؟ ہم پر برسے گی، گناہ کس کے معاف ہوں گے؟ ہمارے معاف ہوں گے، خوش کون ہورہا ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خوش ہورہے ہیں یعنی ہم پر مہربانی، امت پر احسان ہے کہ میرے امتیوں کا بھلا ہوجائے، اس بات پر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرۂ مبارک خوشی سے دمک رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہم سے کتنی محبت ہے۔ ہم سے کتنا پیار ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا امتی ہونا یہ کتنی بڑی سعادت ہے، شاعر کہتے تو ہیں:

میری خوش قسمتی میں تیرا امتی

اللہ پاک نے ایسے نبی عطا فرمائے کہ امت پر کمال درجے مہربان ہیں۔ ایک تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اس امت سے پیار دیکھیں اور پھر درود پاک کی فضیلت کیا بتائی کہ ایک بار درود پاک پڑھے تو نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، 10 گناہ معاف ہوجاتے ہیں، 10 درجے بڑھ جاتے ہیں، اس بات کو نارمل مت سمجھیں۔ قیامت کے دن ہم سب کے نامہ اعمال کو تولا جائے گا، آج کل کاروباری لوگ اپنی بیلنس شیٹ بناتے ہیں تو قیامت کے دن بھی سمجھ لیجئے بیلنس شیٹ بنے گی اور اس میں کیا ہوگا؟ جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں چلا جائے گا، وہ مزے میں ہوگا اور یہ بات قرآن فرمارہا ہے:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (پ:30، قارعہ:6-7)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تو بہرحال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

اور جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو گا اس کے بارے میں قرآن فرما رہا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ (پ:30، قارعہ:8-11)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

احادیث مبارکہ میں یہ مضمون بھی ملتا ہے کہ کچھ ایسے بھی لوگ ہوں گے جن کی ایک نیکی کم پڑ جائے گی یعنی گناہوں اور نیکیوں کو جب تولہ جائے گا تو بیلنس شیٹ آؤٹ ہو گی اور ایک نیکی کم ہو گی جبکہ صرف ایک گناہ زیادہ ہو گا اب اس کو صرف ایک نیکی چاہیے، ایک نیکی مل جائے یا کوئی اس سے ایک گناہ لے لے تا کہ وہ پلڑا ہلکا ہو جائے اور یہ جنت میں چلا جائے لیکن وہ ایک نیکی کے لئے مارا مارا پھرے گا۔

دوستوں کے پاس جائے گا، رشتے داروں کے پاس جائے گا یہاں تک کہ اپنے ماں باپ کے پاس جائے گا، اس دن کوئی ہماری مدد نہیں کرے گا، اب ذرا کچھ دیر کے لئے تصور کیجئے کہ کوئی ایسا بندہ ہو جو قیامت کے دن پھنس جائے اور اس کی ایک نیکی کم ہے اس کو کتنا یاد آئے گا کہ کاش! میں دو رکعت نفل اور پڑھ لیتا۔ کاش! میں اور درود پاک پڑھ لیتا، کاش! میں اور سجدے کر لیتا، کاش! میں اور صدقے کر لیتا، یا اس کو کتنے گناہ یاد آئیں گے کہ کاش! گناہ نہ کرتا۔ دو چار گناہ ہی کم کر لیتا تو میرا بیڑا پار ہو جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں کسی کی بیلنس شیٹ آؤٹ ہو جائے تو کسی سے اُدھار لے کر، قرضہ لے کر سیٹ کر سکتا ہے، جی ہاں! کچھ یار دوست

مل کر مدد کر دیتے ہیں کہ چلو یار! بندہ پھنس گیا ہے اس کی مدد کر دو۔ اس کی بیلنس شیٹ لیول ہو سکتی ہے، برابر ہو سکتی ہے جبکہ قیامت کے دن کوئی طریقہ نہیں ہو گا۔

اب آیئے! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک ایسا وظیفہ ہے جو ہماری بیلنس شیٹ کو برابر کر رہا ہے۔ اب اس حدیث پاک کو پھر سنیں، ایک درود شریف پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں۔ 10 نیکیاں اور کتنے گناہ معاف ہوتے ہیں؟ 10 گناہ بھی معاف ہوں گے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اِدھر میں درود شریف پڑھتا جاؤں، نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا جائے گا اور گناہوں کا پلڑا ابھی ہلکا ہوتا جائے گا یعنی سچی بات تو یہ ہے اگر آج ہم حساب کتاب کریں اور سچا حساب کریں تو ہمارے گناہ تو زیادہ ہیں جبکہ نیکیاں بہت کم ہیں، بیلنس شیٹ تو پہلے ہی آؤٹ ہو چکی ہے وہ تو پہلے ہی خراب ہو چکی ہے۔ ہمیں پہلے ہی پتا ہے کہ ہمارے گناہوں کا کا پلڑا زیادہ بھاری ہو گا تو اب درود پاک کی صورت میں ایسا وظیفہ دے دیا گیا ہے کہ پڑھتے جاؤ، زیادہ پڑھتے جاؤ تاکہ جو گناہ کیے ہیں وہ کم ہوتے جائیں گے اور نیکیاں بڑھتی جائیں گی، قیامت کے دن جنت میں داخلہ مل جائے گا۔ اب یہ ہماری مرضی ہے کہ ہم کتنے درود شریف پڑھیں، ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم کثرت سے درود پاک پڑھیں۔ آیئے! مل کر محبت کے ساتھ با آواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

رب کریم کی کرم نوازی

اسلامی تاریخ کا بڑا انوکھا واقعہ ہوا اور پھر اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی آگیا۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا، یہ بڑی عظیم خاتون ہیں اور ان کے ساتھ ایک بڑا ہی عجیب و غریب ماجرہ

پیش آگیا۔اب وہ ماجرہ کیا تھا ان شاء اللہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، آپ سنیں گے تو آپ کو اندازا ہوگا کہ اللہ پاک کی رحمت کتنی بڑی ہے اور اللہ کریم اپنے بندوں پر کس قدر مہربان اور کس قدر ان کے لئے آسانی کرنے والا ہے۔

سورۂ مجادلہ قرآن پاک کی سورت ہے، یہ واقعہ اس سورت کا شان نزول ہے۔اب پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ اس کے شان نزول میں ایک فقہی مسئلہ ہے، تھوڑا مشکل اور پیچیدہ مسئلہ ہے میں اس کی زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔میں اصل موضوع کی طرف رہوں گا جو اس کو مزید تفصیل سے پڑھنا اور سمجھنا چاہتا ہے وہ مفتیان کرام اور فقہی کتابوں کی طرف رجوع کرے۔

شادی سے پہلے شادی کے مسائل سیکھنا ضروری ہیں، نکاح،طلاق،رجوع اسی طرح ظِہَار[1] کے مسائل بھی ہیں،ظہار کا آسان مطلب یوں سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں کا یا اپنی بہن کی مثل کہہ دے مثلاً شوہر نے اپنی بیوی کو کہا کہ تم میرے لیے میری ماں کی مثل ہو یہ ظہار ہوتا ہے۔اسلام کی ابتدا میں ظہار کا حکم بھی طلاق تھا یعنی اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کہہ دے کہ تم میری ماں کی مثل ہو تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوجاتی تھی۔یہ اسلام کے شروع میں حکم تھا۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہ اور نزول قرآن

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے شوہر نے انہیں کہہ دیا کہ تم تو میری ماں کی مثل

1...ظہار سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوت اسلامی کی مطبوعہ بہار شریعت جلد2،حصہ:8کے صفحہ 205 سے مطالعہ کیجئے۔سگ عطار عبدالحبیب عطاری

ہو، کہنے کو تو کہہ گئے مگر پھر انہیں شرمندگی ہوئی کہ یہ میں نے کیا کہہ دیا۔ اب پریشانی ہوگئی کہ اس طرح تو نکاح ختم ہوجاتا ہے۔ بیوی اپنے شوہر پر حرام ہوجاتی ہے۔ اسی پریشانی کے عالَم میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سارا واقعہ بیان کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ایسا ایسا ہوگیا ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرا تو مال ختم ہوچکا ہے، میرے ماں باپ وفات پاچکے ہیں، میری عمر بھی زیادہ ہوگئی ہے، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، میں اگر انہیں باپ کے پاس چھوڑوں تو ماں کے بغیر ننھے بچوں کی پرورش کیسے ہوسکے گی؟ اور اپنے پاس رکھوں تو میرے پاس پیسے نہیں، بھوکے مرجائیں گے۔ اب ایسی کیا صورت ہو کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو۔

رسول رحمت ، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ساری عرض سن کر فرمایا: تمہارے مسئلے کے متعلق میرے پاس کوئی حکم نہیں ہے یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور پرانا دستور تو یہی تھا کہ جو ظہار کرے گا اس کی عورت حرام ہوجائے گی۔ قانون بھی یہی تھا، حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بڑی پریشان، دل غم سے ڈوب گیا اور رہ رہ کر انہیں بچوں کا خیال آرہا تھا، باربار بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے شوہر نے طلاق کا لفظ نہیں بولا تھا۔ وہ میرے بچوں کے ابو ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کوئی تو صورت بتایئے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہی جواب دیا کہ میرے پاس تو وہی حکم ہے یعنی اس کے لئے کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا۔

وہ پریشان حال کی سنتا ہے

اب جب دیکھا کہ جو خواہش ہے، جو تمنا ہے، ایسی کوئی صورت نہیں بن رہی، ایسا کوئی جواب آنہیں رہا تو بے قرار دل کے ساتھ حضرت خولہ رضی اللہ عنہانے اللہ کریم کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھائے، رب کی بارگاہ میں گریہ وزاری کی، آنسو بہا کر عرض کی: اے اللہ! میری محتاجی، بے کسی، پریشان حالی پر رحم فرما۔ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت دور ہو جائے۔ آپ روتی رہیں، اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا کرتی رہیں۔

اللہ اکبر! غمگین دل سے پکارا تھا ناں، توجہ کے ساتھ پکارا تھا، گریہ وزاری کے ساتھ پکارا تھا، رب کریم کی بارگاہ میں دعا کیسی قبول ہوئی کہ جبریل امین علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوگئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں قرآن پاک کی آیت لے کر آئے[(1)] اور سورۂ مجادلہ کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئی۔ اب اللہ پاک قرآن مجید میں کیا ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ	ترجمہ کنزُ العِرفان: تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل

1 ...خزائن العرفان، ص1001۔

Go to index

(پ:28، مجادلہ:2)	جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی دعا کی برکت سے ظہار کا پہلے والا حکم منسوخ کردیا گیا اور نیا حکم نازل ہوا یعنی اب قیامت تک کے لئے اصول بن گیا کہ ظہار طلاق کے حکم میں نہیں ہے البتہ بہت ناپسندیدہ ہے، جھوٹی بات ہے، اس سے بچنا لازم ہے اگر کوئی جانے یا انجانے میں اپنی زوجہ سے ظہار کربیٹھے تو مثلاً اسے اپنی ماں کی طرح کہہ بیٹھے تو اب اس کا حکم تو یہی ہو گا کہ وہ زوجہ کے قریب نہیں جاسکے گا لیکن یہ طلاق نہیں ہے، اب اس کے کفارے[1] ہیں اس کی پوری تفصیل فقہ کی کتابوں میں مل جائے گی۔

رب کی رحمت کو پکاریئے

آج میں نے جس موضوع پر بیان کرنا ہے وہ یہ ہے کہ غمگین دل سے، دکھی دل سے، بے قرار دل کے ساتھ اور پھر توجہ کے ساتھ جب بارگاہِ الٰہی میں دعا کی جاتی ہے تو پھر بڑی بڑی مشکلیں ٹل جایا کرتی ہیں۔ بڑے بڑے مسئلے حل ہو جایا کرتے ہیں یعنی حضرت خولہ رضی اللہ عنہا اتنی غمگین تھیں، اتنی دکھی تھیں، اپنے بچوں کی فکر تھی اور جب بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو آپ سوچیں یہ چھوٹی بات نہیں ہے یعنی ایک حکم پہلے آچکا تھا مگر اس غم زدہ

1...ظہار کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرے، یہ نہ کر سکتا ہو تو لگاتار 2 مہینے کے روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو 60 مسکینوں کو 2وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ فتاوی رضویہ، 13/ 269۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

خاتون کی دعا نے رحمت الٰہی کو ایسے پکارا کہ اس حکم کی جگہ ایک نیا حکم جاری کیا گیا گویا ایک آسانی بھی عطا ہوگئی اور یہ حکم بھی قرآن پاک میں نازل ہوگیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ اس کا ذکر یا اس کا ثمرہ قرآن پاک میں آیت کی سورت میں نازل ہوگیا، صبح قیامت تک قرآن پڑھا جاتا رہے گا، جب جب پڑھا جائے گا حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی دعا کو یاد کیا جائے گا۔ دعا تو ہم سب ہی مانگتے ہیں، اللہ پاک کو تو ہم سب ہی پکارتے ہیں مگر پکارنا کیسے ہے؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟ اللہ کریم سے دل سے تعلق کیسے جوڑنا ہے؟ بس! سمجھ لیں کہ آج میرا موضوع یہی ہے کہ اللہ پاک کی طرف توجہ کیسے کرنی ہے اور پھر ہماری مشکلیں کیوں نہ آسان ہوجائیں۔

اِبْتِہَال کسے کہتے ہیں؟

اِبْتِہَال یہ ایک بڑا مشکل لفظ ہے مگر آج اس کی تعریف سمجھ لیجئے، بڑی کمال کی تعریف ہے: ابتہال کا مطلب ہے: دعا میں گڑگڑانا، ہاتھوں کو بلند کرنا، پوری توجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرنا، یہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی پیاری سنت ہے اس لیے اللہ پاک کے حضور گڑگڑا، گڑگڑا کر پوری توجہ کے ساتھ دعا مانگنے کی عادت بنائیں، ایسے دعا مانگیں گے تو ان شاءاللہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری کے دعائیہ اشعار میں جو توجہ ہے، جو انکساری ہے، جو تعلق ہے، اللہ کریم مجھے اور آپ کو صحیح معنی میں توجہ الی اللہ کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ میں کچھ اشعار پڑھتا ہوں تاکہ اندازا

ہو کہ اللہ کریم سے کیسے مانگنا ہے، انکساری، تعلق اور رابطہ کیسا ہونا چاہیے، سنیں ذرا:

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ | تُو ہے قادِر میں ناکارہ
میں منگتا تُو دینے والا | یااللہ مری جھولی بھر دے
بخش دے میری ساری خطائیں | کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رحمت کی برکھا | یااللہ مری جھولی بھر دے

سورۃ الانبیاء میں نبیوں کی دعائیں

سورۃ الانبیاء قرآن پاک کی ایک سورت ہے، اس مبارک سورت میں کئی انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔ اس میں بالخصوص انبیائے کرام علیہم السلام کا یہ وصف بھی ذکر ہوا کہ اللہ پاک کے پیارے انبیائے کرام علیہم السلام، اللہ کریم کی بارگاہ میں کیسے دعائیں مانگتے تھے، کیسے دعائیں کرتے تھے اور کوئی بھی مشکل آتی تھی تو اللہ پاک کی طرف رجوع لاتے، توجہ الی اللہ کرتے اور گڑگڑا کر، عاجزی اور بے قراری کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا مانگتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

حضرت نوح علیہ السلام نے 950سال تک لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بلایا، آپ کی زندگی ہمارے لئے بڑا خوبصورت پیغام ہے۔ 950سال تک آپ نے نیکی کی دعوت دی اور معلوم بھی ہے کہ کتنے لوگ آپ پر ایمان لائے تھے؟ تقریباً 80لوگ ایمان لائے تھے، کہاں 950سال کی تبلیغ اور کہاں صرف 80لوگ ایمان لائے!!! اس میں ہم سب کے لئے بڑا درس ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کو بعض اوقات اچھے کاموں میں تکلیف

آتی ہے۔ہمیں ان کی زندگی سے یہ سبق لیناچاہیئے کہ ہمت نہیں ہارنی ہوتی، ہم تھوڑاسا کوئی نیکی کاکام کریں، کوئی ساتھ نہ دے توبندہ کہتاہے: اب میں توکچھ نہیں کروں گا، نیکی کاتوزمانہ نہیں ہے۔

بھئی !میں تو اللہ کریم کے لئے کررہاتھاکوئی ساتھ ہی نہیں دے رہا۔فلاں نے تودل توڑدیا، فلاں نے توساتھ نہیں دیا۔اللہ کے بندو!یہی توامتحان ہے۔آپ کاکام صرف کام کرناہے تعداد کو نہ دیکھیں، اللہ پاک کی رضا کو دیکھیں، حضرت نوح علیہ السلام کی 950 سال تک لوگوں نے بات نہیں مانی ایک تووہ ایمان نہیں لارہے تھے اور پھر وہ تکلیف بھی دیتے تھے توآپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں جب دعاتواللہ کریم نے قرآن میں فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ (پ:17، انبیا:76)	ترجمہ کنزُ العِرفان: توہم نے اس کی دعاقبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے غم سے نجات دی۔

اللہ پاک سے دعامانگی، باقی قوم کے لئے طوفان آیااور وہ قوم اس طوفان میں غرق ہوگئی۔ اللہ کریم نے بڑی تکلیف سے حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی، حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعاکے نتیجے میں کفارپرکیساسیلاب آیاکہ سب بربادہوگئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا

حضرت ایوب علیہ السلام پر آزمائش آئی تھی، آپ پر طرح طرح کی بیماریاں بھی تھیں، آپ کے بچے بھی دنیاسے چلے گئے، آپ کامال بھی ساراختم ہوگیا۔آپ نے اللہ پاک کو کیسے پکارااور یہ دعائیں کتنی مقبول ہیں کہ یہ قرآن شریف میں موجودہیں بلکہ اس کو تویاد

کرلیں، کیا خوبصورت ترجمہ ہے، آپ کی آنکھ سے آنسو آجائیں گے، قرآن کہتا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (پ:17،انبیا:83)	ترجمہ کنزُالعِرفان: کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اگر تکلیف پہنچے تو کیوں دنیا کو پکارنا ہے؟ کیوں دنیا والوں کے پاس جانا ہے؟ اس کے دربار میں چلتے ہیں جس نے تکلیف دور کرنی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے بھی تو رب کو پکارا: اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یہ وہ دعا ہے جو قبول ہے، یہ وہ دعا ہے جس کے صدقے میں حضرت ایوب علیہ السلام کو شفاء بھی دی گئی اور سارا مال، دولت اور اولاد واپس عطا کردی گئی اگر آپ بھی کسی پریشانی میں ہیں، آپ بیماری میں ہیں، آپ قرضے میں ہیں ، آپ مصیبت میں ہیں۔ آیئے! رب کریم سے حضرت ایوب علیہ السلام کے انداز میں دعا مانگتے ہیں، اللہ پاک نے ہمیں سکھانے کے لئے یہ دعا قرآن شریف میں عطا فرمادی کہ میرے بندو! میرے دربار میں مانگنا ہے تو یوں ہی مانگ لو جیسے میرے نبی نے مانگا ہے۔

علماء کہتے ہیں: یہ بڑی دلاسہ دینے والی دعا ہے، یہ بڑی مشکلوں کو ٹالنے والی دعا ہے، یہ تکلیفوں میں کام آنے والی دعا ہے، اس دعا کا ترجمہ کتنا خوبصورت ہے یعنی اللہ کریم کے سامنے آپ نے اپنا مسئلہ پیش کردیا کہ بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ! بیمار ہوں، اے اللہ! پریشان ہوں، اے اللہ! قرضے میں ہوں، رب سے

کہو کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے، لوگ مجھے ستاتے ہیں، لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں، لوگ مجھے پریشان کرتے ہیں، توسب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔جب حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ دعا کی تو دعا کیسے قبول ہوئی، یہ بات بھی رب نے قرآن شریف میں ارشاد فرمائی:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ

(پ:17، انبیا:84)

ترجمہ کنزُ العِرفان: توہم نے اس کی دعا سن لی تو جو اس پر تکلیف تھی وہ ہم نے دور کر دی اور ہم نے اپنی طرف سے رحمت فرما کر اور عبادت گزاروں کو نصیحت کی خاطر ایوب کو اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کر دیئے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

حضرت یونس علیہ السلام پر کیسی آزمائش آئی تھی، کائنات میں انبیائے کرام علیہم السلام سے بڑھ کر کسی کا مرتبہ نہیں ہے۔کوئی غوث، کوئی ابدال، کوئی قطب کسی صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا مگر یہ مرتبہ صحابہ کا ہے اور کوئی صحابی کسی نبی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام و مرتبہ ہے۔یہ ترتیب یاد رکھا کریں، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شعر میں ہی پوری ترتیب بتا دی ۔ خلق کون ہیں؟ ہم لوگ ہیں، عام لوگ۔

خلق سے اولیا اولیا سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو سب سے اعلیٰ ہیں مگر انبیائے کرام علیہم السلام کی بات کمال

ہے، حضرت یونس علیہ السلام، مچھلی کے پیٹ میں، کیسی تکلیف، زندہ رہوں گا کہ نہیں، باہر نکلوں گا کہ نہیں، مچھلی کے پیٹ میں اندھیرا، کچھ نظر بھی نہیں آرہا مگر وہاں بھی انہوں نے اللہ کریم کو پکارا۔ اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (پ:17، انبیا:88)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں۔

آج یہ دعا یاد کرلیں، بہت ہی پیاری دعا ہے، حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں تھے تو آپ نے دعا مانگی تھی: لَآ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اس دعا کو ہم آیت کریمہ کہتے ہیں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں: یہ دعا مصیبت کے تالے کی چابی ہے۔ یہ کمال کی دعا ہے اور جب آپ نے یہ دعا کی تو اللہ کریم نے مچھلی کے پیٹ سے آپ کو نجات عطا فرمادی پھر سے قوم بھی عطا فرمادی، سرداری بھی عطا فرمادی، تو یہ دعائیں ہیں، جو بے قراری میں، مصیبت میں رب کریم کو پکارا گیا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

حضرت زکریا علیہ السلام کی مبارک عمر بڑھاپے تک پہنچ گئی تھی، آپ ابھی تک اولاد کی نعمت سے سرفراز نہیں ہوئے تھے، آپ کی زوجہ محترمہ بانجھ تھیں، آج کل ڈاکٹر کہہ دیتے ہیں کہ بھئی! اولاد نہیں ہوسکتی، ہم ڈاکٹروں کی بڑی مانتے ہیں، ارے ڈاکٹر کچھ بھی کہہ دے مگر میرے رب کی شان تو اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ میرا رب جو چاہے وہ کرنے

Go to index

پر قادر ہے۔

ڈاکٹر پر نہیں رب پر بھروسہ کیجئے

ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، آپ نے بھی دیکھا ہوگا کسی کو ڈاکٹر کہتے ہیں: کوئی مرض نہیں ہے، 100٪ تندرست ہے، بندہ 2 دن بعد دنیا سے چلا جاتا ہے۔ کیسے مرا؟ ڈاکٹروں کو بھی پتا نہیں چلتا کہ موت کیسے آگئی۔ کبھی یہی ڈاکٹر کہتے ہیں: 3 دن کا مہمان ہے، شاید اس ڈاکٹر کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ بندہ زندہ گھوم رہا ہوتا ہے، اللہ کریم کی شان ہے۔ وہ تو ڈاکٹر ہے اس نے اپنی سائنس چلانی ہے جو میڈیکل رپورٹ کہتی ہے وہ وہی بتاتا ہے مگر یہ نہ سمجھیں کہ جو اس نے کہہ دیا وہ آخری ہے۔ قدرت میرے رب کی ہے، شان میرے رب کی ہے، وہ ہر چاہے پر قادر ہے اس پر بھروسہ تو رکھیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر بھی زیادہ ہوگئی، ان کی زوجہ بھی بانجھ تھیں مگر اللہ پاک سے کیا دعا کر رہے ہیں، علماء فرماتے ہیں: جو بے اولاد ہیں، ان کے لئے یہ بہترین دعا ہے، قرآنی دعا ہے، قرآن کی دعائیں یاد تو کیجئے۔ آپ نے کیسی دعا کی تھی اور اس دعا کا ترجمہ تو دیکھیں۔ رب سے تعلق تو دیکھیں، آپ نے دعا کی:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ (پ:17، انبیا:89)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث ہے۔

آپ کی اولاد نہیں تھی، رب کی بارگاہ میں کیا عرض کرتے ہیں: اے اللہ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ اور تو سب سے بہتر وارث۔ حضرت زکریا علیہ السلام یہ دعا کرتے تھے، اللہ کریم نے کیسی دعا قبول کی، صرف بیٹا نہیں دیا بلکہ بیٹا بھی دیا اور نبی بھی بنا

دیا یعنی بیٹا بھی ایسا دیا جنہیں نبی کا مرتبہ عطا فرمایا۔ اللہ کریم قرآن شریف میں فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ (پ:17، انبیا:90)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لیے اس کی بیوی کو قابل بنا دیا۔

اب اس آیت میں بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ پاک نے صرف بیٹا نہیں دیا بلکہ بیٹے کا نام بھی رب نے عطا فرمایا اور تاج نبوت بھی عطا فرما دیا۔ یہ ہے دعا مگر دعا دل سے کیجئے، توجہ الی اللہ کے ساتھ کیجئے پھر دیکھیں کیسے کام بنتے ہیں پھر دیکھیں کیسے مصیبت ٹلتی ہیں۔ اللہ پاک خود فرماتا ہے:

وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ (پ:17، انبیا:90)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ہمیں بڑی رغبت سے اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور دل سے جھکنے والے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گڑگڑانا ہے، توجہ ہو اور ساتھ خوف بھی ہو، امید بھی ہو پھر کام بن جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی! ہماری زندگی میں کتنے مسائل ہیں، کبھی کبھی ہمارے بڑے معاملات اٹک جاتے ہیں اب کسی کو پیسوں کی ضرورت ہے، قرضے کی ضرورت ہے، سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور بندہ کسی سے امید لگاتا ہے آخری وقت میں وہ بھی منع کر دیتا ہے، سیٹھ پر نظر پڑتی ہے وہ بھی معذرت کر لیتے ہیں، دوست احباب سے پوچھتے ہیں وہ بھی جواب نہیں دیتے ہیں۔ سب دروازے بند ہیں، کوئی امید باقی نہیں بچتی، بندہ مایوسی کی طرف جانے لگتا ہے مگر جب سب دروازے بند

ہو جائیں ایک امید باقی رہتی ہے، ایک دروازہ اس وقت بھی باقی رہتا ہے۔

اللہ اکبر! بادشاہوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں مگر میرے رب کریم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ لوگ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، بھائی بھائی سے دامن چھڑواتا ہے لیکن! اللہ پاک اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا بلکہ یہ تو ایسا دروازہ ہے کہ نیکوکار آئے تو بھی نوازا جاتا ہے، گنہگار آئے تو اُسے بھی نواز دیا جاتا ہے۔ بس! اللہ کرے کہ ہم اپنے رب کو پکارنے والے بن جائیں۔ صحیح طریقے سے دعا کرنے والے بن جائیں۔

تو کریم ہی جو ٹھہرا تو کرم کے کیا ٹھکانے
تو نوازنے پہ آئے تو نواز دے زمانے

دل سے دعا کیسے اثر کرتی ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں آئے کہ مولانا صاحب بات تو بالکل ٹھیک کر رہے ہیں۔ میرے لیے بھی سارے دروازے بند ہو گئے ہیں مگر میرا معاملہ سلجھے گا کیسے؟ معاملہ بنے گا کیسے؟ چلیں! میں آپ کو 2 واقعات سناتا ہوں ان شاءاللہ! جس سے بات مزید سمجھ آجائے گی۔

رب نے مددگار بھیج دیا

ایک صاحب کافی امیر تھے، اپنا بنگلہ بھی تھا، اپنی گاڑی بھی تھی، اللہ پاک نے بہت دیا تھا۔ شام کو گھر آئے۔ بچوں کے ساتھ وقت گزارا، کھانا کھایا اور اس کے بعد اپنے بستر پر لیٹ گئے، رات ہو گئی تھی، بڑا نرم بستر تھا، ٹھنڈا کمرہ تھا مگر کروٹ بدلتے جا رہے تھے، نیند نہیں آرہی تھی۔ اب نیند بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، لوگ اس کی بھی قدر نہیں کرتے، اُس سے پوچھیں جس کو نیند نہیں آتی۔ اب کافی دیر تک کروٹ بدلنے لگا کہ پتہ

نہیں کیوں نیند نہیں آرہی،وہ بستر سے یہ سوچ کر اٹھا کہ ابھی باہر جاکر تھوڑی سی تازہ ہوا لیتا ہوں پھر شاید نیند آجائے۔

گھر سے باہر نکلا، گاڑی اسٹارٹ کی اور آگے چلتے رہا، اچانک ایک مسجد نظر آئی اور مسجد کا دروازہ کھلا نظر آیا، سوچا کہ ایسے ہی گھوم رہا ہوں،ذرا مسجد کے اندر چلا جاتا ہوں،وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں، مسجد کے باہر گاڑی پارک کی،وضو کیا، جیسے ہی مسجد کے اندر گیا تو پوری مسجد خالی مگر ہلکی ہلکی کہیں سے رونے کی آواز آرہی۔رات کو مسجد میں کون ہے ؟ اور کیوں رورہا ہے ؟تو دیکھا کہ کونے میں ایک غریب آدمی اللہ پاک کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے رورہا ہے اور روتے روتے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کررہا ہے کہ اے اللہ !میری بیٹی بیمار ہے،ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے، مجھ غریب کے پاس پیسے نہیں ہیں، کہاں سے لاؤں؟ اے رب کریم !تو ہی اسباب بنانے والا ہے۔ مجھ غریب کی حالت زار پر رحم فرما۔اس امیر شخص کو سمجھ آگیا کہ مجھے نیند کیوں نہیں آرہی تھی۔ مجھے کہیں بھیجا گیا ہے،میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسی کے لئے آیا ہوں۔

اللہ اکبر! وہ غریب کے پاس گیا،جیب میں جتنی رقم تھی نکال کر اس کو پیش کردی کہ بھائی یہ لے لو اور میرا یہ کارڈ بھی رکھ لو، کبھی بھی ضرورت پڑے تو مجھ سے بات کرلینا۔وہ غریب شخص بھی کیسا خوددار تھا،اس نے کارڈ واپس دیا اور کہا: مجھے ایڈریس کی ضرورت نہیں ہے،میرے پاس ایک ایڈریس موجود ہے۔بولا: کونسا ایڈریس ہے ؟ غریب نے کہا: یہ ایڈریس ہی تو ہے ،اللہ کریم کی بارگاہ میں آیا، اس نے آپ کو بھیج دیا، جب دوبارہ ضرورت پڑے گی تو بھی اسی کی بارگاہ میں آجاؤں گا۔

بس رب کو یاد کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! سارے دروازے بند بھی ہو جائیں تب بھی میرے رب کریم کا دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ ہمارا مسئلہ یہی ہے، اس کے پاس ہم جاتے ہی نہیں ہیں، اپنا ایک چھوٹا سا ٹیسٹ کر لیجئے تاکہ آپ کو اندازا ہو جائے گا، کبھی بھی آپ کو بیماری ہو۔ پیٹ میں درد ہو، سر میں درد ہو، پاؤں میں درد ہو، چوٹ لگ جائے، پہلے کون یاد آتا ہے۔ ڈاکٹر یاد آتا ہے ، ڈاکٹر کے پاس چلو، بڑا درد ہے، کسی کو معلوم کرو، کیسے علاج ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا چاہئے لیکن پہلے ہمیں اللہ کریم یاد آنا چاہئے۔

اے اللہ ! تو شفا دینے والا ہے ، مالک ! کرم کر دے ۔ کاروبار میں نقصان ہوا، فیملی میں مسئلہ ہوا، کوئی بھی پریشانی، دکھ تکلیف آئے، سب سے پہلے ہمیں دنیا والے، وکیل، پولیس یہ یاد آتے ہیں، حالانکہ ہمیں خالق اسباب کی طرف لَو لگانی چاہئے۔ پہلے اللہ کریم کو پکارنا چاہئے ، اسباب اختیار کرنا منع نہیں مگر اسباب کے چکر میں، اس دنیا کے چکر میں ہم اُسے بھول گئے جو حل کرنے والا ہے۔ جو مشکلیں دور کرنے والا ہے۔ جو اولاد دینے والا ہے، جو مصیبت ٹالنے والا ہے۔ اس کی طرف جاتے ہی نہیں ہیں۔ پورا پورا دن دفتروں کے دھکے کھاتے ہیں مگر 2 رکعت پڑھ کر اس کی بارگاہ میں سر نہیں جھکاتے، اس کے دربار میں آئیں تو سہی پھر دیکھیں اللہ پاک کیسے کام بناتا ہے۔ ایک اور واقعہ سنیں:

ڈاکٹر بیمار کے گھر آ گیا!!!

ایک بہت مشہور ڈاکٹر تھا، مثال کے طور پر اس کا نام ڈاکٹر عمر تھا، ساری زندگی اس نے بڑے بڑے آپریشن کیے، اس کا بڑا نام تھا، اب حکومت نے اعلان کیا کہ اس کو گولڈ

میڈل دینا ہے۔ پوری زندگی اس نے اتنی خدمت کی ہے، اس ڈاکٹر کو ملک کے دارالحکومت میں بلایا جائے گا اور ایک بڑی تقریب ہوگی اور اس کو گولڈ میڈل دیا جائے گا، ڈاکٹر بڑا خوش، اتنا بڑا ایوارڈ ملنے والا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فلائٹ بک کی، جہاز میں بیٹھے جیسے ہی جہاز اُڑا تو کچھ دیر کے بعد موسم خراب ہو گیا اور جہاز میں کوئی خرابی ہو گئی۔ جہاز کو راستے میں کسی چھوٹے سے ائیر پورٹ پر اتار لیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب جہاز سے نکل کر عملے کے پاس گئے کہ بھئی! جہاز کب اُڑے گا، میری تو وہاں بہت اہم تقریب ہے اور سارا پروگرام میرے لیے سجایا گیا ہے، میں مہمانِ خصوصی ہوں، میں چیف گیسٹ ہوں، مجھے گولڈ میڈل ملے گا، بتائیں دوبارہ جہاز کب اُڑے گا؟ ڈاکٹر کو بتایا گیا کہ یہ چھوٹا سا ائیر پورٹ ہے، جہاز کی خرابی بڑی ہے، اتنا جلدی ٹھیک نہیں ہو گا۔ آپ کو اگر پہنچنا ضروری ہے تو آپ کرائے پر ایک گاڑی لیں اور چلیں جائیں، آپ اپنی تقریب سے پہلے پہنچ جائیں گے، ڈاکٹر نے کہا: یہ بھی آئیڈیا ٹھیک ہے۔ جہاز کے انتظار میں کہیں میرا پروگرام ہی نہ چھوٹ جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے گاڑی بک کی، جیسے ہی سفر شروع کیا تو زبردست بارش، آندھی اور طوفان آگیا، اس اندھیرے میں، اس آندھی طوفان میں ڈاکٹر صاحب راستہ بھول گئے اور کسی مین ہائی وے سے نکل کر گاؤں کے روڈ پر اتر گئے۔ بہت دیر تک راستے پر چلتے رہے تو اب بھوک بھی لگ گئی، گھپ اندھیرا، بارش بھی ہو رہی ہے۔ اچانک ایک گھر نظر آیا جس میں ایک بلب جل رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے دروازہ کھٹکھٹایا، ایک بوڑھی عورت نے دروازہ کھولا۔ کہا: ماں جی! کچھ کھانے پینے کو ملے گا، بہت بارش ہو رہی ہے۔ کہا: بیٹا!

اندر آجاؤ، وہ اندر چلا گیا۔

ماں جی نے اُسے بڑی محبت سے پانی بھی دیا، کچھ کھانے کو بھی دیا، تھوڑی سانس میں سانس آئی تو ڈاکٹر نے دیکھا کہ برابر میں ایک بستر پر نوجوان لیٹا ہوا تھا۔ کہا: ماں جی! یہ کون ہے؟ کہا: میرا بیٹا ہے، ڈاکٹر نے پوچھا: اسے کیا ہو گیا ہے؟ کہا: اس کو بہت بڑی بیماری ہے، ماں جی! علاج کیوں نہیں کرواتیں؟ ماں جی کہتی ہے: میں نے گاؤں کے ڈاکٹروں کو دکھایا ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے: ہمارے ملک میں ایک ہی ڈاکٹر ہے جس کا نام ڈاکٹر عمر ہے، وہی اس کا علاج کر سکتا ہے مگر بیٹا! میں غریب ماں ہوں، میں اپنے بیٹے کو کہاں سے ڈاکٹر عمر کے پاس لے جاؤں؟ نہ پیسے ہیں، نہ کرایا ہے، بس! روز اللہ پاک سے دعا کرتی ہوں، اے اللہ! تو کارساز ہے، میرے بیٹے کو شفاء دے دے یا ڈاکٹر عمر کے پاس پہنچا دے۔ یہ سن کر وہ ڈاکٹر رونے لگا، کہتا ہے: ماں جی! رب کریم نے آپ کی دعا سن لی ہے، میں ہی ڈاکٹر عمر ہوں اور اللہ پاک نے مجھے تیرے گھر پر بھیج دیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جہاز کا خراب ہونا، چھوٹے ائیر پورٹ پر اترنا، کرائے پر کار لینا، راستہ بھول جانا کسی اور گھر پر نہ رکنا، اسی جھونپڑی کے کنارے پر رکنا اور اس گھر میں جانا اور مریض کا علاج کرنا اب بھی نہیں مانو گے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ میرا رب جو چاہے وہ کرنے پر قادر ہے۔

اپنا مسئلہ رب کو بتائیے

ہمارا بھروسہ ہل جاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں دنیا والے ساتھ دیں گے، ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا والے مسئلہ حل کریں گے، ارے دنیا والے تو دکھ دیتے ہیں، اپنا مسئلہ بتاؤ تو ہنستے ہیں، ہم

سے کہتے ہیں کہ فکر نہ کرو، دوسروں کو بتاتے ہیں کہ دیکھو اس کا یہ مسئلہ ہے، یہ فلاں کام کے لئے آیا تھا، اتنی بڑی بڑی باتیں کرتا ہے اس کا یہ مسئلہ ہے، دنیا ہمارے مسئلے کو انجوائے کرتی ہے، آج کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا ہے مگر ایک ذات ہے جو ہمیشہ ہمارا ساتھ دیتی ہے، جو ہمارے عیبوں پر پردہ ڈالنے والا، جو ہمیں بچپن سے لے کر آج تک نوازنے والا، جو ہمارے گناہ ہونے کے باوجود ہمیں عطا کرنے والا ہے وہ ہمارا رب کریم ہے۔

ارے جو ہماری ماں سے زیادہ ہمیں چاہنے والا ہے ہم اُسے کیوں نہیں پکارتے؟ اس کی طرف توجہ کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ اس کی رحمت اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ تو دینا چاہتا ہے مگر کاش! جو توجہ چاہیئے، جو دل سے دعا مانگنا ہے وہ اللہ پاک مجھے اور آپ کو نصیب فرمادے اور پھر اللہ کریم کو پکاریں، میں نے کہا ناں گنہگاروں کا بھی رب ہے، وہ نیکوں کاروں کا بھی رب ہے۔ وہ گنہگاروں کو کیسے نوازتا ہے یہ واقعہ سنیں۔ عیون الحکایات یہ مکتبۃ المدینہ کی بڑی پیاری کتاب ہے، اس میں بڑے زبردست واقعات موجود ہیں، جن میں سے ایک واقعہ یہ بھی ہے:

رب کی مدد آگئی

حضرت بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پچھلی قوموں میں ایک بہت سرکش، غیر مسلم اور ظالم بادشاہ تھا۔ وہ اللہ پاک کی نافرمانی میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ ایک جنگ میں بادشاہ کو گرفتار کرلیا گیا۔ اب اتنے ظالم بادشاہ کو جنہوں نے گرفتار کیا تھا، انہوں نے کہا کہ اس ظالم بادشاہ کو تڑپا تڑپا کے مارنا ہے تو طے یہ پایا کہ اسے تانبے کی ایک دیگ میں ڈالتے ہیں اور اس کو اونچی جگہ پر لٹکاتے ہیں اور نیچے آگ جلاتے ہیں تاکہ

یہ جل بھن کر مر جائے، ایسا ہی کیا گیا، تانبے کی دیگ بنائی گئی، نیچے آگ لگا دی گئی، اب آہستہ آہستہ دیگ گرم ہوئی، بادشاہ کی حالت خراب ہونا شروع ہو گئی ظاہر ہے کہ پوری دیگ گرم ہوئی تو جسم تپنے لگا، اس نے پہلے تو جھوٹے خداؤں کو پکارا، ساری زندگی جن کے آگے پیشانی رگڑی تھی انہوں نے کیا جواب دینا تھا؟ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، کوئی مدد نہیں آئی۔

اللہ اکبر! جب سب امیدیں ٹوٹ گئیں، بادشاہ کو پتا چل گیا کہ اب میرا آخری وقت آگیا، بس اب میں ختم ہو گیا، اب میں مارا جاؤں گا، تو اب یہ بادشاہ چونکہ مسلمان نہیں تھا مگر اس نے مسلمانوں کے رب یعنی اللہ پاک کو پکارنا شروع کر دیا۔ وہ کہتا ہے: یا اللہ! یارحمن! یا رحیم! مدد فرما دے اور بلند آواز سے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا شروع کر دیا۔ اب بادشاہ نے اس مشکل گھڑی میں اللہ کریم سے توبہ بھی کی کہ یا اللہ! مجھے معاف کر دے اور بس مجھے بچا لے، اب میں تیری عبادت کروں گا، اب تک جو کیا مجھے معاف کر دے۔ بادشاہ دیگ میں بیٹھا ہوا ہے، نیچے آگ لگی ہوئی ہے۔

دیکھیں! رب کریم نے اس کی پکار کیسے سنی کہ بارش برسنا شروع ہو گئی، جیسے بارش برسی آگ بجھ گئی اب گرمی تو تقریباً ختم ہو گئی لیکن پھر اتنی تیز ہوا چلی کہ وہ دیگ اڑنے لگی۔ وہ بادشاہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آوازیں بلند کرتا رہا، اب دیگ اڑتے اڑتے غیر مسلم قوم کا جو قبیلہ تھا وہاں جا کر گر گئی۔ وہاں کے لوگ حیران کہ یہ کیسی دیگ ہے کہ اُڑتے ہوئے آرہی اور اس میں ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ رہا ہے تو جب وہ غیر مسلم قریب آئے تو اس میں سے بادشاہ نے باہر نکل کر اپنا واقعہ سنایا:

سنو!!سنو!!میں غیر مسلم تھا۔اپنے حقیقی رب کے سوا جھوٹے خداؤں کی پوجا کرتا تھا۔میں نے کلمہ پڑھا۔اللہ کریم نے اس مصیبت سے نکال دیا اور مجھے یہاں پہنچادیا،یہ سن کر پورا گاؤں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اللہ پاک کی قدرت کے نظارے ہیں،اللہ کریم اپنے بندوں کو ایسے نکالتا ہے کہ سمجھ بھی نہیں آتی۔بات وہی ہے کہ اُسے دل سے پکارنا ہے مگر دل سے گڑگڑا کر،توجہ کے ساتھ پھر دیکھیں کہ آپ کی مشکلیں کیسے ٹلتی ہیں تو اللہ کرے کہ ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اللہ بچائے گا

ایک بار خود نبی پاک کے ساتھ بڑا حیران کن واقعہ پیش آیا۔یہ 3 ہجری غزوہ غطفان کا موقع تھا۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر سفر پر روانہ ہوئے، ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کچھ فاصلے پر ٹھہرے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اکیلے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔غیر مسلم نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو معاذ اللہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے تھے،پلان کرتے رہتے تھے،ان میں سے ایک غیر مسلم اچانک کہیں سے آیا،ہاتھ میں ننگی تلوار اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اکیلے،اتفاق سے اس وقت کوئی صحابی بھی پاس نہیں تھے تو دشمن اب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بالکل سامنے آگیا اور بڑے تکبر کے ساتھ،بڑے کر و فر کے ساتھ کہتا ہے:

1...عیون الحکایات مترجم،1/ 86۔

اے محمد !(صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اب بتایئے ! آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ کے ساتھ تو کوئی بھی نہیں ہے۔ آپ اکیلے ہیں جبکہ میرے ہاتھ میں تلوار ہے۔

اللہ اکبر ! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی توجہ اللہ کریم کی طرف کیسی تھی، آپ نے صرف ایک لفظ کہا، فرمایا: **اللہ**، یہ کیسا پیارا نام ہے ، دل کو کتنا سکون نصیب ہوتا ہے ، میں اُسے پکار رہاہوں جو میرا خالق ہے، جو میرا مالک ہے، جو میرا پروردگار ہے، اس کو پکارا کریں، اس کا نام لیا کریں ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زبان سے جب لفظ **اللہ** نکلا، وہ غیر مسلم تو کانپنے لگ گیا، اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تلوار اُٹھا کر فرمایا: اب بتاؤ: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا۔ تھوڑی دیر پہلے تو وہ کہہ رہا تھا کہ آپ کو کون بچائے گا ؟ اب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ میں تلوار ہے، اب بتاؤ: تمہیں کون بچائے گا؟ وہ کہتاہے: حضور مجھے بچانے والا تو کوئی بھی نہیں ہے۔ وہ مسلمان تو تھا نہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کی بے بسی پر رحم فرمایا اور اُسے معاف کر دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایسے اخلاق دیکھ کر وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! کیا ہم معاف کریں گے ؟ وہ جان لینے آیا تھا، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُسے معاف کیا، اگر کوئی ہمارے مزاج کے خلاف بات کر دے تو ساری زندگی دشمنی لے لیتے ہیں، مجھے گالی دی، مجھے برا بھلا کہا، مجھے نقصان پہنچایا، آخر کب تک بدلے

---

(1)...شرح زرقانی علی المواہب الدنیہ، 2/381۔

لیتے رہیں گے، ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے امتی ہیں تو ہم معاف کرنا بھی تو سیکھیں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جانی دشمن کو بھی معاف کر دیتے تھے ،ہم اپنے بھائی کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، نہیں!! نہیں!! میں بھائی کے گھر نہیں جاوٗں گا، ہم فلاں رشتے دار کے گھر نہیں جاتے، ہم کسی کو دعوت میں نہیں بلاتے، چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا بنا دیتے ہیں، کبھی آپ کو دعوت نہیں دی تھی اس وجہ سے، کبھی سیدھے منہ بات نہیں کر سکے اس وجہ سے، ہماری شان کے مطابق ویلکم نہیں کر سکے اس وجہ سے، ہمیں تحفہ نہیں بھجوایا۔ ہم نے اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا بنا کر رشتے داریاں ختم کر دیں۔

معاف کرنے کی عادت اپنائیے

ایک طرف کہتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے امتی ہیں، آقا کے غلام ہیں، نعتیں سب کو یاد ہیں، یہ اچھی بات ہے مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سنت پر بھی تو عمل کیجئے، کسی کو تو معاف کریں، بندہ کہتا ہے: مجھے گالی دی ہے، اب میں بتاتا ہوں وہ ایک گالی دیتا ہے، اِدھر سے 7 گالیاں جاتی ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں بتاتا ہوں وہ پھر بتا بھی دیتا ہے کہ وہ کون ہے، اس کے اندر کتنا گند بھرا ہوا ہے۔ اگر وہ آپ کے ساتھ برا کر رہا ہے تو آپ کو برا کرنے کی کس نے اجازت دی ہے؟؟؟ یہ ایک عجیب سا جملہ مشہور کر دیا گیا ہے: ہم شریف کے ساتھ شریف ہیں اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں۔

مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی کہ وہ بٹن کہاں لگا ہوا ہے کہ آپ شریف کے ساتھ شریف ہوتے ہیں اور بدمعاش آتا تو آپ بدمعاش بن جاتے ہیں، تو پھر آپ بھی تو

بدمعاش ہوئے کیونکہ شریف آدمی شریف کے ساتھ شریف ہوتا ہے بدمعاش کے ساتھ بھی شریف ہوتا ہے تبھی تو بدمعاش کی اصلاح ہوگی،وہ غیر مسلم شخص مسلمان ہوگیا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے معاف فرمایا۔**خدارا!** آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت کو ادا کریں اور جیسی بھی مشکل ہو، جتنی بڑی مشکل ہو، آپ بس دعا کریں، اللہ کریم کو پکاریں، اللہ پاک کو یاد کریں، بس توجہ اللہ کی طرف جائے۔

نئ اور پرانی نسل میں فرق

ایک اور بات، ایک اور ٹیسٹ، اپنا ایک اور امتحان کرلیجئے، میں نئ نسل کی بات نہیں کررہا، جو بزرگ ہیں، جو بڑی عمر کے افراد ہیں وہ میری اس بات کی تائید کریں گے، پہلے زمانے کی مائیں، ہماری دادی، نانی بچے کو سلاتے وقت ذکر اللہ کرتی تھیں، وہ ذکر اللہ کرکے سُلاتی تھیں۔ وہ اللہ کرکے سُلاتی تھیں، رات بچے کو سُلارہے ہیں تو ذکر الٰہی ہورہا ہے، نعتیں سنائی جارہی ہیں، بچے کو کچھ لگ جائے یا بچہ گرجائے تو فوراً بسم اللہ، یا اللہ خیر بولا جاتا تھا۔ آج کل تو عجیب وغریب حالات ہیں۔ ہاتھ میں موبائل پکڑا دیا، گانا دیکھتے ہوئے، میوزک دیکھتے ہوئے، کارٹون دیکھتے ہوئے بچہ سورہا ہے، پہلے تو بچوں کو صبح فجر کی نماز پڑھوائی جاتی تھی پھر قرآن پاک پڑھایا جاتا تھا۔

آج سے 40-50 سال پہلے ریڈیو پاکستان پر صبح ہی صبح تلاوت اور درود پاک سے آغاز ہوتا تھا اور گھروں میں موجود مائیں اس درود پاک کی آواز میں بچوں کو اسکول بھیجا کرتی تھیں، اُس وقت ہمارے گھروں کا یہ انداز تھا، صبح اُٹھاتے وقت، رات سلاتے وقت ذکر اللہ ہوتا تھا، بچہ گھر سے جارہا ہے تو یہ کہتے تھے کہ اللہ و رسول کے حوالے، غوث پاک کے

حوالے یعنی ہماری تربیت اس طرح ہوتی تھی۔ بات بات پر اللہ کا ذکر، اللہ کے رسول کا ذکر، اب تو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو انگریزی میں کیا کیا الفاظ نکل رہے ہوتے ہیں، معاذ اللہ! منہ سے گالیاں نکل رہی ہوتی ہیں، پہلے تو زبان سے یا اللہ خیر نکلتا تھا یعنی ہماری تربیت یہ ہوا کرتی اور مسلمان کی تربیت ہونی بھی یہی چاہیے۔

خوشی غمی میں رب کو یاد کیجئے

اب میں اپنی گفتگو کو دوسری طرف لے آتا ہوں، تکلیف میں تو ہم اللہ پاک کو یاد کرتے ہیں، تکلیف ختم ہو جائے تو پھر کہاں چلے جاتے ہیں؟ اچانک مسجد میں کوئی نیا آدمی نظر آنے لگتا ہے، ٹوپی بھی پہنی ہوئی ہے۔ ہاتھ میں تسبیح بھی ہے، بندہ کہے: خیر تو ہے، یہ کہاں سے آیا ہے اور پانچوں نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، بعض اوقات نماز سے بھی پہلے آجاتا ہے۔ جب پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے: والدہ اسپتال میں ہیں یا فلاں مسئلہ ہے۔، بہت اچھی بات ہے، میں خدانخواستہ اس عمل کی حوصلہ شکنی نہیں کررہا مگر یہاں وہ پریشانی ختم ہوئی، اِدھر مریض ٹھیک ہوا، اِدھر مسئلہ ختم ہوا، وہ بندہ مسجد سے ہی غائب ہو گیا، تو یہ کیا ہے؟ ہم خوشی میں بھی اللہ کے بندے ہیں، ہم غم میں بھی اللہ کے بندے ہیں، ہم غموں میں بھی اُسے پکاریں، ہم خوشی میں بھی اُسے یاد رکھیں اور یہ بات میں نہیں کہہ رہا، یہ اللہ کریم نے قرآن مجید و فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا ہے اور اس طرح کرنا کافروں کی عادت بتائی ہے، سنیں! اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًاۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور کھڑے

كَاَنۡ لَّمۡ یَدۡعُنَاۤ اِلٰی ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلۡمُسۡرِفِیۡنَ مَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ

(پ:11، یونس:12)

ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ حد سے بڑھنے والوں کے لئے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیئے گئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! سچ بتائیے کیا ہم ایسا نہیں کرتے؟ کوئی مسئلہ ہو تو گھر میں قرآن خوانی کرواؤ، درود پاک کا ختم کرواؤ، امام صاحب کے پاس چلتے ہیں، دعا کرواتے ہیں، ذرا مسجد میں دعا کروانی ہے۔ بھئی! دعا کر دی، آپ کا مسئلہ حل ہو گیا، اب کہاں گئے؟ یہ اللہ پاک سے کیسا تعلق بنا رہے ہیں؟ ایسا نہ کریں۔ دیکھیں آپ اپنے انداز میں سمجھیں، میں بلا تشبیہ و بلا تمثیل سمجھا رہا ہوں:

کیا یہ طریقہ درست ہے؟

ایک بندہ وہ ہے جب آپ سے ملتا ہے اپنے مطلب کے لئے ملتا ہے بلکہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جب آتے ہیں تو سمجھ آجاتا ہے کہ کوئی کام ہی لے کر آیا ہو گا، اس کا کوئی مسئلہ اٹکا ہے تو آج چہرہ دکھایا ہے تو اس بندے کی آپ کی نظر میں کیا عزت ہوتی ہے؟ اور ایک بندہ ہے جو روز ملتا ہے، آپ سے محبت کرتا ہے، آپ کے پاس آکر بیٹھتا ہے، کبھی کبھی مسئلہ بھی بیان کر دیتا ہے لیکن! مسئلہ نہ بھی ہو تو آپ کے پاس ضرور آتا ہے، وہ حقیقی دوست ہوتا ہے، دونوں میں فرق ہے، ایک مطلب کے وقت آپ کے پاس آتا ہے اور ایک روز آپ کے پاس آتا ہے۔

Go to index

اب بلا تمثیل سمجھیں جو مطلب کے وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں جارہا ہے، جو کسی مشکل کے وقت تو رب کے پاس جاتا ہے اور جیسے ہی رب اپنے کرم سے مشکل آسان کردے، وہ غائب ہوجاتا ہے تو ایسا نہ کیا کریں، اللہ کریم کے گھر میں آیا کریں، مسجدوں میں بیٹھا کریں، نمازوں کی پابندی کیا کریں اور اللہ پاک کو ہر حال میں پکارا کریں پھر دیکھیں وہ رب کریم آپ کی کیسی مشکلیں آسان فرمائے گا۔ ہمارے اَسلاف، ہمارے بزرگانِ دین غم میں کس طرح اللہ پاک کو یاد کیا کرتے تھے۔ ایک بڑا خوبصورت واقعہ ہے پھر ان شاءاللہ اپنا بیان ختم کرتا ہوں۔

مسئلہ رب نے حل کرنا ہے

ابوالحسن سِرّی سَقَطی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے۔ آپ کی خدمت میں ایک مرتبہ پڑوسن آئی اور اس نے عرض کیا کہ اے ابوالحسن! رات میرے بچے کو سپاہی اُٹھا کر لے گئے ہیں اور اُسے بڑی تکلیف دیں گے، آپ کچھ کیجئے، میرے بیٹے کے لئے سفارش کیجئے۔ پڑوسن کی فریاد سن کر شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کیا، جائے نماز بچھایا، کھڑے ہوئے اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز شروع کردی۔

اب پڑوسن نے خیال کیا کہ میں ان سے سفارش کروانے آئی ہوں، میرا بچہ جیل میں ہے، پتا نہیں اس کی کتنی پٹائی کریں گے اور یہ حضرت نماز پڑھنے لگ گئے، آپ نے نماز بھی بڑی طویل، مزیدار، خشوع وخضوع سے پڑھ رہے ہیں۔ جب کافی دیر ہوگئی تو وہ عورت کہتی ہے: حضرت! جلدی کریں، میرے بچے کو قید میں ڈالا ہوا ہے اور اُسے تکلیف پہنچائیں گے۔ آپ نے جلدی نہیں کی، آپ نے سکون سے نماز پڑھی اور جب نماز سے

سلام پھیرا تو کہا: اے میری بہن! تمہارا ہی تو معاملہ حل کروا رہا تھا۔[1] ابھی آپ نے یہی کہا تھا کہ پڑوسن کی بچی بھاگتی ہوئی آئی کہ امی گھر آجائیں، بھائی واپس آگیا ہے۔ اس کا بیٹا گھر آگیا، آپ نے کہا: میں وہی تو مسئلہ حل کر رہا تھا، جدھر سے حل ہونا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُدھر رجوع کرلیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یہ طریقہ بتادیا، مسئلہ ہو تو وضو کریں اور 2 رکعت صلوۃ الحاجات پڑھیں۔ جی ہاں! یااللہ! تیری بارگاہ میں آگیا ہوں جو بھی مسئلہ ہو، مثلاً آپ کی رپورٹ غلط آگئی ہے، ڈاکٹر کہتا ہے مسئلہ ہے، آپ کے قرضے کا مسئلہ آگیا ہے، مال خراب ہوگیا ہے، دو رکعت پڑھیں، کسی کے پاس نہ جائیں، پہلے اللہ کریم کے پاس جائیں۔ آپ کو اللہ پاک کہیں اور بھیجے گا، اللہ آپ کے پاس راستے بنائے گا۔ آپ ان شاء اللہ نماز پڑھیں، اللہ کریم کو پکاریں، ان شاء اللہ! آپ کو سجھائی دے گا کہ کام سارے سیدھے ہوجائیں گے۔ ہماری غلطی یہی ہے کہ ہم پہلے کہیں اور جاتے ہیں، ہم پہلے رب کے پاس کیوں نہیں جاتے؟ ہم سب کے پاس جاتے ہیں مگر ہم رب کے پاس نہیں جاتے، ہم سب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر ہم رب پر بھروسہ نہیں کرتے۔

رب سے لَو لگا لیجئے

آج کے اس بیان میں ایک بات سیکھ کر جانا ہے کہ میری مشکلوں کو حل کرنے والا کون ہے؟ زور سے بولیں، پریشانی دور کرنے والا کون ہے؟ بیماری دور کرنے والا کون ہے؟ مصیبت

[1] ...عُیون الحکایات مترجم، 1/266۔

ٹالنے والا کون ہے؟ مجھے عزت دینے والا کون ہے؟ مجھے ذلت سے بچانے والا کون ہے؟ مجھے دشمنوں سے بچانے والا کون ہے؟ میرے غموں کو دور کرنے والا کون ہے؟ میری بے قراری کو دور کرنے والا کون ہے؟ دل میں چین ڈالنے والا کون ہے؟ مجھے اپنے گھر کعبے کو دکھانے والا کون ہے؟ مجھے حج پر بلانے والا کون ہے؟ مجھے مدینے کی حاضری کا شرف دینے والا کون ہے؟ مجھے اپنے محبوب کا سچا عاشق بنانے والا کون ہے؟ مجھے گناہوں کے دلدل سے نکال کر نیکیوں کے راستے پر چلانے والا کون ہے؟

سنیں!! سنیں!! ان شاء اللہ! مجھے جنت میں بھیجنے والا کون ہے؟ تو جب سب اس نے دیناہے، سب اس سے ملناہے تو پھر اس کا در چھوڑ کر کیوں جاتے ہیں؟ اس کا در تھام لیں، اس سے محبت کریں، اس پر یقین کریں اور اسے پکاریں، میں نے آج آپ کو قرآن کے ذریعے، حدیث کے ذریعے، واقعات کے ذریعے سمجھایا کہ جب جب اُسے پکارا گیاہے، اس نے اپنے کرم کے دروازے کھولے ہیں اور اس نے مصیبتوں کو حل کر دیا، جی ہاں! کبھی کبھی ایسا ضرور ہوتا ہے کہ میں جو مانگوں وہ مجھے نہیں ملتا، میں جو مانگوں اس میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

دعا میں تاخیر کا جواب

ایسی صورت میں شیطان دماغ میں خیالات ڈالتا ہے کہ ساری باتیں تو مولانا صاحب نے کر دیں مگر میں تو بہت سالوں سے دعا کر رہا ہوں مگر میرا تو مسئلہ ہی حل نہیں ہو رہا، میں تو رو رو کر دعا بھی کرتا ہوں، تہجد میں بھی دعا کی، کعبے کے سامنے بھی جا کر دعا کر کے آیا، فلاں بہت بڑی نیک شخصیت سے بھی دعا کروائی۔ جی ہاں! اس طرح کے وسوسے بہت

آتے ہوں گے، ہم نے اللہ کریم سے ہر حال میں محبت کرنی ہے، اب اس وسوسے کا علاج بھی سمجھ لیجئے، اب اس کے بہت سارے جواب بن سکتے ہیں، پہلے تو آپ کو ایک حدیث سنا دیتا ہوں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے۔

رب کو پکار پسند ہے

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جب کوئی فاجر، فاسق، گنہگار، کافر اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ کریم فرشتوں کو فرماتا ہے اس کا کام جلدی کر دو مجھے اس کی آواز پسند نہیں ہے اور جب کوئی اللہ کا پیارا اُسے پکارتا ہے تو اللہ پاک فرشتوں سے فرماتا ہے ابھی اس کا کام نہ کرنا، اس کو اور پکارنے دو، مجھے اس کا پکارنا پسند آرہا ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! سچ بتائیے، میں مانگوں اور مجھے مل جائے، یہ اچھا ہے یا کبھی زندگی میں تو کوئی ایسی دعا کرلوں کہ اللہ پاک جبریل امین سے فرمائے کہ اے جبریل! اس کا کام نہ کرنا، اس کو اور پکارنے دو، اس کو اور گڑگڑانے دو، مجھے اس کا گڑگڑانا پسند آرہا ہے۔ میری تو زندگی وصول ہو گئی، میری دعا تو وصول ہو گئی کہ میرا پکارنا اگر رب کو پسند آرہا ہے تو مجھے اور کیا چاہئے، ایک شعر بھی تو ہے:

جے سوہنا مِرے دُکھ وِچ راضی | میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں

یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو بھاڑ (چولھے) میں جھونکتا ہوں

---

1 ...کنز العمال، 2/39، حدیث: 3261۔

پھر مجھے سکھ کو کیا کرنا ہے اگر میرا مالک میرے دکھ میں راضی ہے، ارے رب راضی ہے تو سب راضی ہے۔پہلے اپنے اندر یہ یقین تولائیے۔

دعا کی تاخیر میں واویلا نہیں کرنا

دوسری بات اگر دعا کی قبولیت میں تاخیر ہوگئی تو واویلا نہ کیا کریں، کیا معلوم آپ کے لیے کچھ اور اس سے اچھا لکھا ہو۔ **تیسری بات** بھی سمجھ لیں آئندہ دعا میں تاخیر ہو تو اللہ کریم سے شکوہ مت کرنا، اللہ پاک سے دور مت بھاگ جانا، محبت میں کمی نہ آنے دینا، بھروسے میں کمی نہ آنے دینا، آپ کے گھر میں کوئی بچہ ہو، اس کو بخار ہو جائے، کھانسی بھی ہورہی ہے اور وہ رو رہا ہے مجھے آئس کریم کھانی ہے، کیا آپ اسے کھلائیں گے ؟ جواب دیجئے، وہ کہے ٹھنڈا جوس پینا ہے، کیا آپ اسے پلائیں گے؟ بچہ رونے لگ جائے، خوب روئے، ضد کرے، آپ کا ایک دوست بھی برابر میں بیٹھا ہو، وہ کہے: یار! کیسے ظالم باپ ہو، آپ کا بچہ رو رہا ہے، آئس کریم کی ضد کر رہا ہے تو کھلا دو اسے آئس کریم، اسے جوس پلا دو، آپ کا کیا جاتا ہے۔ اپنے دوست کو کیا جواب دیں گے ؟ کیا دوست کے کہنے پر پلا دیں گے ؟

آپ کہیں گے: بھئی! میں اس کا والد ہوں، مجھے پتا ہے کہ مجھے کب اس کو کیا دینا ہے، ایسا ہی ہے ناں، آپ والد ہو، آپ کو معلوم ہے کہ بچے کو کیا دینا ہے۔ میرے مالک کو نہیں پتا کہ کب مجھے کیا دینا ہے؟ میں رو رہا ہوں وہ نہیں دے رہا، میں گڑگڑا رہا ہوں وہ نہیں دے رہا، میں التجا کر رہا ہوں وہ نہیں دے رہا، ارے پھر مان لیجئے کہ اگر وہ نہیں دے رہا تو یہی میرے لیے بہتر ہے، جس دن یہ یقین آگیا تو پھر دعا کا مزہ ہی اور ہو گا پھر اللہ پاک

Go to index

کی محبت کا انداز ہی اور ہو گا۔ کام ہو جائے تب بھی یا اللہ تیرا شکر، کام نہیں ہو تب بھی یا اللہ تیرا شکر۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دعوتِ اسلامی کا خوبصورت دینی ماحول ہے جو ہمیں اللہ کریم کے قریب کرتا ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب کرتا ہے، صحابہ و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے قریب کرتا ہے، رب کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے، اس دینی ماحول سے وابستہ رہیں، اجتماعات میں آتے رہیں، دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں سفر کریں تو ان شاء اللہ! محبتِ الٰہی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ اللہ پاک سے آج ہم دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! ہمیں اپنا سچا دوست بنا لے، اپنا پکا بھروسہ نصیب فرمادے اور ہمیں گناہوں بھری زندگی سے نجات عطا فرمادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go to index

2021مارچ25

حسینی مسجد، مین جیٹی کیماڑی، کراچی

سمندر میں قدرت کے نظارے

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی خدمت
- ..1 مچھلی 1 ماہ تک کھائی
- ..جنتیوں کی پہلی غذا
- ..100 سال تک خوراک والی جگہ
- ..جزیرے جتنی مچھلی
- ..ذکر اللہ کے فضائل

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ قرآن پاک کی ایک ایسی آیت ہے جو تقریباً ہر مسلمان کو ہی یاد ہوتی ہے، بار بار وہ سنتا رہتا ہے۔بڑی مشہور و معروف آیت مبارکہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ:22،احزاب:56)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت شعبانُ المعظم میں نازل ہوئی ہے[1] تو اس لیے شعبان کو درود پاک پڑھنے کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ درود پاک کے فضائل کے ایسے ایسے واقعات احادیث اور بزرگوں کی کتابوں میں ملتے ہیں کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ایک بڑا ہی نرالہ اور بڑا ہی حیرت انگیز واقعہ آپ کو سناتا ہوں:

ایک شخص نے ایک ہرنی کو شکار کیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پاس سے گزرا۔

---

1 ...مواہب اللدنیہ، 2/650۔

Go to index

اللہ پاک نے اس ہرنی کو بولنے کی طاقت عطا فرمادی اور اس ہرنی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میرے چھوٹے چھوٹے دودھ پیتے بچے ہیں، اس وقت وہ بھوکے ہیں۔ آپ اس شکاری کو کہیے کہ یہ مجھے واپس جانے دے میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔

اب ذرا غور کیجئے کہ ماں وہ ماں ہی ہوتی ہے۔ اس ہرنی نے یہ نہیں کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! مجھے کسی طرح رہائی دلوادیں، عرض کیا کہ میرے بچے چھوٹے ہیں، حضور! مجھے تھوڑی دیر کی اجازت دلوادیں، میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس طرح سوال کیا کہ اگر تم واپس نہ آئی تو؟ اس ہرنی نے کیا کہا، اس کا جواب سنیئے گا: وہ عرض کرتی ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ کی ایسی لعنت ہو جیسی اس شخص پر لعنت ہوتی ہے کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اب اس شکاری سے ارشاد فرمایا کہ اس ہرنی کو چھوڑ دو، میں ضمانت دیتا ہوں یہ واپس آجائے گی، شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا، وہ ہرنی گئی اور تھوڑی دیر بعد واپس آگئی۔ آج تک ایسا منظر نہیں دیکھا گیا تھا کہ کوئی شکار چھوٹ جائے اور واپس آئے، وہ ہرنی واپس آتی ہے۔ اپنے آپ کو سرینڈر کرتی ہے گویا پھر گرفتاری پیش کرتی ہے۔

اللہ اکبر! جب اس شکاری نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اور ہرنی کی گفتگو سنی، پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا یہ کمال دیکھا کہ آپ کے سامنے جانور گفتگو کرتے ہیں،

آپ جانور کی بولیاں بھی جانتے ہیں اور جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کہنے پر وہ ہرنی واپس آگئی تو وہ شکاری کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (1)

اس واقعے کی ایک اور خوبصورتی دیکھیں کہ اب جبریل امین علیہ السلام بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ پاک آپ پر سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسا کہ یہ ہرنی اپنی اولاد پر شفقت کر رہی ہے اور میں آپ کو آپ کی امت کی طرف لوٹا دوں گا جیسا کہ ہرنی وہ آپ کی طرف لوٹ کر واپس آئی ہے۔ (2)

اس واقعے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مقام، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کمال، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اعجاز بھی پتا چل رہا ہے اور رب کی اس امت سے محبت، رب کی کرم نوازی وہ بھی معلوم ہو رہی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر ہو اور درود نہ پڑھا جائے یہ کتنا بڑا وبال ہے۔ یہ کتنی بڑی محرومی ہے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے: نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا گویا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (3)

---

1 ...آب کوثر، ص 78۔
2 ...آب کوثر، ص 78۔
3 ...ابن ماجہ، 1/290، حدیث: 908۔

تو درود پاک ہماری زندگی میں شامل ہونا چاہیے، ہماری زبان ذکر و درود سے تر رہنی چاہیے۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، بالخصوص جب ہم محفلوں میں جائیں جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ذکر کیا جائے وہاں خاص درود پاک پڑھنا ہے اور علماء بڑی پیاری بات فرماتے ہیں:

ہم بعض اوقات کسی نعت خوانی میں جاتے ہیں، اجتماع میں جاتے ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ذکر کئی بار سنتے ہیں تو فرمایا: بندے کو چاہیے کہ روزانہ ایک مخصوص تعداد میں درود پاک پڑھتا رہے مثال کے طور پر 100 بار، 200 بار، اللہ توفیق دے تو 313 بار یا اس سے زیادہ تاکہ اگر پورے دن میں کہیں اس نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا نام سنا اور درود پڑھنا رہ گیا تو یہ درود پاک پڑھنا اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔ تو اپنی زندگی میں، اپنے معمول میں، اپنی روٹین میں ہمیں درود پاک کو شامل کرنا چاہیے۔ اللہ پاک مجھے بھی کثرت سے درود پاک پڑھنا نصیب فرمائے آپ کو بھی پڑھنا نصیب فرمائے، آیئے! مل کر محبت کے ساتھ درود پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج میرے بیان کا موضوع **سمندر میں قدرتِ الٰہی کے نظارے** ہے مچھلی اور سمندری حیات کے بارے میں چند باتیں میں پیش کروں گا۔ میں چاہوں گا کہ توجہ کے ساتھ سنیں تاکہ بہت ساری نئی معلومات آپ حاصل کر سکیں۔

دنیا کی انوکھی مچھلی

یہ اسلام کی تاریخ کا ایک ایسا واقعہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک لشکر کے ساتھ

عظیم واقعہ پیش آیا، انہیں ایک ایسی مچھلی ملی جس کی آج تک مثال نہیں دی جاسکتی۔ وہ کتنی بڑی مچھلی تھی وہ کب ملی اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس مچھلی کا کیا کیا، آیئے یہ سب کچھ سنتے ہیں:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : نبی پاک صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے ہمیں کفارِ قریش کے مقابلے پر بھیجا، ایک جہاد کے لئے روانہ کیا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ یہ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں اور بڑے کمال کے جرنیل تھے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ان کو ہمارا سپہ سالار بنایا، کمانڈر بنایا اور ہمیں کھجوروں کی ایک بوری دے دی کہ یہ راستے بھر آپ نے کھانی ہے۔ کہتے ہیں : کھجور کے سوا کوئی اور چیز ہمارے پاس نہیں تھی۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں روز ایک کھجور عطا فرماتے تھے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ لشکر کی خوراک کیا تھی صرف ایک کھجور۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی خدمت

یہاں میں تھوڑا سا سمجھانا چاہوں گا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ایک کھجور سے گزارا کیسے کرتے تھے ؟ فرمایا: ہم اس کو بچے کی طرح چوستے تھے پھر اس کے اوپر پانی پی لیتے تھے اور وہ رات تک ہمیں کافی ہو جاتی تھی۔ ہم اپنی لاٹھیوں سے درخت کے پتے گراتے، انہیں پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، یہ جاں نثارانِ مصطفیٰ تھے، یہ کسی پکنک کے لئے نہیں گئے تھے، یہ راہِ خدا میں جان لُٹانے گئے تھے، اسلام کی خدمت کے لئے گھر سے نکلے تھے مگر ایک کھجور ہے اور اس پر گزارا ہے لیکن آج ہمارے پاس بہت کچھ ہے مگر پھر بھی شکوہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم نے یہ نہیں کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم جان لُٹانے جارہے ہیں، آپ کے دین کو بچانے جارہے ہیں، ایک ایک کھجور پر کیسے زندہ رہیں گے ؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کچھ تو اور دیجئے، کبھی کسی صحابی کے منہ سے آپ نے یہ نہیں سنا، کئی کئی دن کے فاقے، غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے مگر کسی نے کوئی شکوہ نہیں کیا۔

بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر

وہ واقعہ آپ کیسے بھول سکتے ہیں کہ ایک صحابی غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آئے، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم!، بھوک !!!!اور پیٹ پر پتھر بندھا ہوا ہے۔ کونین کے والی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب اپنا کرتا اُٹھایا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیٹ مبارک پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک انداز کے بارے میں میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری لکھتے ہیں:

کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی | ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے
ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا | کبھی ہاتھ کا سرہانہ مدنی مدینے والے

ایک طرف تو نعتیں پڑھتے ہیں مگر کبھی روزگار نہ ملے، کبھی کاروبار میں کمی ہوجائے، کبھی تھوڑے پیسوں کا نقصان ہوجائے تو شکوہ، شکایات ہیں، برباد ہوگیا، اللہ پاک نے کچھ

Go to index

نہیں دیا، میں تو نماز پڑھتا ہوں پھر بھی میرے روزگار میں برکت نہیں ہوتی، کتنی کتنی بارگاہِ الٰہی میں شکایت کرتے ہیں، کدھر گیا ہمارا صبر؟ کہاں گیا ہمارا شکر؟ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، کہتے ہیں: ایک کھجور ہوتی تھی اور ہم اس پر گزارا کرتے تھے، اب سنیں کہ اللہ کریم نے کیسے غیبی مدد کی۔

صبر کی برکتیں

صبر کرکے تو دیکھئے پھر کیسی مدد آتی ہے؟ پھر کیسے غیب کے خزانے کھلتے ہیں؟ یہ صبر کرتے تھے، اب کیسے غیب کے خزانے کھلے، سنئے، کہتے ہیں: ہم سمندر کے ساحل پر پہنچے وہاں پر پہاڑ کی طرح ایک بہت بڑی مچھلی پڑی ہوئی تھی جسے **عنبر** کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ تو مردار لگ رہی ہے، یہ تو مردار ہے پھر خود ہی فرمایا کہ نہیں ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں، ہم راہِ خدا میں نکلے ہوئے ہیں اور آپ حضرات حالت اضطرار میں ہیں، حالت اضطرار یہ ایک پورا شرعی مسئلہ ہے جو ابھی میرے بیان کا موضوع نہیں ہے۔

1 مچھلی 1 ماہ تک کھائی

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اسے کھا سکتے ہیں، اب کیا ہوا، کہتے ہیں: پورے لشکر میں 300 لوگ تھے، ایک مہینے تک اس مچھلی کو کھاتے رہے، وہ مچھلی ختم نہ ہوئی، اتنی بڑی مچھلی تھی، فرماتے ہیں کہ ہم نے اتنا کھایا کہ ہم سارے فربا ہوگئے، تگڑے ہوگئے، صحت مند ہوگئے۔ صحابی کہتے ہیں: ہم اس کی آنکھ کے گڑھے میں سے مٹکے بھر بھر کر چربی نکالتے اور اس مچھلی سے بیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے نکالتے تھے۔ حضرت ابو

عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے 13 آدمیوں کو اس کے آنکھ کے حلقے میں بٹھایا تو ہم سارے اس میں سماگئے اتنی بڑی مچھلی تھی۔

سنیں!! سنیں!! وہ مچھلی کتنی بڑی تھی؟ کہتے ہیں: ہم نے اس مچھلی کی ایک پسلی کو کھڑا کیا، پھر ایک بڑے اونٹ پر کجاوا کسا، آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ اونٹ کے اوپر ایک کرسی کی طرح چیز بیٹھنے کے لئے لگائی جاتی ہے اسے کجاوا کہتے ہیں، وہ کجاوا کسا اونٹ اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔ اللہ پاک نے ایسی غیبی مدد کی۔ اب اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ہم نے پورا مہینہ اس پر گزارا کیا اب اس کا کچھ حصہ کاٹ کر ہم نے اپنے پاس بھی رکھ لیا اور اس کے بعد جب مدینہ منورہ پہنچے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: وہ رزق تھا جو اللہ کریم نے تمہارے لیے پیدا کیا تھا۔ کیا تمہارے پاس اس گوشت میں سے کچھ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! ہم کچھ بچا کر بھی لائے ہیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اگر ہو تو ہمیں بھی کچھ کھلاؤ پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بھی اس میں سے کچھ تناول فرمایا۔ [1]

صبر کیجئے روزی ضرور ملے گی

جب بندہ صبر کرتا ہے تو اُدھر روزی دی جاتی ہے، اُدھر سے مدد کی جاتی ہے جہاں سے بندہ سوچ بھی نہیں سکتا، وہاں سے مدد آجاتی ہے لیکن اگر بندہ بولے کہ صبر بھی نہ کرے،

---

1 ... مسلم، ص1070، حدیث:1935۔

شکوہ اور شکایات کرے تو پھر اس کی مدد نہیں ہوتی پھر وہ اور تکلیف میں جاتا ہے کیونکہ جو ناشکری کرتا ہے اس کی نعمتوں کو اور زوال لگ جاتا ہے تو اللہ کرے کہ ہم صبر کرنے والے بن جائیں۔

ایک شبہہ کا ازالہ

یہاں کسی کے ذہن میں وسوسہ آسکتا ہے میں اس کا بھی ازالہ کر دیتا ہوں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے پہلے مچھلی کو مردار کہا پھر حالت اضطرار قرار دے کر تناول کرنے کی بھی اجازت دے دی لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس گوشت کو کیسے تناول فرمایا۔ سبحان اللہ! علمائے کرام نے اس پر بڑی پیاری تحقیق کی ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مچھلی ایسا جانور ہے جس کو ذبح کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اس کے حلال ہونے کا علم نہیں تھا کیونکہ ملنے والی مچھلی ایسی تھی جو سمندر کے کنارے پر ملی تھی اسے باقاعدہ شکار نہیں کیا گیا تھا اس لیے یہ مزید مشکوک ہوگئی تو انہوں نے اس مچھلی کو مردار قرار دے دیا پھر اپنے اجتہاد سے حالت اضطرار کی بناء پر اسے کھانے کا حکم دے دیا لیکن ان کا مچھلی کو مردار گمان کرنا یہ ان کی اجتہادی خطا تھی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تو حالت اضطرار میں نہیں تھے آپ تو مدینے میں تھے لیکن اس کے باوجود میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اسے تناول فرمایا۔

شارحینِ حدیث نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی طرف سے اس مچھلی کو کھائے جانے کے بہت خوبصورت نکات بیان فرمائے مثلاً: یہ غیبی رزق تھا اور برکت والا گوشت تھا۔ اس لیے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اسے طلب کیا اور تناول فرمایا اور اس نقطے

کے ساتھ ساتھ عین ممکن ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی اجتہادی خطا دور کرنے کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بطور خاص مچھلی کا گوشت تناول فرمایا تاکہ ان کو اور دیگر حضرات کو اس کے حلال ہونے کا علم ہو جائے۔ (1)

بہر حال اس واقعے کی خوبصورتی اپنی جگہ مگر یہاں یہ سبق ملا کہ زندگی میں مشکلیں آتی ہیں، پریشانیاں آتی ہیں، بعض اوقات انسان کسی بڑی مشکل میں پھنس جاتا ہے اور اپنے ذہن سے سوچتا ہے کہ اب میں اس سے نہیں نکل سکوں گا مگر ایسا نہیں ہے اگر اللہ کریم پر بھروسہ ہو تو اللہ پاک طوفان بھی ٹال دیتا ہے اس کی رحمت ایسے کنارے لگاتی ہے کہ بندے کی عقل حیران ہو جاتی ہے۔ مچھلی والا واقعہ جو حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا، حضرت یونس علیہ السلام تو اللہ پاک کے نبی ہیں مگر وہ بھی تو مچھلی کے پیٹ میں رہے اور مچھلی کے پیٹ سے کیسے زندہ باہر آئے یہ بھی اللہ کریم کی قدرت کا ایک نظارہ ہے اور آپ نے مچھلی کے پیٹ میں جو وظیفہ پڑھا تھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

یہ وظیفہ بتا رہا ہے کہ اگر آپ کسی ایسی بند کوٹھری میں گویا پھنس گئے ہیں، آپ کو لگتا ہے کہ یہ غموں کی کوٹھری سے کیسے باہر نکلوں گا؟ یہ مسئلہ بڑا ہے، اللہ کریم پر بھروسہ رکھیں، ہمیں اللہ پاک کی رحمت پر بھروسہ رکھنا ہے اور مشکلوں سے گھبرانا نہیں ہے۔

سیرت ابو عبیدہ بن جراح

پیارے اسلامی بھائیو! جو اسلامی لشکر روانہ کیا گیا، اس مہم کو **سیفُ البحر** کہا جاتا ہے

---

1 ...مچھلی کے عجائبات، ص 25۔

Go to index

300 جانبازوں کی فوج تھی،اس کے سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ عشرۂ مبشرہ میں سے تھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو **امین الامت** یعنی امت کا امانتدار لقب عطا فرمایا۔اور ابتدائے اسلام میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں یہ مسلمان ہوئے، نہایت ہی دلیر، شیر دل، بلند قامت تھے اور غزوہ اُحد کے موقع پر جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک رخساروں میں لوہے کی دو کڑیاں پیوست ہوگئی تھیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زخمی ہوگئے تھے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہی تھے جنہوں نے اپنے دانتوں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گال مبارک سے ان کڑیوں کو کھینچا لیکن اس کو نکالنے میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے 2 دانت شہید ہوگئے تھے۔[(1)] بڑے جانثار صحابی ہیں، اللہ کریم تُربتِ حضرت ابو عبیدہ پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

فاروق اعظم کی خواہش

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: میری خواہش یہ ہے کہ ایک کمرہ ہو اور اس میں ابو عبیدہ جیسے بہت سارے لوگ ہوں[(2)] کیونکہ آپ امین الامت ہیں۔ اللہ کریم ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برکتیں ہم سب کو نصیب فرمائے۔ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جانثار ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ

---

1 ...مستدرک، 4/300، حدیث:5208۔
2 ...ریاض النضرہ، 2/351۔

Go to index

عنہم نے دین کے لئے ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں، ہم ایسے ہی نعرہ نہیں لگاتے:

ہر صحابی نبی !!! جنتی جنتی

جنتیوں کی پہلی غذا

اب میں چاہتاہوں کہ مچھلی اور سمندری مخلوق کے بارے میں بڑی عجیب وغریب معلومات آپ کے ساتھ شیئر کروں، بعض لوگ مچھلی پکڑنے جاتے ہیں، بہت سے لوگ مچھلی کھاتے ہیں لیکن ہمیں زیادہ معلومات نہیں ہوتی۔پہلے تو میں آپ کو یہ بتاؤں کہ اللہ کی رحمت سے ، اللہ کرم فرمائے اور ہمیں جنت میں داخلہ عطا فرمائے۔ جنتیوں کو جنت میں جو سب سے پہلی غذا کھلائی جائے گی ،وہ غذا کیا ہو گی ،بخاری شریف میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے فرمان کا ایک حصہ ہے: پہلا وہ کھانا جسے جنتی کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا کنارہ ہے۔[1] ان شاء اللہ !اللہ کی رحمت سے جنت کی پہلی دعوت جب ہو گی تو پہلا کھانا یہ ہو گا کہ جنتیوں کو مچھلی کی کلیجی کا کنارہ کھلایا جائے گا۔

مچھلی کیوں نہیں بولتی !!!

ایک اور بڑا دلچسپ سوال ہے کہ سارے جانور بولتے ہیں مچھلی کیوں نہیں بولتی ؟ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مکاشفۃ القلوب میں ایک بڑی عجیب وغریب اس کی حکمت لکھی ہے:

اللہ پاک نے تمام جانوروں کو زبان سے مشرف فرمایا مگر مچھلی کو محروم کیا گیا اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کی وجہ سے جب

---

1 ...بخاری، 2/605، حدیث:3938۔

شیطان لعین کی شکل بگاڑ کر اُسے زمین پر پھینک دیا گیا تو اس نے سمندر کا رخ کیا اسے سب سے پہلے مچھلی نظر آئی، شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ سناتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ خشکی اور پانی کے جانوروں کا شکار کریں گے مچھلی نے تمام دریائے جانوروں میں یہ بات پھیلا دی، اس وجہ سے اسے بولنے کی صلاحیت سے محروم کر دیا گیا۔(1)

مچھلی میں خون نہیں

ایک اور بڑی دلچسپ بات بتاؤں: مچھلی بغیر ذبح کرکے کھائی جاتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ ہم بچپن سے کھا رہے ہیں مگر وجہ نہیں معلوم، آج یہ بھی سن لیجئے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مچھلی اور ٹڈی اس میں خون ہوتا ہی نہیں ہے یعنی اس کے اخراج کی، اس (خون) کو خارج کرنے کی حاجت ہی نہیں، اس لیے جس میں خون نہ ہو ہمارے ہاں صرف یہ 2 ہی حلال ہیں، یہ بے ذبح کھائے جاتے ہیں۔

یاد رہے سوال یہ ہے کہ مچھلی کا خون پاک ہے یا ناپاک تو بڑا پیارا فقہی جواب ہے کہ پاک اور ناپاک کا مسئلہ تو جب ہو کہ جب مچھلی میں خون بھی ہو۔ مچھلی میں خون ہے ہی نہیں یہ مچھلی میں سے جو سرخ یا لال مائع نکلتا ہے وہ خون نہیں ہے، اس لیے وہ ناپاک بھی نہیں ہے، اسی لئے اس کو ذبح بھی نہیں کیا جاتا۔(2) مچھلی کی کون کونسی چیزیں ناپاک ہیں؟ علماء فرماتے ہیں کہ مچھلی میں کوئی بھی چیز ناپاک نہیں ہے۔

---

1 ...مکاشفۃ القلوب، ص 71۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، 20/335۔

100 سال تک خوراک والی جگہ

اللہ پاک نے سمندر کو کیسی عجیب و غریب مخلوق سے بھر رکھا ہے، میرے رب کی شان دیکھیں، سمندر کو جب جب دیکھیں تو اللہ کریم کی قدرت سمجھ آنی چاہئے۔ دنیا میں 71٪ حصہ پانی پر مشتمل ہے اور اس کے اندر مچھلیوں کی کتنی تعداد ہے ایک تحقیق کے مطابق اگر اس دنیا سے خوراک ختم ہو جائے، اناج ختم ہو جائے، جانور، پرندے سب ختم ہو جائیں تو بھی سمندر 100 سال تک دنیا کو خوراک دے سکتا ہے۔ اللہ کی قدرت ہے اور سمندر میں کتنی بڑی بڑی مچھلیاں ہیں، ذرا واقعہ سنیئے گا:

جزیرے جتنی مچھلی

سکندر بادشاہ کی فوج ہندوستان سے بحری جہاز میں روانہ ہوئی، شام کے وقت سمندر میں ایک جزیرہ، آئی لینڈ یا خشکی کا ٹکڑا نظر آیا تو انہوں نے کیا کیا کہ جہاز کو لنگر انداز کیا، سارے لوگ جزیرے پر اتر گئے، اپنے کیمپ لگانے کے لئے، چیزیں لگانے کے لئے، اس پہ کھونٹے گاڑنے تک تو خیر رہی تھوڑی دیر بعد جزیرے پر آگ جلائی کہ کھانا پکائیں تو اب جزیرہ ہلنے لگا اور اس کے بعد وہ جزیرہ جس کو جزیرہ سمجھ رہے تھے پورا کا پورا ہی پانی میں چلا گیا اور سارے کے سارے ڈوب کر مر گئے بعد میں پتا چلا کہ وہ جزیرہ یا زمین کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا وہ دیو ہیکل مچھلی تھی۔ (1)

وہ اتنی بڑی مچھلی تھی کہ لوگ اسے جزیرہ سمجھ کر اتر گئے لیکن اس کو کیل ٹھوکا تو بھی

1 ...عجائب الحیوانات، ص 229۔

اس کی چمڑی پر کوئی اثر نہیں پڑا جب آگ جلائی تو اس مچھلی کو جلن محسوس ہوئی اور اس کے بعد اس نے حرکت کی اور اس کی وجہ سے وہ تمام لوگ ڈوب گئے تو معلوم یہ چلا کہ اس سمندر میں اللہ پاک نے کیسی عظیم الشان مخلوق بنائی ہے تو جو رب یہ سب بنا سکتا ہے اس کی قدرت کا کیا عالَم ہو گا۔ اس کی شان کا عالَم کیا ہو گا۔

سب سے بڑا جانور

آج بھی زندہ رہنے والے جانوروں میں آپ نے ہاتھی دیکھا ہو گا، بڑے بڑے اور جانور نظر آتے ہیں لیکن اس دنیا میں زندہ رہنے والے جانوروں میں سب سے بڑا جو جانور ہے وہ ویل مچھلی ہے اور جس کی سب سے بڑی ایک قسم بلیو ویل کہلاتی ہے وہ سائز اور وزن کے اعتبار سے تمام مچھلیوں میں سب سے بڑی ہوتی ہے ایک بلیو ویل دنیا میں ایسی پکڑی جا چکی ہے جو کہ 108 فٹ لمبی اور 131 ٹن یعنی 3275 من سے بھی زیادہ وزنی تھی۔ اور بلیو ویل برفانی سمندروں میں رہتی ہے جب یہ تیرتی ہے تو اس کی رفتار 22.68 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور 520 گھوڑوں کی طاقت کے برابر اس وقت اس کی طاقت ہوتی ہے، بلیو ویل کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ بچہ 25 فٹ تک لمبا اور 7 ٹن یعنی 7 ہزار کلو سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب معلومات کے بعد اللہ پاک سے محبت بڑھنی چاہیے۔ جب سمندر کی خوبصورتی دیکھیں، جب دنیا کی خوبصورتی دیکھیں تو اللہ کرے کہ اس

---

1 ...مچھلی کے عجائبات، ص 4۔

وقت یہ ذہن بنے کہ میرے مولانے دنیا ایسی بنائی ہے تو اس کی جنت کیسی ہوگی۔ جنت کے بارے میں تو احادیث میں مضمون آتا ہے کہ جنت ایسی نعمت ہے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا، کوئی اس کے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتا، جنت تو ہماری سوچ سے بھی اوپر ہے، ان تمام چیزوں کو سننے کے بعد ہمیں جنت کی تیاری اور تیز کردینی چاہیے۔ ہمیں جنت کے لئے مزید جستجو کرنی چاہیے ایسے اعمال کرنے چاہئیں کہیں ایسا نہ ہو کہ خوش نصیب تو جنت میں جائیں اور میں محروم رہ جاؤں۔ اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں: مولا! تیری جنت بہت بڑی ہے، میرے مولا ہمیں محروم نہ کرنا، ہم گنہگاروں کو بھی تیری جنت میں جگہ عطا فرمادے۔ ہم سب سے راضی ہوجا۔

مچھلی کیوں شکار ہوتی ہے؟

ایک بزرگ اپنی بچی کے ساتھ کسی کشتی میں جارہے تھے تو وہ مچھلیاں پکڑ رہے تھے، نیک آدمی تھا مگر بچی بڑی سمجھدار تھی، وہ مچھلی پکڑتے ٹوکری میں ڈالتے بچی مچھلی اٹھاتی پیچھے سے واپس پانی میں ڈال دیتی۔ ابو ٹوکری میں مچھلی ڈال رہے ہیں، بیٹی پیچھے سے پانی میں واپس ڈال رہی ہے، جب پورا سفر ختم ہوگیا تو کہا: بیٹی بتاؤ کتنی مچھلیاں جمع ہوئیں؟ بیٹی نے کہا: بابا جان! مچھلیاں تو میں نے ساری پانی میں ڈال دیں، کہا: یہ کیا کیا؟ سارا دن اتنی محنت اور کوشش کی تو کہا: بابا جان! آپ ہی نے تو بتایا تھا کہ حدیث پاک میں ہے: جال میں وہی مچھلی پھنستی ہے جو اللہ پاک کے ذکر سے غافل ہوجاتی ہے۔ لہٰذا مجھے اچھا نہیں لگا ہم وہ مچھلی کھائیں جو ذکر اللہ سے غافل ہوگئی۔ اپنی بچی کی زبان سے یہ حکمت بھری بات سن کر اس

شخص پر رقت طاری ہوگئی اور وہ رونے لگا اور مچھلی پکڑنے کا کانٹا ایک طرف ڈال دیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مچھلی نہیں کھا سکتے۔ مچھلی کھا سکتے ہیں مگر یہ بات سمجھنے والی ہے ایک اور روایت سناتا ہوں:

غفلت کی سزا

اہل کشف فرماتے ہیں: کسی درخت پر کلہاڑا اس وقت چلتا ہے جب وہ ذکر اللہ سے غفلت اختیار کرے۔ جو جانور ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے وہی ذبح کر دیا جاتا ہے، یہ بزرگانِ دین کے اقوال ہیں، اس سے کیا سیکھنے کو ملا کہ اگر جانور ذکر کرنا چھوڑ دے تو وہ پکڑا جاتا ہے، گرفتار ہو جاتا ہے۔[2] ہم تو اشرف المخلوقات کہلاتے ہیں، تو پھر ہم کتنا ذکر کرتے ہیں، کتنا اللہ کریم کو یاد کرتے ہیں؟ اگر مجھے اور آپ کو پکڑا نہیں جارہا لیکن کہیں تو جواب دینا پڑے گا کہ ان اوقات کو، ان ایام کو، ان نعمتوں کو کیسے گزارا؟ یہ بات سمجھنے والی ہے۔ ایک اور واقعہ سنیئے:

پرندہ کیوں آزاد کیا؟

ایک بزرگ کو کسی نے پرندہ تحفے میں بھیجا، آپ نے قبول فرما کر اس پرندے کو پنجرے میں بند کر دیا، کچھ مدت کے بعد اپنے پاس رکھ کر اُسے آزاد کر دیا تو لوگوں نے پوچھا کہ حضرت! آپ نے پرندے کو آزاد کیوں کر دیا؟ تو کہا مجھے وہ پرندہ بڑی منت سے کہنے لگا:

---

1 ...صفۃ الصفوہ، 4/357۔

2 ...ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 531۔

افسوس ہے! تم تو اپنے دوستوں کے ساتھ ملاقات کا لطف اٹھاتے ہو، مجھے میرے دوستوں سے ملاقات سے تم نے دور رکھا ہے اور پنجرے میں بند رکھا ہوا ہے، کہتے ہیں: مجھے بڑا رحم آیا میں نے پرندے کو آزاد کر دیا، پرندہ اُڑتے وقت کہنے لگا کہ پرندہ یا جانور جب تک ذکر اللہ میں مصروف رہتا ہے آزاد رہتا ہے۔ جب اس پر غفلت طاری ہوتی ہے قید میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

میں یادِ الٰہی سے ایک ہی دن غافل ہوا تھا جس کی سزا مجھے پنجرے کی سخت قید میں بھگتنا پڑی۔ ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو اکثر اوقات ذکر اللہ سے غافل رہتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے پکا وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ذکر اللہ سے غافل نہیں رہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ پرندہ اُڑ گیا، اس کے بعد ان بزرگ کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہتے ہیں چونکہ میں نے اس پرندے پر رحم کھایا تھا اللہ کریم نے بھی مجھ پر رحم فرما دیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ واقعہ کیا بتا رہا ہے؟ کیا سکھا رہا ہے؟ ہم بڑے مزے سے اللہ پاک کی نعمتیں کھا رہے ہوتے ہیں مگر کبھی سوچا کہ یہ ساری نعمتیں رب نے ہمارے لئے بنائیں تو ہیں مگر ان نعمتوں کا ہم کیا شکر ادا کر رہے ہیں اور پھر اسلام جانوروں پر رحم کا حکم دیتا ہے تو پھر انسان پر کتنا رحم ہونا چاہیئے آج تو لوگ انسان پر بھی رحم نہیں کرتے، لوگ مسلمانوں کا مال چوری کر رہے ہیں، ڈکیتی کر رہے ہیں انگلا رو رہا ہے، گڑگڑا رہا ہے اس کی پورے مہینے کی کمائی ہے، بعض اوقات تو پہلی تاریخ کو تنخواہ لے کر نکلتا ہے مگر ظالم پستول دکھا کر اس کی تنخواہ لے جاتا ہے، چھیننے والا کیا سمجھتا ہے کہ ان پیسوں سے وہ خوش

رہے گا۔ کسی کا زیور، کسی کی بچی کی شادی کی تیاری، کسی کو ڈرانا، دھمکانا اور اغوا کرنا، رعب جمانا، اے ظالمو! غور سے سنو! ظلم تو کرلو گے مگر یاد رکھنا قیامت کے دن اللہ پاک مظلوموں کے ساتھ ہو گا اور اگر کسی مظلوم کی ہائے دنیا میں لگ گئی تو دنیا بھی برباد ہو جائے گی، اللہ کو کیسے جواب دو گے؟ خدارا! زندگی ایسی گزاریں کہ ہم کسی پر ظلم نہ کریں، ہم کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں، لوگوں پر رحم کریں۔

رحم کرو رحمت پاؤ

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر اللہ پاک رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔ (1)

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ جو معاف نہیں کرتا اُسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ (2)

ظلم معلوم کرنے کا طریقہ

آج لوگ معاف نہیں کرتے، رحم نہیں کرتے، میں وڈیرا ہوں، میں چوہدری ہوں، میں علاقے کا بڑا ہوں، میں جزیرے کا بڑا ہوں، جو میں کہوں گا وہ ہو گا۔ ارے آج تمہارے سامنے کوئی کچھ کہہ نہیں پارہا مگر یاد رکھنا اس کا اللہ پاک سے ڈائریکٹ رابطہ ہے، اس کی ایک ہائے عرش تک پہنچتی ہے بلکہ یہاں میں ایک مشورہ دینا چاہوں گا، اگر آپ اپنی زندگی میں یہ دیکھیں کہ سب چیزیں بہتر تھیں اور اچانک چیزیں گڑبڑ ہونے لگ گئی ہیں۔

---

1 ...ترمذی، 3/371، حدیث: 1931۔

2 ...مسند احمد، 7/71، حدیث: 19264۔

صحت بھی ٹھیک تھی، روز گار بھی ٹھیک تھا، بچے بھی خوش تھے، فیملی بھی بڑی جڑ کر رہ رہی تھی اور آپ کو لگے کہ چیزیں خراب ہو رہی ہیں۔ صحت بھی خراب ہو رہی ہے، روز گار میں بھی مسئلہ آرہا ہے، گھر میں بھی لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے ہیں، بنی بنائی بگڑ گئی ہے تو چیک کر لیجئے کہ کسی کی ہائے تو نہیں لے لی۔ کسی پر ظلم تو نہیں کر دیا۔ کسی کا دل تو نہیں دکھایا۔ جی ہاں! کسی کے دل سے ایک آہ نکلتی ہے اور بڑے بڑے محلات تباہ ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے گلشن اجڑ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: مظلوم کی دعا عرش تک جاتی ہے، قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

خود کو ظلم سے روکیں

خدارا! کوشش کریں لوگوں کے دلوں میں خوشی داخل کریں۔ جانوروں پر بھی رحم کریں، چاہے جو بھی کام کرتے ہیں۔ زندگی میں کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ اگر آج جس کو تھوڑا سا عہدہ مل جائے، تھوڑے پیسے مل جائیں۔ سیٹھ بن جائے تو نوکر کی خیر نہیں، شوہر بن جائے تو بیوی کی خیر نہیں، باپ بن جائے تو بچوں کی خیر نہیں۔ پڑوسیوں کا بیڑا غرق کر کے رکھا ہوا ہے، محلے والے سارے پریشان ہیں کیونکہ کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا، میرا بڑا نام ہے، میرے ساتھ گارڈ ہوتے ہیں۔ میرا بڑا رعب ہے، ارے منٹ نہیں لگے گا، جب اللہ کریم نے مظلوم کا ساتھ دے کر بدلہ لینا ہے، اس کے آگے، اس کے قہر کے آگے کون کھڑا رہ سکتا ہے؟ ہماری اوقات ہی کوئی نہیں ہے، ڈریں اس دن سے جس دن رب کا غضب نازل ہو جائے۔ ہمیشہ ظلم سے اپنے آپ کو بچائیں اگر خدانخواستہ ظلم ہو گیا ہے تو پھر ان تمام باتوں کو سننے کے بعد تو معافی مانگ لیں۔

جی ہاں! آج معافی مانگ لیں اگر وہ قیامت کے دن کھڑا ہو گیا تو اب پیسے نہیں چلیں گے وہاں نیکیاں دینی پڑیں گی۔ اس کے گناہ اٹھانے پڑیں گے۔ یاد رکھئے! اگر کسی شوہر نے اپنی بیوی کا دل دکھایا ہے اس کو اپنی بیوی سے معافی مانگنے پڑے گی۔ بیوی نے شوہر کا دل دکھایا ہے اُسے شوہر سے معافی مانگنے پڑے گی، اگر والد نے اپنے بچوں پر ناجائز ظلم کیا ہے اس کو بچوں سے معافی بھی مانگنے پڑے گی۔ جی ہاں! باپ بن گئے ہو تو اس کا مطلب جو چاہے بچوں کے ساتھ کریں گے۔ بچوں نے اگر ماں باپ کا دل دکھایا ہے تو ماں باپ سے معافی مانگنے پڑے گی۔ پڑوسی ناراض ہیں، پڑوسیوں کو راضی کرنا پڑے گا۔ مسجد میں ساتھ نماز پڑھتے ہیں اگر نمازیوں کا دل دکھایا ہے نمازیوں سے معافی مانگنے پڑے گی۔ معافی نہیں مانگیں گے تو مارے جائیں گے کیونکہ اللہ کریم کی یہ مشیت ہے کہ جب تک بندہ معاف نہیں کرتا اس وقت تک رب بھی معاف نہیں کرتا۔

اتنی غفلت اچھی نہیں

اب میں اپنے بیان کا موضوع ذکر الٰہی کی طرف کرنا چاہوں گا، اللہ کریم کی یاد کی طرف کرنا چاہوں گا، اس پرندے نے کیا کہا! میں ایک دن اللہ پاک کے ذکر سے غافل رہا تو میں گرفتار ہو گیا۔ ان لوگوں کا کیا ہو گا جن کے دل اللہ کی یاد سے ہر وقت غافل رہتے ہیں۔ اللہ پاک کو کون یاد کرتا ہے؟ معاذ اللہ! کچھ لوگ تو اللہ کریم سے بھی برا گمان رکھتے ہیں۔ اللہ پاک نے دیا ہی کچھ نہیں ہے معاذ اللہ، بعض اوقات ایسے جملے کہہ دیتے ہیں کہ ایمان سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔

شُکر کو وظیفہ بنالیجئے

ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کریں، اللہ پاک نے مجھے اور آپ کو کروڑوں سے اچھا بنایا ہے۔یقین کریں جو مجھے سن رہے ہیں، جتنے سن رہے ہو اللہ پاک نے سب پر بڑی مہربانیاں کی ہیں۔ آپ گنیں تو سہی! اللہ کریم نے کتنے احسان کیے ہیں، آنکھیں دی ہیں، زبان دی ہے، کان دیئے ہیں، ہاتھ دیئے، پیر دیئے، گردے سلامت ہیں، ڈائلیسز کا مریض جس کے گردے فیل ہو چکے ہیں کبھی اس کو دیکھا ہے؟ بیچارہ کس طرح ڈائلیسز کرواتا ہے، گونگا دیکھا ہے؟ بہرہ دیکھا ہے؟ اندھا دیکھا ہے؟ لنگڑا دیکھا ہے؟ کیسے زندگی گزارتا ہے پھر بھی شکوے ہیں پھر بھی شکایتیں ہیں۔ کسی کی اگر آنکھیں نہیں بھی ہیں اور وہ مجھے سن رہاہے تو اللہ کریم کا شکر ادا کرے کہ زبان تو ہے، کان تو ہیں، کسی نہ کسی بہانے سے اپنے رب کا شکر ادا کریں، ناشکری نہ کریں۔ بہر حال ذکر الٰہی کی بات ہو رہی تھی۔

عبادت کرنا رب کی رحمت ہے

ایک شخص تھا رات کو ذکر اللہ کر رہا تھا، اس کی زبان پر اللہ، اللہ کا ورد جاری تھا تو شیطان نے اس کو جھڑک کر کہا، اے کمبخت! کب تک اللہ اللہ کی رٹ لگائے رکھے گا۔ اُدھر سے تو کوئی جواب ملتا نہیں اور تو ہے کہ مسلسل اللہ کو پکار رہا ہے اور رب کی طرف سے تو تجھے کوئی جواب ملتا ہی نہیں ہے، شیطان کا یہ وار اس کے دل پر لگا اور وہ دل ٹوٹ گیا۔ ذکر تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیا، رات کو جب وہ سویا تو حضرت خضر علیہ السلام خواب میں تشریف لائے۔ فرما رہے تھے کہ اے نیک بخت! تو نے ذکر کیوں چھوڑ دیا؟ تو نے کہا کہ بارگاہِ الٰہی سے کوئی جواب ہی نہیں ملتا، میں اللہ پاک کو پکارتا ہوں وہاں سے کوئی جواب ہی نہیں آتا۔

Go to index

مجھے فکر ہونے لگی کہ میرا ذکر کہیں رد ہی نہ کر دیا گیا ہو۔

ذرا حضرت خضر علیہ السلام کا جواب سنیئے گا، کیا جواب دیا ہے۔اللہ کرے یہ دل میں نقش ہو جائے۔ حضرت خضر علیہ السلام کہتے ہیں کہ مجھے بارگاہ الٰہی سے حکم ہوا ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں اور تجھ کو بتاؤں کہ تو جو اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے وہی ہمارا جواب ہے۔ ذرا جملہ سنئے جو تو اللہ کا ذکر کرتا ہے وہی ہمارا جواب ہے، جو تیرے دل میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے، ہمارا ہی تو پیدا کیا ہوا ہے، یہ ہمارا ہی کام ہے کہ تجھے اپنے ذکر میں مشغول کر دیا ہے، تیرے ہر بار **یا اللہ** کہنے میں ہماری 100 لبیک پوشیدہ ہے۔[1]

کاش! یہ بات سمجھ آجائے یہ جو ہم نماز پڑھتے ہیں، یہ ہمارا کمال نہیں ہے، یہ اللہ نے دل میں توفیق ڈالی ہے، اللہ پاک چاہتا ہے تو ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ چاہتا ہے تو ذکر کرتے ہیں، وہ چاہتا ہے تو دعا کرتے ہیں۔ علمائے کرام بڑی پیاری بات کہتے ہیں کہ جس رب نے تمہیں دعا کی توفیق دی ہے قبول بھی وہی فرمائے گا۔مانگیں تو سہی جس نے نماز کی توفیق دی ہے قبول بھی وہ فرمائے گا۔ کئی لوگ ایسے شیطان کے وار میں آجاتے ہیں، ہم بڑے گنہگار ہیں، ہم کیا نماز پڑھیں، ہم کیا دعا کریں۔ میرے رب کی رحمت بہت بڑی ہے، کیا خوبصورت بات شاعر لکھتے ہیں:

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخششیں مینوں کم بن جاوے میرا

1...مثنوی مولانا روم، ص 32۔

جے میں ویکھا عملاں ولے کجھ نئیں میرے پلے

مالک جب بھی اپنے عمل دیکھتے ہیں تو شرمندگی ہی ہوتی ہے، کچھ ہے ہی نہیں تو کیا پیش کریں۔ بس رحمت والے رب سے ایک امید ہے

جے میں ویکھا عملاں ولے کجھ نئیں میرے پلے
جے میں ویکھاں رحمت ربّ دی بلے بلے بلے

ان شاء اللہ ! اللہ کی رحمت ساتھ ہوگی تو بیڑا پار ہو جاتا ہے، اس رحمت والے رب کو یاد تو کریں، اس کا ذکر تو کیجئے۔ اللہ اکبر ! حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر الٰہی کا انداز کیا ہوتا تھا۔

ذکر نہیں چھوڑ سکتا

ایک بار آپ نائی کے پاس مونچھیں کٹوانے کے لئے گئے، آپ ذکر الٰہی کر رہے تھے، نائی نے کہا: حضور! تھوڑی دیر تو خاموش ہو جائیں، مجھے آپ کی مونچھیں کاٹنی ہیں کہیں آپ کے ہونٹ پہ کٹ نہ لگ جائے۔ کہتے ہیں: میرے ہونٹ کٹتے ہیں تو کٹ جائیں میں اللہ کا ذکر نہیں چھوڑ سکتا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین اپنا ایک ایک لمحہ ذکر الٰہی میں گزارتے تھے، انہوں نے حدیثیں سنی ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیتیں سنی ہیں۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیثِ پاک سناتا ہوں۔ اللہ پاک کا ذکر کرنے والے کتنے خوش

1 ...انیس الواعظین، ص93۔

نصیب ہیں، اس کو یاد کرنا کتنی بڑی سعادت ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔

ذکر کرنے والا خوش نصیب ہے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جو وہ مجھ سے کرتا ہے۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہوں تو میں اس سے بہتر مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں یعنی فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میری رحمت اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میری رحمت اس سے 2 ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔ (1)

رب کی رحمت کی طرف سے تو یہ اعلان ہے کہ آجاؤ میرے بندو! اس کی رحمت تو چاہ رہی ہے کہ میری بخشش ہو جائے۔ میرے رب کی رضا ہے کہ ہم بخشے جائیں۔ وہ ہم پر رحمتیں برسائے مگر یہ کیسا بندہ ہے جو اس سے دور بھاگتا ہے۔ ان احادیث سے، ان روایتوں سے اللہ کریم کی محبت دل میں پیدا کیجئے کہ وہ کریم کتنا نوازنے والا ہے کیا خوبصورت فارسی کا مقولہ سنتے ہیں:

---

1 ...بخاری، 4/541، حدیث: 7405۔

رحمتِ حق بہانمی جوید: اللہ پاک کی رحمت قیمت تلاش نہیں کرتی ہے۔

رحمتِ حق بہانہ می جوید: اللہ کریم کی رحمت تو بہانے تلاش کرتی ہے۔

ذکر اللہ کے فضائل

رحمت برسنے کے بہانے تلاش ہو رہے ہیں کہ کس طرح بندے پر رحمت برسا دی جائے، سنیں اللہ کریم قرآن میں کیا فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ (پ:2،بقرہ:152)	ترجمہ کنزُ العِرفان: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور سنیں، ایک جگہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ(۴۱) وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا (پ:22،احزاب:41-42)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔

اللہ کرے کہ ہم اللہ کو یاد کرنے والے بن جائیں۔ اللہ کریم ایک جگہ فرماتا ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ:28،جمعہ:10)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اگر فلاح چاہیئے، کامیابی چاہئے تو اللہ پاک کی یاد کو دل میں بسا لیجئے۔

کھانے پر ذکر اللہ کو فوقیت

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت جرجانی کے پاس ستّو دیکھے ہیں۔ وہ گھول کر پی لیتے تھے کسی نے کہا: حضور! آپ روٹی نہیں کھاتے، کھانا نہیں کھاتے بس

ستُّو پیتے رہتے ہیں۔تو فرمایا: جتنا ٹائم روٹی چبانے میں لگتا ہے، کھانا کھانے میں لگتا ہے اور جتنی دیر ستُّو پینے میں لگتا ہے ان دونوں کے درمیان میں نے 90 تسبیح کا فرق دیکھا ہے یعنی ستو پینے میں 90 بار میں اللہ پاک کی تسبیح کرلیتا ہوں۔ اگر کھانا کھاتا ہوں تو ٹائم زیادہ لگتا ہے، ستُّو میں جلدی پیٹ بھر جاتا ہے تو فرماتے ہیں:40سال ہوگئے ہیں میں نے روٹی نہیں چبائی ہے۔ (1)

انہیں وقت کی اتنی قدر تھی،ایک ایک سیکنڈ کی قدر تھی۔ آج ہمارے گھنٹوں ضائع ہورہے ہیں ہمیں کوئی ٹینشن نہیں ہے۔موبائل ہاتھ میں ہوتا ہے ساری رات نکل جاتی ہے، کیسے رات گزرتی ہے پتہ نہیں چلتا۔ایک بزرگ کہتے ہیں:

پہلے مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ اللہ والے ساری رات عبادت کیسے کرتے تھے، سجدے، تلاوت، قرآن،درود،ساری رات نوافل ایسا ذوق کیسے ملتا تھا،کہتے ہیں:موبائل والوں کو دیکھ کر سمجھ آگئی ہے کہ جب ان کو موبائل میں ساری رات سمجھ نہیں آتا، پتہ ہی نہیں چلتا کہ رات کیسے گزر گئی تو پھر اللہ والوں کو تو اللہ کریم نے ذوق دے دیا تھا۔ کہتے ہیں: ذکر اللہ ان کی روح کی غذا تھی،ان کو سجدوں میں مزہ آتا تھا،ان کو تلاوت میں لطف آتا تھا،ان کو عبادت میں لطف آتا تھا،اللہ پاک ان بزرگوں کے صدقے ہمیں بھی وہ لطف عطا فرمائے۔اللہ کرے کہ وہ لطف ہمیں نصیب ہوجائے کہ ہمیں سجدوں کی لذت نصیب ہوجائے۔

---

1 ...مکاشفۃ القلوب،ص38۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب بیان کے آخر میں چند اذکار بتانا چاہتا ہوں، ذکر اللہ ضرور کیجئے مگر چند اذکار، چند ذکر ایسے ہیں جن کی تعلیم حدیث پاک میں آئی ہے اور اس کی فضیلتیں اتنی ہیں کہ بس جب موقع ملے تسبیح پکڑ لیا کریں اور اللہ اور اس کے رسول کا ذکر کرلیا کریں۔ کلمہ طیبہ یہ بہترین وظیفہ ہے، یہ بہت بڑی نعمت ہے۔پہلے ایک بزرگ کا قول سناتا ہوں۔

ذکرواذکار کی عادت ڈالئے

ایک بزرگ کہتے ہیں: اپنی زبان کو کلمے کا عادی بناؤ کیونکہ جب آخری وقت آئے گا تو زبان بھاری ہو جائے گی۔ سکرات کے وقت انسان بڑی تکلیف میں ہوتا ہے، الفاظ نہیں نکل رہے ہوتے، فرمایا: جس کی زبان پر ہر وقت کلمہ جاری رہتا ہے، عادت ہو گی تو امید ہے کہ مرتے وقت بھی اس کی زبان پر کلمہ جاری ہو جائے گا۔

میں اس کو مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں: کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کی زبان پر گالیاں ہوتی ہیں، گندی باتیں ہوتی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا موٹر سائیکل پر جارہے ہیں، گاڑی پر جارہے ہیں اچانک بریک لگانا پڑا۔ خدانخواستہ کوئی ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچ گیا، گرتے گرتے بچ گیا، ان کی زبان سے کیا نکلتا ہے، گالیاں نکلتی ہیں جبکہ کچھ لوگ ماشاء اللہ ایسے ہوتے ہیں جو درود پڑھتے رہتے ہیں۔ نعتیں سنتے رہتے ہیں، یارسول اللہ کہتے رہتے ہیں، غوث پاک کو یاد کرتے رہتے ہیں جو ایسے لوگ ہوتے ہیں جب ان کے ساتھ ایسا واقعہ ہوتا ہے فوراً زبان سے نکلتا ہے یارسول اللہ۔ یاغوث پاک۔ کلمہ پاک نکلتا ہے، ان کی زبان سے مبارک الفاظ کیوں نکلتے ہیں؟ کیونکہ ان کی زبان پر اچھی باتیں ہوتی ہیں، تو ہر وقت

اپنی زبان کو کلمے سے تر رکھیں تاکہ جب آخری گھڑیاں آئیں تو پڑھنا مشکل نہ ہو۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں: آج پورے دن میں کتنی بار کلمہ پاک پڑھا؟ پورے ہفتے میں کتنی بار کلمہ پاک پڑھا ہے؟ عادت ہی نہیں ہے، فضول باتوں کے لئے گھنٹوں ہیں، حدیث پاک سنیں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے فضائل

میرے آقا، مدینے والے مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا جنت کی کنجی ہے۔[1] نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو بندہ دن یا رات کی کسی ساعت میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں سے برائیاں مٹا کر اس کی جگہ اتنی ہی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔[2]

کلمہ پاک کو سب سے افضل ذکر کہا گیا، ایک حدیث پاک میں ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو بندہ 100 مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے گا جب قیامت کے دن اٹھایا جائے گا تو اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہو گا۔ اور اس بندے سے افضل کسی کا عمل نہیں اٹھایا جاتا مگر جو اس کی مثل پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔[3]

20 لاکھ نیکیاں

ایک اور بڑا کمال کا وظیفہ ہے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

1 ...مسند احمد، 8/257، حدیث: 22163۔
2 ...مجمع الزوائد، 6/480، حدیث: 9478۔
3 ...مجمع الزوائد، 10/96، حدیث: 16830۔

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ[1] جو پڑھ لے اللہ کریم اس کے لئے 20 لاکھ نیکیاں لکھے گا۔[2]

جنت میں درخت

ایک اور حدیث سنیں، ایک اور وظیفہ لے لیں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! اب مجھے بتایئے جس کا جنت میں درخت لگا ہو گا اسے کھانے بھی تو دیا جائے گا۔ آپ کی پراپرٹی جنت میں ہے تو داخلہ بھی ملے گا تو جنت میں درخت لگاتے جایئے، کیوں فضول باتوں میں وقت ضائع کرتے ہیں؟ تسبیح ہاتھ میں ہونی چاہیے۔ چلتے پھرتے پڑھتے رہیں اگر کوئی بھائی ٹینشن میں تو اس کے لئے ایک بڑا پیارا وظیفہ ہے۔ اس سے پہلے حدیث کے الفاظ سن لیں، نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: دو کلمے ہیں زبان پر بڑے ہلکے ہیں، میزان پر بھاری ہیں اور اللہ کریم کو بڑے پیارے ہیں ۔ ایسے کونسے جملے ہیں جو اللہ پاک کو پیارے بھی ہیں، زبان پر ہلکے بھی ہیں، میزان پر بھاری بھی ہیں اور اللہ پاک کو بہت پسند ہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

---

1 ...ترجمہ: اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یکتا و بے نیاز نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری
2 ...مجمع الزوائد، 10/96، حدیث: 16827۔
3 ...مجمع الزوائد، 10/111، حدیث: 16875۔

سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْم (1)

یقین کریں یہ آزمایا ہوا وظیفہ ہے، آپ اس وظیفے کو پڑھیں، آپ کو محسوس ہو گا کہ آپ کی پریشانی ختم ہو رہی ہے، آپ پُر سکون ہو رہے ہیں، آپ ہلکے ہو جائیں گے۔ مل کر پڑھیں: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْم

جنت کے خزانوں میں سے

ایک اور بڑا پیارا وظیفہ ہے جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنت کا خزانہ کہا ہے، مسلم شریف کی حدیث ہے۔میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ یہ پڑھا کریں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (2)

میرے آج کے اس بیان میں 3-4 اہم باتیں تھیں، پہلی: **صبر کرنا**، مصیبت آئے، پریشانی آئے اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں۔ شکوہ نہ کریں، ان شاء اللہ! رب پر بھروسہ ہو گا تو وہ رب طوفان بھی ٹال دے گا اور ہم مشکل سے نکل جائیں گے۔ دوسری: **اللہ کی رضا پر راضی رہنا**۔ تیسری: **اللہ کریم کا خوب ذکر کرنا ہے**۔ اللہ کی یاد دلوں میں بسانی ہے اور چوتھی: **ہم نے کسی پر ظلم نہیں کرنا**، رحم کریں، رحم دل بن جائیں، نرم ہو جائیں، خیر خواہ بن جائیں۔ آپ دوسروں کے لئے آسانی کرے اللہ پاک آپ کے لئے آسانی کر دے گا۔ **کر بھلا تو ہو بھلا** یہ بڑی پیاری بات ہے، آپ بھلا کریں آپ کے سارے کام سیدھے ہو جائیں گے۔ کسی کے لئے کوئی رکاوٹیں، پریشانیاں ڈالتا ہے تو وہ خود پریشان ہو جاتا ہے۔

---

1 ...بخاری، 4/297، حدیث: 6682۔
2 ...بخاری، 4/212، حدیث: 6384۔

Go to index

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کرے کہ یہ عادت مجھے بھی نصیب ہو جائے آپ کو بھی نصیب ہو جائے، آجایئے، اب دینی ماحول کی طرف آجائیں، نمازیں اگر قضا ہو رہی ہیں تو نیت کرلیں ان شاء اللہ کسی بھی صورت میں آج کے بعد ہماری کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوگی، ایسا نہیں ایسا نعرہ لگائیں کہ یہ درو دیوار گواہ ہو جائیں۔ آج کے بعد ہماری کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوگی، شراب یا کسی بھی منشیات کے قریب بھی نہیں جائیں گے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی گزاریں گے اور ان چیزوں پر عمل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہے، اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں تو ان شاء اللہ دنیا بھی اچھی ہو جائے گی، آخرت بھی اچھی ہو جائے گی۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ جو سنا اور سیکھا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

Go to index

ماخذ و مراجع

کتاب کانام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنزالعرفان	مکتبۃ المدینہ
طبری	دارالکتب العلمیۃ
صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ
صاوی	دار الفکر بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ
ترمذی	دارالفکر بیروت
ابو داود	داراحیاء التراث العربی
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت
مسند احمد	دارالفکر بیروت
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ
کنزالعمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت
مستدرک	دار المعرفہ بیروت
مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت
نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن کبری للبیہقی	دار الکتب العلمیہ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت

کشف الخفاء	دار الکتب العلمیۃ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ
ابن عساکر	دار الفکر بیروت
الترغیب والترہیب	دار الفکر بیروت
احیاء العلوم	دار الکتب العلمیۃ
ریاض النضرہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کتاب الزھد	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کتاب التوابین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
قول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
مواہب اللدنیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تنبیہ المغترین	مطبوعہ دار البشائر دمشق شام
انیس الواعظین	سیلاب پبلشرز
غنیۃ طالبین	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
مکاشفۃ القلوب (مترجم)	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنت کی دو چابیاں	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان صدیق اکبر	مکتبۃ المدینہ کراچی
حکایتیں اور نصیحتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
عیون الحکایات	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان فاروق اعظم	مکتبۃ المدینہ کراچی
توبہ کی روایات و حکایات	مکتبۃ المدینہ کراچی

اداسی کا علاج	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان رابعہ بصریہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آب کوثر	مکتبۃ المدینہ کراچی
احیاء العلوم (مترجم)	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
شکر کے فضائل	مکتبۃ المدینہ کراچی
مچھلی کے عجائبات	مکتبۃ المدینہ کراچی
راہ علم	مکتبۃ المدینہ کراچی
مثنوی مولانا رُوم	خدیجہ پبلیکیشنز لاہور
روض الریاحین	دار البشائر دمشق شام
صفۃ الصفوۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
آنسوؤں کا دریا	مکتبۃ المدینہ کراچی
جذب القلوب	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
مدارج النبوت	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن قافلے میں سفر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **"نیک اعمال"** کا رسالہ پر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اصلاحِ اعمال کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیم۔ اپنی اصلاح کے لیے رسالہ: نیک اعمال کے مطابق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے سنتیں سیکھنے سکھانے کے **"قافلوں"** میں سفر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیم۔

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net